المستدرك

على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمه

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبير برادرز
اردو بازار ○ لاہور

المستدرك

على الصحيحين

جلد 3

تصنیف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

هو القادر

نام کتاب	المستدرک (جلد سوم)
تصنیف	للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري
مترجم	الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن قادري رضوي
پروف ریڈنگ	مزمل ریاض انصاری
کمپوزنگ	ورڈز میکر
باہتمام	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	دسمبر 2010ء
سرورق	باھو گرافکس
طباعت	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ	روپے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر، 40- اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

سابقہ انبیاء ومرسلین کے واقعات

حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ اِمْلَاءً فِي شَهْرِ رَبِيْعِ الْاٰخِرِ سَنَةَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِ مِائَةٍ كِتَابَ تَوَارِيْخِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَذِكْرَ مَنَاقِبِهِمْ وَاَخْبَارَهُمْ مَعَ الْاُمَمِ عَلٰى لِسَانِ سَيِّدِنَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَخْرَجَهُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنَ الْجَامِعِ الصَّحِيْحِ قَبْلَ بَدْءِ الشَّرِيْعَةِ وَذِكْرَ الصَّحَابَةِ فَاقْتَدَيْتُ بِهٖ ذِكْرَ مَا رُوِيَ بِالْاَسَانِيْدِ الصَّحِيْحَةِ مِنْ ذِكْرِ اٰدَمَ اَبِي الْبَشَرِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَامْرَاَتِهٖ حَوَّآءَ عَلَيْهَا السَّلَامُ حِيْنَ اُهْبِطَا اِلَى الْاَرْضِ مِمَّا لَمْ يُخَرِّجَاهُ الشَّيْخَانِ

(مستدرک حاکم کے راوی کہتے ہیں:) امام حاکم ابوعبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ربیع الثانی ۴۰۱ ہجری میں درج ذیل احادیث املاء کروائی ہیں۔

یہ کتاب سابقہ انبیاء کرام اور مرسلین علیہم السلام کے حالات، ان کے فضائل ومناقب اوران کی امتوں کے ساتھ ان کے واقعات پر مشتمل ہے جو کہ سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اطہر سے ثابت ہیں۔

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے الجامع الصحیح (بخاری شریف) کے اسی مقام پر شریعت کی ابتداء اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذکر سے پہلے یہ احادیث نقل کی ہیں۔ میں نے بھی ان کی پیروی کرتے ہوئے آدم علیہ السلام، آپ کی زوجہ حضرت حواء رضی اللہ عنہا، ان کے زمین پر اترنے کے واقعات پر مشتمل اسنادِ صحیحہ والی وہ احادیث یہاں پر نقل کی ہیں جن کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر

3992 ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ تَرَكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهٖ، فَيَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَلَمَّا رَآهُ اَجْوَفَ، قَالَ: ظَفِرْتُ بِهٖ خَلْقٌ لَا يَتَمَالَكُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کا جسم بنالیا تو (کئی عرصہ تک) اسی طرح چھوڑے رکھا، شیطان نے اس کا چکر لگایا اوراس کی طرف (بڑی غور سے) دیکھا۔ جب اس نے دیکھا کہ یہ اندر سے خالی ہے تو بولا: میں ایسی مخلوق پر کامیاب ہوگیا جو اپنے آپ کوروک نہیں سکتا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3993- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ اَبِي مُعَاوِيَةَ الْبَجَلِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا سَكَنَ اٰدَمُ الْجَنَّةَ اِلَّا مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام جنت میں صرف اتنی ہی دیر ٹھہرے جتنا وقت عصر سے مغرب کے درمیان ہوتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث 3992

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2611 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 13415 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 6163 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 3321 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2024 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث: 1386 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 854 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1046 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 488 اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دارابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ1987ء1373 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی)' رقم الحديث: 241 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 9196 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری' فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1729 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/1991ء' رقم الحديث: 1754 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 5799 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 5925 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2362

3994۔ اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ، اَنْبَاَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَا اَهْبَطَ اللّٰهُ اٰدَمَ اِلٰی اَرْضِ الْهِنْدِ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سب سے پہلی وہ جگہ جہاں حضرت آدم علیہ السلام کو اتارا گیا وہ ہندوستان کی سرزمین تھی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3995۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكَارِزِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مَهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَطْیَبُ رِیْحٍ فِی الْاَرْضِ الْهِنْدِ اُهْبِطَ بِهَا اٰدَمُ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَعَلِقَ شَجَرُهَا مِنْ رِّیْحِ الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب سے زیادہ خوشبودار ہوا، سرزمین ہندوستان میں ہے۔ وہاں پر حضرت آدم علیہ السلام کو اتارا گیا۔ آپ نے وہاں جنت کا خوشبودار پودا اُگایا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3996۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِیءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِیْفَةَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَیْرٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ: اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا اَخْرَجَ اٰدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ زَوَّدَهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَعَلَّمَهُ صَنْعَةَ كُلِّ شَیْءٍ، فَثِمَارُكُمْ هٰذِهِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، غَیْرَ اَنَّ هٰذِهِ تَغَیَّرُ وَتِلْكَ لَا تَغَیَّرُ، صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالا تو ان کو جنتی پھل کھانے کے لئے دیئے اور آپ کو ہر چیز کی صنعت سکھائی تو تمہارے یہ پھل جنت کے پھل ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہ خراب ہو جاتے ہیں اور وہ خراب نہیں ہوتے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3997۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْاَحْمَسِیُّ، بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الرَّبِیْعِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ السَّرِیِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَیَّاشٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ الْیَهُوْدَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَتْهُ عَنْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، فَقَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ یَوْمَ الْاَحَدِ وَالْاِثْنَیْنِ، وَخَلَقَ اللّٰهُ الْجِبَالَ یَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَمَا فِیْهِنَّ مِنْ مَنَافِعَ، وَخَلَقَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ الشَّجَرَ

وَالْمَاءَ وَالْمَدَائِنَ وَالْعُمْرَانَ وَالْخَرَابَ، فَهٰذِهِ اَرْبَعَةٌ، فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ : اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِىْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِىْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗ اَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِىَ مِنْ فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَا اَقْوَاتَهَا فِىْ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ سَوَاءً لِلسَّائِلِيْنَ، وَخَلَقَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ السَّمَآءَ، وَخَلَقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ النُّجُوْمَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالْمَلَائِكَةَ اِلٰى ثَلَاثِ سَاعَاتٍ بَقِيْنَ مِنْهُ، فَخَلَقَ فِىْ اَوَّلِ سَاعَةٍ مِنْ هٰذِهِ الثَّلَاثِ السَّاعَاتِ الْاٰجَالَ حِيْنَ يَمُوْتُ مَنْ مَاتَ، وَفِى الثَّانِيَةِ اَلْقَى الْاٰفَةَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مِمَّا يَنْتَفِعُ بِهِ النَّاسُ، وَفِى الثَّالِثَةِ اٰدَمَ اَسْكَنَهُ الْجَنَّةَ، وَاَمَرَ اِبْلِيْسَ بِالسُّجُوْدِ لَهٗ، وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا فِىْ اٰخِرِ سَاعَةٍ، ثُمَّ قَالَتِ الْيَهُوْدُ :ثُمَّ مَاذَا يَا مُحَمَّدُ ؟ قَالَ :ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ، قَالُوْا :قَدْ اَصَبْتَ لَوْ اَتْمَمْتَ، قَالُوْا :ثُمَّ اسْتَرَاحَ، قَالَ :فَغَضِبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيْدًا، فَنَزَلَتْ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوْبٍ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اورانہوں نے آسمانوں اورزمین کی تخلیق کے متعلق آپ سے سوال کیا۔آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کواتواراور پیر کے دن پیدا کیا اور اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کواوران میں جتنے بھی منافع ہیں،سب کو منگل کے دن پیدا کیا اور اللہ تعالیٰ نے بدھ کے دن درخت، پانی، میدان، آبادیاں اورجنگل پیدا کئے۔یہ چاردن ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِىْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِىْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗ اَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِىَ مِنْ فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَا اَقْوَاتَهَا فِىْ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ سَوَاءً لِلسَّائِلِيْنَ(حم السجدة:9)

''تم فرماؤ کیاتم لوگ اس کاانکار رکھتے ہوجس نے دودن میں زمین بنائی اوراس کے ہمسر ٹھہراتے ہووہ ہے سارے جہان کا رب اوراس میں اس کے اوپر سے لنگر ڈالے اوراس میں برکت رکھی اوراس کے بسنے والوں کی روزیاں مقرر کیں یہ سب ملاکر چار دن ہیں ٹھیک جواب پوچھنے والوں کو''۔(ترجمہ کنزالایمان،امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور جمعرات کے دن آسمان بنایااور جمعہ کے دن ستارے،سورج، چانداور فرشتے بنائے حتیٰ کہ اس دن کی صرف تین ساعتیں باقی رہ گئیں۔تو ان تین ساعتوں میں سے پہلی ساعت میں موت کاوقت بنایا کہ کون کب مرے گااوردوسری ساعت میں ہراس چیز پرآفت پیدا کی جس سے انسان کوکوئی فائدہ ہوسکتا تھااورتیسری ساعت میں آدم علیہ السلام کو جنت میں رکھااورابلیس کوحکم دیاکہ وہ آدم علیہ السلام کوسجدہ کرے اوراس ساعت کے آخری وقت میں آدم علیہ السلام کو جنت سے نکال دیا۔پھر یہودیوں نے کہا:اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا: پھراللہ تعالیٰ نے آسمان بنایا۔انہوں نے کہا: آپ نے بالکل درست فرمایااگر بات پوری کردیتے۔انہوں نے کہا: پھراللہ تعالیٰ نے آرام کیا۔اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شدید ناراض ہوئے تب یہ آیت نازل ہوئی:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوْبٍ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ

(ق:38,39)

''بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور تکان ہمارے پاس نہ آئی تو ان کی باتوں پر صبر کرو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3998۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عِبَادُ بْنُ الْعَوَامِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَتِيِّ السَّعْدِيِّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ اٰدَمُ رَجُلًا طِوَالًا كَثِيْرَ شَعْرِ الرَّاْسِ كَاَنَّهٗ نَخْلَةٌ سَحُوْقٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کھجور کے لمبے درخت کی طرح دراز قد تھے اور آپ کے سر کے بال بہت گھنے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3999۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فِيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خُلِقَ اٰدَمُ فِيْهِ، وَفِيْهِ اُهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَقَدْ اَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی میں ان کو زمین پر اتارا گیا۔

✧✧ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو زہری کی سند سے روایت کیا ہے اور الفاظ اس سے مختلف ہیں۔

4000۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ كُلْثُوْمِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَخَذَ اللّٰهُ الْمِيْثَاقَ مِنْ ظَهْرِ اٰدَمَ بِنَعْمَانَ، يَعْنِيْ بِعَرَفَةَ، فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَاهَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ، ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلًا، وَقَالَ: اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى قَوْلِهٖ بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت سے نعمان

یعنی عرفات میں میثاق لیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی پشت سے وہ تمام مخلوق نکال لی جو اس نے پیدا کی ہے پھر ان کو آدم علیہ السلام کے سامنے چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی مانند پھیلا دیا پھر ان کو متوجہ کر کے ان سے فرمایا:

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ (الاعراف:72,73)

''کیا میں تمہارا رب نہیں۔ سب بولے: کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی یا کہو کہ شرک تو پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم ان کے بعد بچے ہوئے تو کیا تو ہمیں اس پر ہلاک فرمائے گا جو اہل باطل نے کیا''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4001۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِيْنِهِ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَ النَّارَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت مسلم بن یسار الجہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا

حدیث 4000

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 2455 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 11191 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 4703 اخرجه ابو عيسى الترمذي' في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3075 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي) رقم الحديث: 1593 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 2455 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 6166 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 11190

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ پھر اپنے ہاتھ سے ان کی پشت کو مسلا اور اس میں سے ان کی اولاد کو نکالا اور فرمایا: میں نے ان کو جنت کے لئے پیدا کیا ہے اور یہ جنتیوں والے اعمال ہی کریں گے۔ دوبارہ پھر ان کی پشت کو مسلا اور اس میں سے ان کی اولاد کو نکالا اور فرمایا: میں نے ان کو دوزخ کے لئے پیدا کیا ہے اور یہ دوزخیوں والے عمل ہی کریں گے۔ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو عمل کس لئے ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو جنت کے لئے پیدا کرتا ہے تو اس سے عمل بھی جنتیوں والے کرواتا ہے حتیٰ کہ جنتیوں والے اعمال پر ہی اس کا انتقال ہوتا ہے تو اس کو جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے اور جب وہ کسی بندے کو دوزخ کے لئے پیدا کرتا ہے تو اس سے دوزخیوں والے اعمال کرواتا ہے حتیٰ کہ دوزخیوں والے اعمال پر اس کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کو دوزخ میں داخل کر دیا جاتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4002- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ، قَالَ: اَیْ رَبِّ اَلَمْ تَخْلُقْنِيْ بِيَدِكَ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: اَیْ رَبِّ، اَلَمْ تَنْفُخْ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: اَیْ رَبِّ، اَلَمْ تُسْكِنِّيْ جَنَّتَكَ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: اَیْ رَبِّ، اَلَمْ تَسْبِقْ رَحْمَتُكَ غَضَبَكَ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ تُبْتُ وَاَصْلَحْتُ اَرَاجِعِيْ اَنْتَ اِلَى الْجَنَّةِ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: فَهُوَ قَوْلُهٗ: فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ (البقرة: 37)

''آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھ لئے تو ان کے ساتھ اللہ نے ان کی توبہ قبول کی''۔

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! کیا تو نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے عرض کی: اے میرے رب! کیا تو نے مجھ میں اپنی روح نہیں پھونکی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ انہوں نے عرض کی: اے میرے رب کیا تو نے مجھے جنت میں نہیں ٹھہرایا تھا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ انہوں نے عرض کی: اے میرے رب! کیا تیری رحمت تیرے غضب پر غالب نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیوں نہیں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں یہ ہے اللہ تعالیٰ کا قول:

فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4003۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْاَدَمِيُّ الْمُقْرِءُ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَتْ حَوَّاءُ لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ، فَنَذَرَتْ لَئِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ تُسَمِّيهِ عَبْدَ الْحَارِثِ، فَعَاشَ لَهَا وَلَدٌ فَسَمَّتْهُ عَبْدَ الْحَارِثِ، وَاِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ عَنْ وَحْيٍ مِنَ الشَّيْطَانِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت حواء رضی اللہ عنہا کے بچے زندہ نہیں رہتے تھے۔ انہوں نے منت مانی کہ اگر ان کا بچہ زندہ رہا تو اس کا نام عبدالحارث رکھیں گی تو ان کا بچہ زندہ رہا تو انہوں نے اس کا نام عبدالحارث رکھ دیا۔ یہ محض شیطان کی طرف سے وسوسہ تھا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4004۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُتَيِّ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ اٰدَمُ غَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالْمَاءِ وِتْرًا وَاَلْحَدُوْا لَهُ، وَقَالُوْا: هٰذِهِ سُنَّةُ اٰدَمَ فِيْ وَلَدِهِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا تو فرشتوں نے آپ کو طاق مرتبہ غسل دیا اور ان کی قبر لحد دار بنائی اور کہا: یہ لوگوں میں آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ نُوحٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِخْتَلَفُوْا فِي نُوحٍ وَاِدْرِيسَ فَقِيلَ اِنَّ اِدْرِيسَ قَبْلَهُ وَاَكْثَرُ الصَّحَابَةِ عَلٰى اَنَّ نُوحًا قَبْلَ اِدْرِيسَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا

4005۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا مُوْسَى

حدیث 4003

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 3077 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20129 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 6895

حدیث 4004

اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 8261

بْنُ اِسمَاعِيلَ، وَهُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَا :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بَعَثَ اللّٰهُ نُوحًا لِاَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَبِثَ فِي قَوْمِهِ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِينَ عَامًا يَدْعُوهُمْ، وَعَاشَ بَعْدَ الطُّوفَانِ سِتِّينَ سَنَةً حَتّٰى كَثُرَ النَّاسُ، وَفَشَوْا، وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَيَاْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ : اَنْتَ اَوَّلُ رَسُولٍ اُرْسِلَ اِلَى الْاَرْضِ

حضرت نوح علیہ السلام کا تذکرہ

حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اختلاف ہے۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے تھے جبکہ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ موقف ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام سے پہلے تھے۔

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو چالیس سال میں مبعوث فرمایا اور آپ نے اپنی قوم میں ۹۵۰ سال تبلیغ فرمائی اور طوفان کے بعد ساٹھ سال تک زندہ رہے حتیٰ کہ لوگوں کی کثرت ہوگئی اور (مختلف علاقوں میں) لوگ پھیل گئے۔

۞۞ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شفاعت کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے (اس میں ہے) پھر لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ سب سے پہلے رسول ہیں جن کو زمین پر رسول بنا کر بھیجا گیا۔

4006۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غِيَاثٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ الرَّقَّامُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :وَلَدُ نُوحٍ ثَلَاثَةٌ :سَامُ وَحَامُ وَيَافِثُ اَبُو الرُّومِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نوح کے تین بیٹے تھے۔

(1) سام (2) حام (3) یافث ابو الروم۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4007۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ النَّسَوِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ سَيِّدُ الْاَنْبِيَآءِ خَمْسَةٌ وَّمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْخَمْسَةِ نُوحٌ وَّاِبْرَاهِيمُ وَمُوسٰى وَعِيسٰى وَمُحَمَّدٌ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَاِنْ كَانَ مَوْقُوفًا عَلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے سردار ۵ ہیں اور محمد ان پانچوں کے سردار ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اگرچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

4008- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ اَبِي لَبِيبَةَ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰى قَوْمِهِ فَذَكَرَ اَنَّ نُوحًا اغْتَسَلَ فَرَاَى ابْنَهُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ تَنْظُرُ اِلَيَّ وَاَنَا اَغْتَسِلُ خَارَ اللّٰهُ لَوْنَكَ قَالَ فَاسْوَدَّ فَهُوَ اَبُو السُّوْدَانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول:

اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰى قَوْمِهِ

کا ذکر کیا پھر فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام غسل فرما رہے تھے۔ آپ نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ وہ ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: تو مجھے غسل کرتے ہوئے دیکھ رہا ہے، اللہ تعالیٰ تیرا رنگ خراب کرے۔ آپ فرماتے ہیں تو اس کا رنگ کالا ہو گیا تو وہ "ابو السودان" (کالا سیاہ) ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4009- اَخْبَرَنِي اَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْخَفَّافُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ بَيْنَ نُوحٍ وَّآدَمَ عَشَرَةُ قُرُونٍ كُلُّهُمْ عَلٰى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْحَقِّ فَاخْتَلَفُوا فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ قَالَ وَكَذٰلِكَ فِي قِرَآءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان دس زمانے ہیں اور سب کے سب حق پر تھے۔ پھر ان میں اختلافات شروع ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دینے والے، ڈرسنانے والے انبیاء کو مبعوث فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں: اور اسی طرح حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرات میں ہے:

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4010۔ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَانِيٍّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ غَرَزَةَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ، حَدَّثَنَا فَائِدٌ، مَوْلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ رَبِيعَةَ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :لَوْ رَحِمَ اللّٰهُ اَحَدًا مِنْ قَوْمِ نُوحٍ لَرَحِمَ اُمَّ الصَّبِيِّ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَانَ نُوحٌ مَاكِثًا فِيْ قَوْمِهِ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِينَ عَامًا يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ حَتّٰى كَانُوْا اٰخِرَ زَمَانِهِ غَرَسَ شَجَرَةً، فَعَظُمَتْ وَذَهَبَتْ كُلَّ مَذْهَبٍ، ثُمَّ قَطَعَهَا، ثُمَّ جَعَلَ يَعْمَلُ سَفِينَةً، فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُ، وَيَقُوْلُوْنَ :يَعْمَلُ سَفِينَةً فِي الْبَرِّ، فَكَيْفَ تَجْرِي ؟ فَيَقُوْلُ :سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا فَارَ التَّنُّورُ وَكَثُرَ الْمَاءُ فِي السِّكَكِ خَشِيَتْ اُمُّ الصَّبِيِّ عَلَيْهِ، وَكَانَتْ تُحِبُّهُ حُبًّا شَدِيدًا، فَخَرَجَتْ اِلَى الْجَبَلِ حَتّٰى بَلَغَتْ ثُلُثَهُ، فَلَمَّا بَلَغَهَا الْمَاءُ خَرَجَتْ بِهِ حَتّٰى بَلَغَتْ ثُلُثَيِ الْجَبَلِ، فَلَمَّا بَلَغَهَا خَرَجَتْ حَتّٰى اسْتَوَتْ عَلَى الْجَبَلِ، فَلَمَّا بَلَغَ الْمَاءُ رَقَبَتَهَا رَفَعَتْهُ بِيَدِهَا حَتّٰى ذَهَبَ بِهِ الْمَاءُ، فَلَوْ رَحِمَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اَحَدًا لَرَحِمَ اُمَّ الصَّبِيِّ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں سے کسی پر رحم کرتا تو ایک بچے کی ماں پر رحم کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں ۹۵۰ سال رہے اور ان کو اللہ کی طرف بلاتے رہے حتیٰ کہ آخری زمانے میں آپ نے ایک درخت اگایا، یہ بہت بڑا ہو گیا اور بہت بڑی بڑی شاخیں نکال لیں۔ پھر آپ نے اس کو کاٹا اور کشتی بنانا شروع کر دی، لوگ آپ پر ہنستے تھے اور کہتے تھے یہ خشکی پر کشتی بنا رہا ہے، یہ زمین پر کیسے چلے گی؟ آپ فرماتے عنقریب تمہیں سب پتہ چل جائے گا۔ جب آپ کشتی تیار کر کے فارغ ہوئے تو تنور ابل پڑا اور گلیوں بازاروں میں پانی کا سیلاب آ گیا۔ بچے کی ماں کو بچے کی شدید فکر لاحق ہوئی، یہ عورت اپنے بچے سے شدید محبت کرتی تھی یہ اس کو لے کر پہاڑ کی طرف نکل گئی اور پہاڑ کی ایک تہائی بلندی پر چلی گئی، جب پانی وہاں تک بھی پہنچ گیا تو وہ اس کو لے کر پہاڑ کی دو تہائی بلندی پر چلی گئی، جب پانی وہاں بھی پہنچ گیا تو وہ پہاڑ کی چوٹی پر اس کو لے گئی۔ جب پانی وہاں پر بھی اس کی گردن تک پہنچا تو اس نے بچے کو اپنے ہاتھوں کے ساتھ اونچا کر دیا حتیٰ کہ پانی اس کو بہا کر لے گیا۔ تو اگر اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی پر بھی رحم کرتا تو اس بچے کی ماں پر رحم کرتا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4011۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَحْمَسِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمِيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ السَّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الصَّادِقُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ لِنُوْحٍ عِلْمَ الْمَاضِيْنَ كُلِّهِمْ وَاَيَّدَهُ بِرُوْحٍ مِّنْهُ فَدَعَا قَوْمَهُ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً تِسْعَ مِائَةً

وَّخَمْسِيْنَ سَنَةً كُلَّمَا مَضٰى قَرْنٌ اِتَّبَعَهُ قَرْنٌ فَزَادَهُمْ كُفْرًا وَّطُغْيَانًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو گزشتہ تمام لوگوں کا علم عطا فرمایا اور اپنی روح کے ساتھ ان کی تائید فرمائی۔ انہوں نے اپنی قوم کو ظاہر اور پوشیدہ طور پر ۹۵۰ سال تک دین کی دعوت دی۔ جب بھی ایک زمانہ گزر جاتا اور دوسرے زمانے کے لوگ آتے تو ان کی سرکشی اور بغاوت میں مزید اضافہ ہو جاتا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4012۔ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَاءِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ :ذَكَرَ الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ، عَنْ سَبْعَةِ رَهْطٍ شَهِدُوْا بَدْرًا، قَالَ وَهْبٌ :وَقَدْ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، كُلُّهُمْ رَفَعُوا الْحَدِيْثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ يَدْعُو نُوحًا وَقَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَوَّلَ النَّاسِ، فَيَقُوْلُ :مَاذَا اَجَبْتُمْ نُوحًا ؟ فَيَقُوْلُوْنَ :مَا دَعَانَا وَمَا بَلَّغَنَا وَلا نَصَحَنَا وَلا اَمَرَنَا وَلا نَهَانَا، فَيَقُوْلُ نُوحٌ :دَعَوْتُهُمْ يَا رَبِّ دُعَاءً فَاشِيًا فِي الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِيْنَ اُمَّةً بَعْدَ اُمَّةٍ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَحْمَدَ فَانْتَسَخَهُ وَقَرَاَهُ وَآمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمَلَائِكَةِ :ادْعُوا اَحْمَدَ وَاُمَّتَهُ، فَيَاْتِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتُهُ يَسْعٰى نُورُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ، فَيَقُوْلُ نُوحٌ لِمُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهِ :هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ بَلَّغْتُ قَوْمِي الرِّسَالَةَ وَاجْتَهَدْتُ لَهُمْ بِالنَّصِيحَةِ، وَجَهِدْتُّ اَنْ اَسْتَنْقِذَهُمْ مِنَ النَّارِ سِرًّا وَجِهَارًا، فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي اِلَّا فِرَارًا ؟ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتُهُ :فَاِنَّا نَشْهَدُ بِمَا نَشَدْتَنَا بِهِ اَنَّكَ فِيْ جَمِيعِ مَا قُلْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ، فَيَقُوْلُ قَوْمُ نُوحٍ :وَاَيْنَ عَلِمْتَ هٰذَا يَا اَحْمَدُ اَنْتَ وَاُمَّتُكَ وَنَحْنُ اَوَّلُ الْاُمَمِ وَاَنْتَ وَاُمَّتُكَ آخِرُ الْاُمَمِ ؟ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰى قَوْمِهِ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ قَرَاَ السُّورَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا، فَاِذَا خَتَمَهَا، قَالَتْ اُمَّتُهُ نَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ، وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ ذٰلِكَ :امْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ فَهُمْ اَوَّلُ مَنْ يَّمْتَازُ فِي النَّارِ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کی امت کو بلائے گا اور (آپ کی امت سے) فرمائے گا: تم نے حضرت نوح علیہ السلام کو کیا جواب دیا تھا؟ وہ کہیں گے: انہوں (حضرت نوح علیہ السلام) نے نہ ہمیں کبھی دعوت دی نہ (تیرے احکام) ہم تک پہنچائے، نہ کبھی ہمیں نصیحت کی نہ ہمیں (کبھی بھلائی کا) حکم دیا اور نہ (کبھی برائی سے) منع کیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے: اے میرے رب! میں نے ان کو دعوت دی، ایسی دعوت جو اولین و آخرین سب کو شامل تھی، پشت در پشت ان کو دعوت دی حتیٰ کہ یہ سلسلہ خاتم النبیین احمد تک پہنچا۔ انہوں نے اس کو منسوخ کیا اور اس کو پڑھا اور اس کا یقین کیا اور اس کی تصدیق کی۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا: احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت

کو بلاؤ تو رسول اللہ ﷺ اور آپ کی امت اس شان سے وہاں آئیں گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔ حضرت نوح علیہ السلام حضرت محمد ﷺ اور آپ کی امت سے کہیں گے: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا تھا اور ان کو سمجھانے کی از حد کوشش کی تھی اور سراً وعلانیۃً ان کو دوزخ سے بچانے کی کوشش کی تھی لیکن میری دعوت پر یہ اور بھی دور بھاگتے رہے؟ تو رسول اللہ ﷺ اور آپ کی امت کہیں گے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے وہ سب کچھ سچ ہے۔ اس پر حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کہے گی: اے احمد! آپ کو اور آپ کی امت کو اس سب کا کیا معلوم؟ ہم سب سے پہلی امت ہیں جبکہ آپ اور آپ کی امت سب سے آخر میں آئے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ پوری سورۂ نوح پڑھیں گے۔ جب آپ سورۃ ختم فرمائیں گے تو آپ کی امت کہے گی: ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ سچ واقعہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی غالب حکمت والا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ تو یہ سب سے پہلا گروہ ہوگا جو الگ ہو کر دوزخ میں جائے گا۔

ذِكْرُ اِدْرِيْسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4013- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوْسِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ "وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى" قَالَ كَانَتْ فِيْمَا بَيْنَ نُوْحٍ وَّاِدْرِيْسَ اَلْفَ سَنَةٍ وَّاَنَّ بَطْنَيْنِ مِنْ وُّلْدِ اٰدَمَ كَانَ اَحَدُهُمَا يَسْكُنُ السَّهْلَ وَالْاٰخَرُ يَسْكُنُ الْجَبَلَ وَكَانَ رِجَالُ الْجَبَلِ صِبَاحًا وَّفِي النِّسَاءِ دَمَامَةٌ وَكَانَتْ نِسَاءُ السَّهْلِ صِبَاحًا وَّفِي الرِّجَالِ دَمَامَةٌ وَّاَنَّ اِبْلِيْسَ اَتٰى رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ السَّهْلِ فِيْ صُوْرَةِ غُلَامِ الرُّعَاةِ فَجَآءَ فِيْهِ بِصَوْتٍ لَّمْ يَسْمَعِ النَّاسُ مِثْلَهُ فَاتَّخَذُوْا عِيْدًا يَجْتَمِعُوْنَ اِلَيْهِ فِي السَّنَةِ وَاِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَبَلِ هَجَمَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ فِيْ عِيْدِهِمْ ذٰلِكَ فَرَاَى النِّسَاءَ وَصَبَاحَتَهُنَّ فَاَتٰى اَصْحَابَهُ فَاَخْبَرَهُمْ بِذٰلِكَ فَتَحَوَّلُوْا اِلَيْهِنَّ وَنَزَلُوْا مَعَهُنَّ فَظَهَرَتِ الْفَاحِشَةُ فِيْهِنَّ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ "وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى !"

حضرت ادریس علیہ السلام کا تذکرہ

✦✦ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی:

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى

''اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار سال کا فرق ہے اور آدم علیہ السلام کی اولاد کے دو قبیلے تھے، ان میں سے ایک ہموار زمین پر آباد تھا اور دوسرا پہاڑوں پر رہتا تھا۔ پہاڑ پر رہنے والے قبیلے کے مرد خوبصورت تھے جبکہ ان کی عورتیں خوبصورت نہ تھیں اور ہموار زمین کے باشندوں کی عورتیں خوبصورت اور مرد بدصورت تھے۔ شیطان ہموار زمین والوں میں

سے ایک آدمی کے پاس ایک چرواہے کے لڑکے کی صورت میں آیا اور ان کو اتنی خوبصورت آواز سنائی کہ اس جیسی آواز انہوں نے کبھی نہ سنی تھی۔ ان لوگوں نے اس کو عید بنا لیا اور سال میں ایک مرتبہ وہاں پر جمع ہونے لگ گئے اور پہاڑ والوں میں سے ایک آدمی اچانک وہاں پر آیا، اس وقت وہ لوگ اپنے اسی میلے میں تھے۔ اس نے ان کی عورتوں اور ان کی خوبصورتی کو دیکھا وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان کو اس بات کی خبر دی چنانچہ ان کے مرد ان عورتوں کی طرف آئے اور میلے میں ان کے ساتھ شریک ہو گئے۔ اس طرح ان میں برائیاں پھیل گئیں۔ یہی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى کا۔

4014۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفَرَائِينِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّآءِ اَنْبَاَ عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ اِدْرِيْسَ مَنْ هُوَ وَفِي اَيِّ زَمَانٍ هُوَ قَالَ هُوَ جَدُّ نُوْحٍ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ اَخْنُوْخُ وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ حَيٌّ وَّقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ كَانَ اِدْرِيْسُ اَوَّلَ بَنِيْ اٰدَمَ اُعْطِيَ النُّبُوَّةَ وَهُوَ اَخْنُوْخُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ اَهْلَالِيْلَ بْنِ قَيْنَانَ بْنِ نَاشِرِ بْنِ شِيْثِ بْنِ اٰدَمَ

✧✧۔ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ادریس علیہ السلام کون تھے اور وہ کون سے زمانے میں تھے؟ انہوں نے کہا: یہ حضرت نوح علیہ السلام کے دادا ہیں، جن کا نام "خنوخ" ہے اور وہ (حضرت ادریس علیہ السلام) جنت میں زندہ ہیں اور محمد بن اسحاق بن یسار کہتے ہیں: حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے وہ پہلے انسان ہیں جن کو نبوت عطا کی گئی اور وہ اخنوخ بن یزید بن اھلالیل بن قینان بن ناخر بن شیث بن آدم ہیں۔

4015۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ السَّمُرِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا مُدْرِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ ثُمَّ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ اِدْرِيْسَ رَجُلًا اَبْيَضَ طَوِيْلًا ضَخْمَ الْبَطْنِ عَرِيْضَ الصَّدْرِ قَلِيْلَ شَعْرِ الْجَسَدِ كَبِيْرَ شَعْرِ الرَّاْسِ وَكَانَتْ اِحْدٰى عَيْنَيْهِ اَعْظَمَ مِنَ الْاُخْرٰى وَكَانَتْ فِيْ صَدْرِهٖ ثَلَاثَةُ بَيَاضٍ مِّنْ غَيْرِ بَرَصٍ فَلَمَّا رَاَى اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ مَا رَاٰى مِنْ جَوْرِهِمْ وَاعْتِدَائِهِمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَآءِ السَّادِسَةِ فَهُوَ حَيْثُ يَقُوْلُ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا

✧✧۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ادریس علیہ السلام کا رنگ صاف، قد لمبا، پیٹ بڑا، سینہ کشادہ، جسم پر بال کم اور سر کے بال گھنے تھے۔ ان کی ایک آنکھ چھوٹی تھی۔ ان کے سینے پر تین سفید نشان تھے جو کہ برص کے نہ تھے۔ جب لوگوں نے دین الٰہی کی تبلیغ کی پاداش میں ان پر ظلم وستم کی حد کر دی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو چھٹے آسمان پر اٹھا لیا۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا (مریم: 57)

''اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھا لیا''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ذِكْرُ اِبْرَاهِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ نُوْحٍ هُوْدٌ وَّصَالِحٌ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا

4016- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ :وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِي، فَقَالَ :هٰذَا الْغُلَامُ يَعِيشُ قَرْنًا، قَالَ:فَعَاشَ مِائَةَ سَنَةٍ، قَالَ الْوَاقِدِيُّ:يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا، فَكَانَ بَيْنَ نُوحٍ وَآدَمَ عَشَرَةُ قُرُوْنٍ، وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ اِبْرَاهِيمَ عَشَرَةُ قُرُوْنٍ، فَوُلِدَ اِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللّٰهِ عَلٰى رَاْسِ اَلْفَي سَنَةٍ مِنْ خَلْقِ آدَمَ

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا ذکر

اوران کے اورنوح ،ھوداورصالح علیہم السلام کے درمیان وقفہ کا ذکر

✧✧ -حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور فرمایا: یہ بچہ ایک سو سال تک جئے گا۔ چنانچہ آپ کی عمر ایک سو سال ہوئی۔ واقدی کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا (الفرقان:۳۸)

''اوران کے بیچ میں بہت سی سنگتیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور حضرت نوح علیہ السلام اور آدم علیہ السلام کے درمیان دس صدیاں ہیں اور نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کے درمیان دس صدیاں ہیں چنانچہ آدم علیہ السلام کی تخلیق کے دو ہزار سال بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے۔

4017- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:فَيَقُوْلُوْنَ:يَا اِبْرَاهِيمُ، اَنْتَ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ، قَدْ سَمِعَ بِخَلَّتِكَ اَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَاَهْلُ الْاَرْضِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ کہیں گے: اے ابراہیم! آپ اللہ کے خلیل ہیں، آپ کی خلت کا چرچا آسمانوں میں اور زمینوں میں ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4018- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ،

قَالَ: حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يُّتَوَفَّى : اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَنِيْ خَلِيلا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت جندب سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی وفات سے پہلے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4019- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بِشْرٍ الْمَرْثَدِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا رَاَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتّٰى اَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ، وَرَاَى اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمَاعِيلَ بِاَيْدِيهِمَا الْاَزْلَامَ، فَقَالَ: قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ، وَاللّٰهِ اِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْاَزْلَامِ قَطُّ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو اندر داخل ہونے سے رک گئے۔ آپ نے ان کو مٹانے کا حکم دیا تو وہ مٹادی گئیں۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھ میں پانسے پکڑے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کرے، خدا کی قسم! انہوں نے کبھی بھی پانسے نہیں ڈالے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحیح ہے۔

4020- فَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَاِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ وَصَفِيُّهُ وَنَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بْنُ اٰزَرَ بْنِ مَاجُوْرَ بْنِ

حدیث 4018

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 32 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 1786 اخرجه ابوبكر الكوفي ' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 7546 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 11123

حدیث 4019

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاري في "صحيحه" (طبع ثالث) دارابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ1987ء' 3174 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 3455 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 5861 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 11845

سَارُوْحِ بْنِ رَاعُوْ بْنِ مَالِحِ بْنِ عَابِرِ بْنِ سَالِخِ بْنِ اَرْفَخْشَدَ بْنِ سَامِ بْنِ نُوْحٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد بن اسحاق نے اللہ تعالیٰ کے خلیل علیہ السلام، اس کے صفی اور اس کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نسب یوں بیان کیا ہے:

اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اٰزَرَ بْنِ مَاجُوْرَ بْنِ سَارُوْحِ بْنِ رَاعُوْ بْنِ مَالِحِ بْنِ عَابِرِ بْنِ سَالِخِ بْنِ اَرْفَخْشَدَ بْنِ سَامِ بْنِ نُوْحٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

4021۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفِرَائِيْنِيُّ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا الْمَعَافِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَةَ الْحِرَانِيُّ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْحِرَانِيُّ عَنْ اَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ طَلَعَتْ كَفٌّ مِّنَ السَّمَآءِ بَيْنَ اُصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهَا شَعْرَةٌ بَيْضَاءُ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ مِنْ رَّاْسِ اِبْرَاهِيْمَ ثُمَّ تَدْنُوْ فَاَلْقَتْهَا فِيْ رَاْسِهٖ وَقَالَتِ اشْتَعَلَ وَقَارًا ثُمَّ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ تُطَهَّرَ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ شَابَ وَاخْتَتَنَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ مِمَّا اَنْزَلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْقُرْآنِ فَكَانَ فِيْمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ اَلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ وَالَّتِي فِي الْاَحْزَابِ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَالَّتِي فِي سَاَلَ اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُوْنَ فَلَمْ يَفِ بِهٰذِهِ السِّهَامِ اِلَّا اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

✧✧۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آسمان سے ایک ہاتھ نمودار ہوا، اس کی انگلیوں کے درمیان سفید بال تھے، وہ حضرت ابراہیم کے سر کے قریب آنے لگا پھر وہ بالکل قریب آ گیا۔ اس نے وہ بال آپ کے سر میں ڈال دیا اور کہا: یہ عزت کی سفیدی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف طہارت اختیار کرنے کی وحی فرمائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے جوانی میں ختنہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ان آیات میں سے بھی کچھ نازل فرمائی ہیں، جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم میں نازل کی گئیں۔ ان میں سے ایک آیت یہ تھی:

اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ(التوبة:112)

''توبہ والے، عبادت والے، سراہنے والے، روزے والے، رکوع والے، سجدے والے، بھلائی کے بتانے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے اور خوشی سناؤ مسلمانوں کو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور سورۃ مومنون کی آیت

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ

سے

اَلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْن

تک۔

اور سورۃ احزاب کی آیت:

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

پوری آیت۔

اور سورۃ المعارج کی آیات

اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْن

سے

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُوْنَ

یہ حصے، صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حصے میں آیا۔

4022۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْبَغَوِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ عِشْرِيْنَ وَمِئَةِ سَنَةٍ بِالْقَدُوْمِ، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ مِئَتَىْ سَنَةٍ

✧✧۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ۱۲۰ سال کی عمر میں اپنا ختنہ کیا جبکہ آپ کی وفات ۲۰۰ سال کی عمر میں ہوئی۔

4023۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا تَمِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّاُخْرٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ بَعْدَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةِ سَنَةٍ بِالْقَدُوْمِ ثُمَّ عَاشَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً

✧✧۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ۱۲۰ سال کے بعد ختنہ کیا پھر اس کے بعد آپ ۸۰ سال تک زندہ رہے۔

4024۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَمَرَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِبِنَاءِ الْبَيْتِ خَرَجَ مَعَهُ اِسْمَاعِيْلُ وَهَاجَرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ رَاٰى عَلٰى رَاْسِهِ فِيْ مَوْضِعِ الْبَيْتِ مِثْلَ الْغَمَامَةِ فِيْهِ مِثْلُ الرَّاْسِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ يَا اِبْرَاهِيْمُ بْنِ عَلٰى ظِلِّيْ اَوْ عَلٰى قَدْرِيْ وَلَا تَزِدْ وَلَا تَنْقُصْ فَلَمَّا بَنٰى خَرَجَ وَخَلَفَ اِسْمَاعِيْلَ وَهَاجَرَ وَذٰلِكَ حَيْثُ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرَاهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَلَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا

وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ کی تعمیر کا حکم دیا گیا تو ان کے ہمراہ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا بھی نکلے۔ جب آپ مکۃ المکرمہ پہنچے تو آپ نے بیت اللہ کے مقام پر اپنے سر کے اوپر کی جانب ایک بادل سا دیکھا، اس میں سر کی سی کوئی چیز تھی۔ اس سے آواز آئی: اے ابراہیم! میرے سائے پر یا میرے سائے کی مقدار میں عمارت بنائیں اور اس سے کم یا زیادہ مت کرنا۔ جب آپ نے تعمیر مکمل کر لی تو وہاں سے باہر نکل آئے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو وہیں چھوڑ دیا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَلَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ (الحج: 26)

''جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانہ ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر ستھرا رکھ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لئے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4025- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ كَثِيرَ بْنَ كَثِيرٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَوَجَدَ إِسْمَاعِيلَ يُصْلِحُ لَهُ بَيْتًا مِنْ وَرَاءِ زَمْزَمَ، فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: يَا إِسْمَاعِيلُ، إِنَّ رَبَّكَ قَدْ أَمَرَنِي بِبِنَاءِ الْبَيْتِ، فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ: فَأَطِعْ رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ، قَالَ: فَأَعِنِّي عَلَيْهِ، قَالَ: فَقَامَ مَعَهُ، فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِيهِ وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ، وَيَقُولَانِ: رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے، اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام زمزم کے پیچھے مکان بنا رہے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے فرمایا: اے اسماعیل! تیرے رب نے مجھے (بیت اللہ) بنانے کا حکم دیا ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواباً کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو حکم دیا ہے، آپ اس کی تعمیل فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اس سلسلہ میں تم میرے ساتھ تعاون کرو۔ چنانچہ حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی آپ کے ہمراہ ہو لئے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر شروع کر دی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ان کو پتھر اٹھا اٹھا کر دے رہے تھے اور دونوں یہ دعا مانگ رہے تھے:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (البقرة: 127)

''اے ہمارے رب ہماری طرف سے یہ (کوشش) قبول فرما، بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے''۔ (ترجمہ

کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4026۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَنٰى اِبْرَاهِيْمُ الْبَيْتَ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ قَالَ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ قَدِ اتَّخَذَ بَيْتًا وَّاَمَرَكُمْ اَنْ تَحُجُّوْهُ فَاسْتَجَابَ لَهُ مَا سَمِعَهُ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ اَكَمَةٍ اَوْ تُرَابٍ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ الإسناد ولم يخرجاه

✦✦۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر مکمل کر لی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب وحی فرمائی کہ لوگوں میں حج کا اعلان فرما دیجئے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یوں اعلان فرمایا: خبردار! تمہارے رب نے گھر بنایا ہے اور تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس کا حج کرو۔ تو جس جس درخت، پتھر، یا ٹیلے یا مٹی نے آپ کی آواز سنی سب نے جواباً کہا: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4027۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ اَنْبَاَ دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ *اَلْاِسْلَامُ ثَلَاثُوْنَ سَهْمًا وَمَا ابْتُلِيَ بِهٰذَا الدِّيْنِ اَحَدٌ فَاَقَامَهُ اِلَّا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى فَكَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بَرَآءَةً مِّنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اسلام کے ۳۰ حصے ہیں اور اس دین میں جس جس کو بھی آزمایا گیا، ان میں سے صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام مکمل طور پر پورا اترے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى

''اور ابراہیم کے جو پورے احکام بجالایا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے آگ سے برات لکھ دی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4028۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَلِيْلِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُوْلُ اسْتَغْفَرَ رَجُلٌ لِاَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ، فَقُلْتُ: اَتَسْتَغْفِرُ لَهُمَا وَهُمَا مُشْرِكَانِ؟ فَقَالَ: اسْتَغْفَرَ

اِبْرَاهِيمُ لِاَبِيهِ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ :وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيمَ لِاَبِيهِ اِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا اِيَّاهُ

✧✧ - حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی اپنے مشرک والدین کے لئے دعائے مغفرت کر رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا: تو ان کے لئے دعائے مغفرت کر رہا ہے حالانکہ وہ مشرک تھے۔ اس نے کہا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی تو اپنے والدین کے لئے دعائے مغفرت کی تھی۔ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيمَ لِاَبِيهِ اِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا اِيَّاهُ(التوبة:114)

''اور ابراہیم کا اپنے باپ کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب جو اس سے کر چکا تھا''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ذِكْرُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا

4029- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى بْنِ اَبِى مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنِى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عِمْرَانَ حَدَّثَنِى اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِى حَبِيبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :اَوَّلُ مَنْ نَطَقَ بِالْعَرَبِيَّةِ وَوَضَعَ الْكِتَابَ عَلٰى لَفْظِهِ وَمَنْطِقِهِ ثُمَّ جَعَلَ كِتَابًا وَّاحِدًا مِثْلُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْمَوْصُوْلُ حَتّٰى فَرَّقَ بَيْنَهُ وَلَدُهُ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا ۔ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا تذکرہ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سب سے پہلا شخص جس نے عربی زبان بولی اور اپنے الفاظ اور گفتگو کو لکھا اور اس کو متصل کر کے لکھا جیسے ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ '' یہ حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام ہیں۔ پھر ان کی اولاد نے ان میں فرق کر دیا۔

حديث 4028

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 3101 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 20836 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 771 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 2160 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 335 اخرجه ابوعبدالله البخارى فى "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحديث: اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 131

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4030۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِیُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ الضُّحَى، اَظُنُّهُ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلاةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ، وَاِنَّ وَلِيِّي وَخَلِيلِي اَبِیْ اِبْرَاهِيمُ، ثُمَّ قَرَاَ: اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوْهُ

✧ ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انبیاء علیہم السلام میں سے کچھ دوست ہوتے ہیں اور ان میں سے میرے دوست اور مددگار میرے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوْهُ(ال عمران:68)

''بے شک میں لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حق دار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

4031۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلاةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ، وَاِنَّ وَلِيِّي وَخَلِيلِي مِنْهُمْ اَبِیْ اِبْرَاهِيمُ، ثُمَّ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيمَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ، حَدِيْثُ اَبِیْ نُعَيْمٍ اِذَا جُمِعَ بَيْنَهُ، وَبَيْنَ حَدِيْثِ الْوَاقِدِیِّ صَحَّ فَاِنَّهُ لا بُدَّ مِنْ مَسْرُوقٍ

✧ ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی علیہ السلام کے انبیاء علیہم السلام میں سے کچھ دوست ہوتے ہیں اور ان میں سے میرے دوست اور مددگار میرے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيمَ

ابونعیم کی روایت کو جب واقدی کی روایت کے ہمراہ ملایا جائے تو یہ حدیث درجہ صحت کو پہنچ جاتی ہے کیونکہ اس میں مسروق کا ہونا ضروری ہے۔

4032۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا

حدیث 4030

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث:2995 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث:3800

حدیث 4032

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث:2543 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث:21560 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث:6676 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث:18519

هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا افْتَتَحْتُمْ مِصْرًا فَاسْتَوْصُوا بِالْقِبْطِ خَيْرًا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا، قَالَ الزُّهْرِيُّ :فَالرَّحِمُ : اَنَّ اُمَّ اِسْمَاعِيلَ مِنْهُمْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مصر کو فتح کرلو تو قبطیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا کیونکہ ان کے لئے ذمہ بھی ہے اور رشتہ داری ہے۔

زہری کہتے ہیں: رشتہ داری یہ ہے کہ حضرت اسماعیل کی والدہ، ان میں سے تھیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4033- اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ السَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنِي مُدْرِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ كَانَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَبِيَّ اللّٰهِ الَّذِيْ سَمَّاهُ اللّٰهُ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَجُلًا فِيْهِ حِدَّةٌ يُجَاهِدُ اَعْدَآءَ اللّٰهِ وَيُعْطِيْهِ اللّٰهُ النَّصْرَ عَلَيْهِمْ وَالظَّفَرَ وَكَانَ شَدِيْدَ الْحَرْبِ عَلَى الْكُفَّارِ لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ صَغِيْرَ الرَّاْسِ غَلِيْظَ الْعُنُقِ طَوِيْلَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ يَضْرِبُ بِيَدَيْهِ رُكْبَتَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ صَغِيْرَ الْعَيْنَيْنِ طَوِيْلَ الْاَنْفِ عَرِيْضَ الْكَتِفِ طَوِيْلَ الْاَصَابِعِ بَارِزَ الْخَلْقِ قَوِيَّ شَدِيْدٍ عَنِيْفٍ عَلَى الْكُفَّارِ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا قَالَ وَكَانَتْ زَكَاتُهُ الْقُرْبَانُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَكَانَ لَا يَعُدُّ اَحَدًا شَيْئًا اِلَّا اَنْجَزَهُ فَسَمَّاهُ اللّٰهُ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَبِيًّا

✧✧ -حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام، اللہ تعالیٰ کے وہ نبی علیہ السلام ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے صادق الوعد کا لقب عطا فرمایا ہے جن میں (بلا کی) تیزی ہے، جو اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے جہاد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو ان پر فتح و نصرت بھی عطا فرماتا ہے۔ وہ کافروں کے خلاف بہت سخت لڑنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہیں رکھتے تھے۔ ان کا سر چھوٹا، گردن مضبوط، ہاتھ اور پاؤں لمبے، وہ کھڑے ہوتے تو ان کے ہاتھ ان کے گھٹنوں کو چھوتے، ان کی آنکھیں چھوٹی، ناک لمبی، کندھے چوڑے، انگلیاں لمبی، خوبصورت، طاقتور، مضبوط اور کافروں پر سختی کرنے والے تھے۔ وہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیا کرتے تھے اور رب کی بارگاہ کے مقبول بندے تھے ان کی زکوٰۃ اپنے مالوں میں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربانی پیش کرنا تھی۔ آپ جس کسی سے بھی کوئی وعدہ کرتے، اللہ تعالیٰ اس کو پورا فرماتا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو "صادق الوعد" کا لقب عطا فرمایا اور وہ رسول اور نبی تھے۔

4034- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الذَّبِيْحُ

اِسْمَاعِيلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4035۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِيْ فَاخِتَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ قَالَ اِسْمَاعِيلُ عِنْدَ ذَبْحِ اِبْرَاهِيْمَ الْكَبْشُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما "وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ" کے متعلق فرماتے ہیں: یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مینڈھا ذبح کیا تھا۔

4036۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ حَاتِمٍ الْحَافِظُ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ الْخَطَّابِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُتْبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الصُّنَابِحِيُّ، قَالَ :حَضَرْنَا مَجْلِسَ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَتَذَاكَرَ الْقَوْمُ اِسْمَاعِيلَ وَاِسْحَاقَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ :الذَّبِيْحُ اِسْمَاعِيلُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :بَلْ اِسْحَاقُ الذَّبِيْحُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :سَقَطْتُمْ عَلَى الْخَبِيْرِ، كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَاهُ الْاَعْرَابِيُّ، فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، خَلَّفْتُ الْبِلَادَ يَابِسَةً وَالْمَاءَ يَابِسًا هَلَكَ الْمَالُ وَضَاعَ الْعِيَالُ، فَعُدْ عَلَيَّ بِمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الذَّبِيْحَيْنِ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ، فَقُلْنَا :يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَمَا الذَّبِيْحَانِ ؟ قَالَ :اِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ لَمَّا اَمَرَ بِحَفْرِ زَمْزَمَ نَذَرَ لِلّٰهِ اِنْ سَهَّلَ اللّٰهُ اَمْرَهَا اَنْ يَّنْحَرَ بَعْضَ وَلَدِهِ، فَاَخْرَجَهُمْ، فَاَسْهَمَ بَيْنَهُمْ، فَخَرَجَ السَّهْمُ لِعَبْدِ اللّٰهِ، فَاَرَادَ ذَبْحَهُ، فَمَنَعَهُ اَخْوَالُهُ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ، وَقَالُوْا :اَرْضِ رَبَّكَ وَافْدِ ابْنَكَ، قَالَ:فَفَدَاهُ بِمِائَةِ نَاقَةٍ، قَالَ:فَهُوَ الذَّبِيْحُ، وَاِسْمَاعِيلُ الثَّانِي

✧✧ -عبداللہ بن سعید صنابحی فرماتے ہیں: ہم حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کا تذکرہ چل نکلا۔ بعض کا موقف تھا کہ ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور بعض کا موقف تھا کہ اسحاق علیہ السلام ذبیح ہیں۔تو معاویہ نے کہا: تم واقف کار کے پاس پہنچے ہو۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور بولا: ملک خشک سالی کا شکار ہے، پانی ختم ہو چکا ہے، مال ہلاک ہو گئے اور اولادیں برباد ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو جو مال غنیمت عطا فرمایا ہے، اس میں سے کچھ مجھے بھی عطا فرمائیے۔ اے دو ذبیحوں کے بیٹے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور اس کو منع نہ فرمایا۔ ہم نے کہا: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ: وہ دو ذبیح کون کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: جب حضرت عبدالمطلب کو چاہ زمزم کھودنے کا حکم دیا گیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ یہ معاملہ آسان فرما دے تو وہ اپنے

ایک بیٹے کی قربانی دیں گے (جب کنواں کھودلیا گیا تو) آپ نے اپنے بیٹوں میں قرعہ اندازی کی اور قرعہ حضرت عبداللہ ے : م نکلا۔ حضرت عبدالمطلب نے ان کو ذبح کرنے کا ارادہ کرلیا لیکن بنی مخزوم میں سے آپ کے ماموؤں نے آپ کو اس عمل سے منع کردیا اور بولے: اپنے رب کو راضی کرلو اور اپنے بیٹے کا فدیہ دے دو چنانچہ حضرت عبدالمطلب نے ۱۰۰ اونٹنیاں فدیہ میں دیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ایک ذبیح یہ ہوئے اور دوسرے حضرت اسماعیل علیہ السلام

4037۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ اَلْمُفْدَى اِسْمَاعِيْلُ وَزَعَمَتِ الْيَهُوْدُ اَنَّهُ اِسْحَاقُ وَكَذَبَتِ الْيَهُوْدُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جن کا فدیہ (مینڈھے کے طور پر) دیا گیا تھا وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں جبکہ یہودی یہ سمجھتے ہیں کہ وہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں۔یہودی جھوٹے ہیں۔

4038۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ فِي الَّذِي فَدَاهُ اللّٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ قَالَ هُوَ اِسْمَاعِيْلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جن کا فدیہ اللہ تعالیٰ نے ذبح عظیم کے ساتھ دیا وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4039۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ يَقُوْلُ اِنَّ الَّذِي اَمَرَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ بِذِبْحِهِ مِنْ اِبْنَيْهِ اِسْمَاعِيْلُ وَاِنَّا لَنَجِدُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فِي قِصَّةِ الْخَبَرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَمَا اَمَرَ بِهِ مِنْ ذِبْحِ ابْنِهِ اَنَّهُ اِسْمَاعِيْلُ وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ قِصَّةِ الْمَذْبُوْحِ مِنَ ابْنَيْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَبَشَّرْنَاهُ بِاِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِيْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ فَبَشَّرْنَاهَا بِاِسْحَاقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحَاقَ يَعْقُوْبَ يَقُوْلُ بِابْنٍ وَبِابْنِ بْنٍ فَلَمْ يَكُنْ يَّاْمُرُ بِذِبْحِ اِسْحَاقَ وَلَهُ فِيْهِ مِنَ اللّٰهِ مَوْعُوْدٌ بِمَا وَعَدَهُ وَمَا الَّذِي اَمَرَ بِذِبْحِهِ اِلَّا اِسْمَاعِيْلُ

✧✧ -محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس بیٹے کے ذبح کا حکم دیا تھا وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے اور قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جو واقعہ ہے اور ان کو اپنے بیٹے کے ذبح کا جو حکم ہوا ہے اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ ''ذبیح'' حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں کیونکہ قرآن کریم نے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے کے ذبح کا قصہ مکمل کرلیا تو اس

کے بعد فرمایا:

وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِيْنَ (الصافات:112)

''اور ہم نے اسے خوشخبری دی اسحاق کی کہ نبی اور ہمارے قرب خاص کے سزاوار''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر (ایک اور مقام پر) فرمایا:

فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِنْ وَّرَآءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوْبَ (هود:71)

''تو ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی بیٹے کی اور پوتے کی۔

چنانچہ حضرت اسحاق کے ذبح کا حکم نہیں تھا بلکہ ان کے متعلق تو اللہ نے وعدہ کیا تھا اور جس کے ذبح کا حکم دیا تھا وہ حضرت اسماعیل ہیں۔

4040۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاقِدِيُّ قَالَ قَدِ اخْتُلِفَ عَلَيْنَا فِي اِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ اَيُّهُمَا اَرَادَ اِبْرَاهِيْمُ اَنْ يَّذْبَحَ وَاَيْنَ اَرَادَ ذِبْحَهُ بِمِنًى اَمْ بِبَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَكَتَبْتُ كُلَّمَا سَمِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ اَخْبَارِ الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِي بْنُ اَبِي سَبْرَةَ عَنْ اَبِي مَالِكٍ مِنْ وُلْدِ مَالِكِ الدَّارِ وَكَانَ مَوْلٰى لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ خَوَّاتَ بْنَ جُبَيْرٍ الْاَنْصَارِيَّ عَنْ ذَبِيْحِ اللّٰهِ اَيُّهُمَا كَانَ فَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ لَمَّا بَلَغَ اِسْمَاعِيْلُ سَبْعَ سِنِيْنَ رَاٰى اِبْرَاهِيْمُ فِي النَّوْمِ فِي مَنْزِلِهٖ بِالشَّامِ اَنْ يَّذْبَحَ اِسْمَاعِيْلَ فَرَكِبَ اِلَيْهِ عَلَى الْبُرَاقِ حَتّٰى جَاءَهُ فَوَجَدَهُ عِنْدَ اُمِّهٖ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ وَمَضٰى بِهٖ لَمَّا اَمَرَ بِهٖ وَجَآءَهُ الشَّيْطَانُ فِي صُوْرَةِ رَجُلٍ يَّعْرِفُهُ فَقَالَ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ فِي حَاجَتِي قَالَ تُرِيْدُ اَنْ تَذْبَحَ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اَرَاَيْتَ وَالِدًا يَّذْبَحُ وَلَدَهُ قَالَ نَعَمْ اَنْتَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَلِمَ قَالَ تَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ بِذٰلِكَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ فَاِنْ كَانَ اللّٰهُ اَمَرَنِي اَطَعْنَا لِلّٰهِ وَاَحْسَنْتُ فَانْصَرَفَ عَنْهُ وَجَآءَ اِبْلِيْسُ اِلٰى هَاجَرَ فَقَالَ اَيْنَ ذَهَبَ اِبْرَاهِيْمُ بِابْنِكِ قَالَتْ ذَهَبَ فِي حَاجَتِهٖ قَالَ فَاِنَّهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّذْبَحَهُ قَالَتْ وَهَلْ رَاَيْتَ وَالِدًا يَّذْبَحُ وَلَدَهُ قَالَ هُوَ يَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَ بِهٖ بِذٰلِكَ قَالَتْ فَقَدْ اَحْسَنَ حَيْثُ اَطَاعَ اللّٰهَ ثُمَّ اَدْرَكَ اِسْمَاعِيْلَ فَقَالَ يَا اِسْمَاعِيْلُ اَيْنَ يَذْهَبُ بِكَ اَبُوْكَ قَالَ لِحَاجَتِهٖ قَالَ فَاِنَّهُ يَذْهَبُ بِكَ لِيَذْبَحَكَ قَالَ وَهَلْ رَاَيْتَ وَالِدًا قَطُّ يَذْبَحُ وَلَدَهُ قَالَ نَعَمْ هُوَ قَالَ وَلِمَ قَالَ يَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَهُ بِذٰلِكَ قَالَ اِسْمَاعِيْلُ فَقَدْ اَحْسَنَ حَيْثُ اَطَاعَ رَبَّهُ قَالَ فَخَرَجَ بِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى بِهٖ اِلٰى مِنًى حَيْثُ اَمَرَ ثُمَّ انْتَهٰى اِلٰى مَنْحَرِ الْبُدْنِ الْيَوْمَ فَقَالَ اِنِّي اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي اَنْ اَذْبَحَكَ قَالَ اِسْمَاعِيْلُ فَاَطِعْ فَاِنَّ طَاعَةَ رَبِّكَ كُلُّ خَيْرٍ ثُمَّ قَالَ اِسْمَاعِيْلُ هَلْ اَعْلَمْتَ اُمِّي بِذٰلِكَ قَالَ لَا قَالَ اَصَبْتَ اِنِّي اَخَافُ اَنْ تَحْزَنَ وَلٰكِنْ اِذَا قَرَّبْتَ السِّكِّيْنَ مِنْ حَلْقِي فَاَعْرِضْ عَنِّي فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ تَصْبِرَ وَلَا تَرَانِي فَفَعَلَ اِبْرَاهِيْمُ فَجَعَلَ يَحُزُّ فِي حَلْقِهٖ فَاِذَا الْحَزُّ فِي نُحَاسٍ مَا يَحْتَكُ الشَّفْرَةَ فَشَحَذَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً بِالْحَجَرِ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّحُزَّ

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ مِنَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَاِذَا بِوَعْلٍ وَّاقِفٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ قُمْ يَا بُنَىَّ فَقَدْ نَزَلَ فِدَاكَ فَذَبَحَهٗ هُنَاكَ بِمِنًى قَالَ الْوَاقِدِىُّ وَحَدَّثَنِى رَبِيْعَةُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ اَنَّهٗ قَالَ اَلذَّبِيْحُ هُوَ اِسْمَاعِيْلُ

✧✧ -ابوعبداللہ واقدی کہتے ہیں: ہمارے ہاں اس بات میں اختلاف ہوگیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یا حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اور یہ کہ کہاں پر ذبح کرنے لے گئے تھے؟ منیٰ میں یا بیت المقدس میں؟ اس سلسلہ میں مجھے جو بھی روایت ملی میں نے اس کو لکھ لیا۔ چنانچہ ابن ابی سبرہ نے ابو مالک (جو کہ مالک الدار کی اولاد میں سے ہے) اور یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام بھی تھے۔ انہوں نے حضرت عطاء بن یسار کا یہ ارشاد نقل کیا ہے: میں نے خوات بن جبیر الانصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ دونوں میں سے ذبیح اللہ تعالیٰ کون تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام سات سال کے ہوگئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ملک شام میں اپنے گھر میں یہ خواب دیکھا کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں، تو وہ وہاں سے سفر کر کے ان کے پاس پہنچے۔ اس وقت وہ اپنی والدہ کے پاس تھے، انہوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کے لئے چل پڑے (راستے میں) شیطان ایک جانی پہچانی صورت میں آپ کے پاس آیا اور بولا: اے ابراہیم! کہاں جا رہے ہو؟ آپ نے فرمایا: اپنے ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں۔ اس نے کہا: آپ اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کبھی کوئی والد بھی اپنی اولاد کو ذبح کرتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ (ایسا کریں گے) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: میں کیوں ذبح کروں گا؟ اس نے کہا: اس لئے کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کے ذبح کا حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے اور ہم اس کے حکم کی تعمیل کریں تو یہ اچھی بات ہے۔ شیطان وہاں سے ہٹ گیا۔ پھر شیطان حضرت هاجرہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور بولا: ابراہیم تیرے بیٹے کو کہاں لے کر گیا ہے؟ انہوں نے کہا: اپنے کسی کام سے گئے ہیں۔ شیطان نے کہا: وہ تو اسماعیل کو ذبح کرنے کے لئے لے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا: کبھی کوئی باپ بھی اپنے بچے کو ذبح کرتا ہے؟ شیطان نے کہا: وہ (ابراہیم علیہ السلام) یہ سمجھ رہے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا: پھر تو اچھی بات ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں۔ پھر وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اسماعیل! تیرا باپ تجھے کہاں لے کر جا رہا ہے؟ انہوں نے کہا: کسی کام سے۔ شیطان نے کہا: وہ تو تجھے ذبح کرنے کے لئے لے کر جا رہا ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا: کوئی باپ بھی کبھی اپنی اولاد کو ذبح کرتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ وہ کر دے گا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا: کیوں؟ شیطان نے کہا: وہ سمجھ رہا ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا: تب تو اچھی بات ہے کہ وہ اپنے رب کی اطاعت کر رہے ہیں (بہرحال) حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنے ہمراہ لے کر منیٰ کے اس مقام پر پہنچ گئے جہاں کا انہیں حکم دیا گیا تھا۔ پھر وہاں پر آئے جہاں پر آج کل قربانی کی جاتی ہے (یہاں پر آ کر) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ نے تیرے ذبح کرنے کا مجھے حکم دیا ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواباً کہا: آپ حکم کی تعمیل کیجیے! کیونکہ رب کی اطاعت میں بھلائی ہی بھلائی ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے پوچھا: کیا آپ نے یہ

بات والدہ محترمہ کو بتائی ہے؟ آپ نے کہا: نہیں۔ اسماعیل علیہ السلام نے کہا: بہت اچھا کیا ورنہ وہ بہت پریشان ہوتیں لیکن ایک بات کا دھیان رکھئے گا کہ جب آپ چھری میرے حلق کے قریب کریں تو اپنا منہ دوسری طرف پھیر لینا کیونکہ یہ بہتر ہے کہ آپ صبر کریں اور مجھے نہ دیکھیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایسا ہی کیا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری چلانا شروع کر دی لیکن یوں لگ رہا تھا جیسے تانبے پر چھری چلائی جاتی ہے جس سے چھری کی دھار کند ہو جاتی ہے۔ آپ نے دو یا تین مرتبہ پتھر پر (رگڑ کر) اس کو تیز کیا لیکن وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا حلق نہ کاٹ سکی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوچا کہ یہ بھی من جانب اللہ تعالیٰ ہے۔ آپ نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو ایک مینڈھا آپ کے سامنے کھڑا تھا۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اٹھئے! اللہ تعالیٰ نے تیرا فدیہ نازل فرمادیا ہے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس مینڈھے کو وہیں پر منیٰ میں ذبح فرمادیا۔

❁❁ واقدی نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن سلام کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ''ذبیح'' حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔

ذِكْرُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

حضرت اسحاق علیہ السلام کا تذکرہ

4041۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْخَبَّابِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ دَاوُدُ :يَا رَبِّ، اَسْمَعُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ :رَبُّ اِسْحَاقَ، قَالَ: اِنَّ اِسْحَاقَ جَادَ لِيْ بِنَفْسِهِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رَوَاهُ النَّاسُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ تَفَرَّدَ بِهِ

✦✦ ۔حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! میں لوگوں کی زبان سے یہ الفاظ سنتا ہوں ''اے (ابراہیم،) اسحاق (اور یعقوب) کے رب'' میں چاہتا ہوں کہ (اسی طرح میرے نام کے ساتھ بھی تجھے پکارا جائے اور یوں کہا جائے) ''اے داؤد کے رب'' (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: (ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا) بے شک اسحاق علیہ السلام نے ہمارے لئے اپنی جان پیش کی (اور یعقوب علیہ السلام کو ان کے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کا فراق دیا گیا، اتنی آزمائشوں کے بعد ان کے نام کے ساتھ مجھے پکارا جاتا ہے جبکہ آپ کو تو اس طرح کی کسی آزمائش میں مبتلا نہیں کیا گیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح ہے اس کو کئی محدثین نے علی بن زید بن جدعان سے روایت کیا ہے اور وہ اس کی روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

4042۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ سَارَةُ بِنْتَ تِسْعِيْنَ سَنَةً وَّابْرَاهِيْمُ بْنُ مِائَةٍ وَعِشْرِيْنَ سَنَةً فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى بِاِسْحَاقَ وَاَمِنَ

مِمَّنْ كَانَ يَخَافُهُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ فَجَآءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى سَارَةَ بِالْبُشْرٰى فَقَالَ اَبْشِرِیْ بِوَلَدٍ يُّقَالُ لَهُ اِسْحَاقُ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحَاقَ يَعْقُوْبُ قَالَ فَضَرَبَتْ جَبْهَتَهَا عَجَبًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِیْ شَيْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِيْبٌ قَالُوْا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهُ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ قَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِیُّ بِعِكْرَمَةَ وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِالسُّدِّیِّ وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت سارہ ۹۰ سال کی تھیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ۱۲۰ سال کے تھے۔ جب ابراہیم علیہ السلام کا خوف زائل ہوا اور انہیں حضرت اسحاق علیہ السلام کی خوشخبری ملی اور اس چیز سے ان کو امن ہو گیا جس سے وہ خوفزدہ تھے تو بولے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام دیئے، بے شک میرا رب دعا سننے والا ہے۔ تو حضرت جبریل علیہ السلام حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک بیٹے کی خوشخبری لے کر آئے، جن کا نام اسحاق علیہ السلام ہے اور اسحاق علیہ السلام کے بعد یعقوب علیہ السلام آپ (حضرت سارہ رضی اللہ عنہا) نے حیرانگی کے عالم میں اپنا ماتھا پکڑ لیا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "فصکت وجھھا" (پھر اپنا ماتھا ٹھونکا) اور بولیں: میں بچہ جنوں گی؟ حالانکہ میں بوڑھی ہوں اور میرا شوہر بھی بوڑھا ہے۔ یہ بڑی عجیب شے ہے۔ فرشتے بولے: کیا اللہ تعالیٰ کے کام کو عجیب سمجھتی ہو؟ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر اس گھر والو، بے شک وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا۔

۞۞ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کی اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے "سدی" کی روایات نقل کی ہیں اور یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4043۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِیُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمِيْدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ السَّمُرِیُّ حَدَّثَنَا حَمِيْدُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا مُدْرِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ ثُمَّ كَانَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الَّذِیْ جَعَلَهُ اللّٰهُ نُوْرًا وَّضِيَآءً وَّقُرَّةَ عَيْنٍ لِّوَالِدَيْهِ فَكَانَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَجْهًا وَاَكْثَرِهِ جَمَالًا وَاَحْسَنِهِ مَنْطِقًا فَكَانَ اَبْيَضَ جَعْدَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ مُشَبَّهًا بِاِبْرَاهِيْمَ خَلْقًا وَخُلُقًا وَوُلِدَ لِاِسْحَاقَ يَعْقُوْبُ وَعِيْصٌ فَكَانَ يَعْقُوْبُ اَحْسَنَهُمَا وَاَنْطَقَهُمَا وَاَكْثَرَهُمَا جَمَالًا وَّظَرْفًا وَّكَانَ عِيْصٌ كَثِيْرَ شَعْرِ الرَّاْسِ وَالْجَسَدِ وَالْوَجْهِ وَكَانَ يَسْكُنُ الرُّوْمَ فِيْمَا حَدَّثَ سَمُرَةَ بْنُ جُنْدُبٍ

✧✧۔ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام وہ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے نور اور روشنی، ان کے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنایا۔ وہ سب سے زیادہ حسین تھے، سب سے اچھی گفتگو کے مالک تھے۔ ان کا رنگ سفید تھا، سر اور داڑھی کے بال گھنگریالے تھے، صورت و سیرت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملتے جلتے تھے اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے ہاں یعقوب علیہ السلام اور عیص پیدا ہوئے۔ ان دونوں میں سے حضرت یعقوب علیہ السلام زیادہ خوبصورت، زیادہ فصیح و بلیغ زیادہ ظرف کے مالک

تھے جبکہ عیص کے سر، جسم اور چہرے پر بہت زیادہ بال تھے اور یہ روم میں رہتے تھے جہاں پر سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ حدیث کا درس دیتے رہے۔

4044۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمِّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا سَنِيْدُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَبَشَّرْنَاهُ بِاِسْحَاقَ قَالَ بُشْرٰى نُبُوَّةٍ بُشِّرَ بِهِ مَرَّتَيْنِ حِيْنَ وَلَدَ وَحِيْنَ نُبِّئَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

"وَبَشَّرْنَاهُ بِاِسْحَاقَ"

''اور ہم نے ان کو اسحاق کی خوشخبری دی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں۔ بشریٰ (سے مراد) نبوت ہے، آپ کو اس کی دو مرتبہ خوشخبری دی گئی ایک دفعہ پیدائش کے وقت اور دوسری مرتبہ جب آپ کو مبعوث کیا گیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنْ قَالَ اَنَّ الذَّبِيْحَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

4045۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ اُسَيْدٍ بْنِ جَارِيَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ كَعْبًا قَالَ لِاَبِي هُرَيْرَةَ اَلَا اُخْبِرُكَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ النَّبِيِّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَلٰى قَالَ كَعْبٌ لَمَّا رَاٰى اِبْرَاهِيْمُ اَنْ يَّذْبَحَ اِسْحَاقَ قَالَ الشَّيْطَانُ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَّمْ اَفْتِنْ عِنْدَهَا اٰلَ اِبْرَاهِيْمَ لَا اَفْتِنُ اَحَدًا مِّنْهُمْ اَبَدًا فَتَمَثَّلَ الشَّيْطَانُ لَهُمْ رَجُلًا يَّعْرِفُوْنَهُ قَالَ فَاَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا خَرَجَ اِبْرَاهِيْمُ بِاِسْحَاقَ لِيَذْبَحَهُ دَخَلَ عَلٰى سَارَةَ امْرَاَةِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لَهَا اَيْنَ اَصْبَحَ اِبْرَاهِيْمُ غَادِيًا بِاِسْحَاقَ قَالَتْ سَارَةُ غَدَا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا وَاللّٰهِ مَا غَدَا لِذٰلِكَ قَالَتْ سَارَةُ فَلِمَ غَدَا بِهِ قَالَ غَدَا بِهِ لِيَذْبَحَهُ قَالَتْ سَارَةُ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ لِيَذْبَحَ ابْنَهُ قَالَ الشَّيْطَانُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَتْ سَارَةُ وَلَمْ يَذْبَحُهُ قَالَ زَعَمَ اَنَّ رَبَّهُ اَمَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَةُ فَقَدْ اَحْسَنَ اَنْ يُّطِيْعَ رَبَّهُ اِنْ كَانَ اَمَرَهُ بِذٰلِكَ فَخَرَجَ الشَّيْطَانُ مِنْ عِنْدِ سَارَةَ حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَ اِسْحَاقَ وَهُوَ يَمْشِي عَلٰى اَثَرِ اَبِيْهِ فَقَالَ اَيْنَ اَصْبَحَ اَبُوْكَ غَادِيًا قَالَ غَدَا بِي لِبَعْضِ حَاجَتِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا وَاللّٰهِ مَا غَدَا بِكَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ وَلٰكِنَّهُ غَدَا بِكَ لِيَذْبَحَكَ قَالَ اِسْحَاقُ فَمَا كَانَ اَبِي لِيَذْبَحَنِي قَالَ بَلٰى قَالَ لِمَ قَالَ زَعَمَ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَهُ بِذٰلِكَ قَالَ اِسْحَاقُ فَوَاللّٰهِ اِنْ اَمَرَهُ لَيُطِيْعَنَّهُ فَتَرَكَهُ الشَّيْطَانُ وَاَسْرَعَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ اَيْنَ اَصْبَحْتَ غَادِيًا بِابْنِكَ قَالَ غَدَوْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا غَدَوْتَ بِهِ اِلَّا لِتَذْبَحَهُ قَالَ وَلِمَ اَذْبَحُهُ قَالَ زَعَمْتَ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ بِذٰلِكَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَ اللّٰهُ اَمَرَنِي لَاَفْعَلَنَّ قَالَ فَلَمَّا اَخَذَ اِبْرَاهِيْمُ اِسْحَاقَ لِيَذْبَحَهُ وَسَلَّمَ اِسْحَاقُ عَافَاهُ اللّٰهُ وَفَدَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاِسْحَاقَ قُمْ يَا بُنَيَّ فَاِنَّ اللّٰهَ

قَدْ اَعْفَاكَ وَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى اِسْحَاقَ اَنِّيْ اَعْطَيْتُكَ دَعْوَةً اَسْتَجِيْبُ لَكَ فِيْهَا قَالَ اِسْحَاقُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لِيْ اَيُّمَا عَبْدٌ لَقِيَكَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ لَا يُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا فَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ

قَالَ الْحَاكِمُ سِيَاقَةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ كَلَامِ كَعْبِ بْنِ مَاتِعِ الْاَحْبَارِ وَلَوْ ظَهَرَ فِيْهِ سَنَدٌ لَحَكَمْتُ بِالصِّحَّةِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَاِنَّ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ لَا غُبَارَ عَلَيْهِ

اس کا ذکر جس نے کہا ذبیح حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام ہیں

✦✦ - حضرت عمرو بن ابوسفیان ابن اسید بن جاریہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام کے بارے میں خبر نہ دوں؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ وہ حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں تو شیطان نے کہا: خدا کی قسم! اگر اس موقع پر میں ابراہیم علیہ السلام کی آل کو فتنہ میں نہ ڈال سکا تو پھر کبھی بھی ان کو کسی آزمائش میں نہ ڈال سکوں گا۔ چنانچہ شیطان نے ان کی ایک جانی پہچانی شکل اختیار کی اور آ گیا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے اپنے ہمراہ لے کر نکل پڑے تو شیطان حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہنے لگا: ابراہیم! آج صبح سویرے اسماعیل کو کہاں لے گئے ہیں؟ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اپنے کسی کام سے گئے ہیں۔ شیطان نے کہا: نہیں خدا کی قسم وہ کسی کام سے نہیں گئے۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تو پھر اسماعیل علیہ السلام کو کس لئے لے کر گئے ہیں؟ شیطان نے کہا: ذبح کرنے کے لئے لے کر گئے ہیں۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ تو کوئی بات نہ ہوئی، باپ اپنے بیٹے کو ذبح نہیں کرے گا؟ شیطان نے کہا: کیوں نہیں۔ خدا کی قسم۔ سارہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ وہ اپنے بیٹے کو کیوں ذبح کرے گا؟ شیطان نے کہا: اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے رب نے ان کو یہ حکم دیا ہے۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر واقعی اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا ہے تب تو اچھی بات ہے کہ وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کریں گے۔ شیطان یہاں سے نکلا اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے پاس چلا گیا وہ اپنے والد کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے۔ شیطان نے ان سے کہا: تمہارا باپ تمہیں کہاں لئے جا رہا ہے؟ حضرت اسحاق علیہ السلام نے کہا: کسی کام سے جا رہے ہیں۔ شیطان نے کہا: نہیں خدا کی قسم یہ تمہیں کسی کام سے نہیں بلکہ تمہیں ذبح کرنے کے لئے لے کر جا رہا ہے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام نے کہا: میرا باپ مجھے ذبح نہیں کرے گا۔ شیطان نے کہا: کیوں نہیں کرے گا۔ حضرت اسحاق علیہ السلام نے پوچھا: وہ مجھے کیوں ذبح کریں گے؟ شیطان نے کہا، اس لئے کہ وہ سمجھ رہے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام نے کہا: خدا کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ ان کو حکم دے تو وہ ضرور اس کی تعمیل کریں گے۔ شیطان نے ان کو چھوڑ دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آ گیا اور کہنے لگا۔ تم اپنے بیٹے کو کہاں لے کر جا رہے ہو؟ آپ نے فرمایا: میں اپنے کسی ضروری کام سے لے جا رہا ہوں۔ اس نے کہا: نہیں خدا کی قسم! تم تو اسے ذبح کرنے کے لئے لے جا رہے ہو۔ آپ نے فرمایا: میں بھلا اس کو کیوں ذبح کروں گا؟ شیطان نے کہا: اس لئے کہ تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم جو حکم اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے، میں اس کی تعمیل ضرور کروں گا۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کرنے کے لئے حضرت اسحاق علیہ السلام کو پکڑ لیا اور حضرت اسحاق علیہ السلام نے بھی سر تسلیم خم کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بچا لیا اور ایک عظیم ذبیحہ ان کے فدیہ میں دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحاق علیہ السلام سے فرمایا: اے میرے بیٹے اٹھو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچا لیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اسحاق علیہ السلام کی جانب وحی فرمائی کہ میں آپ کو ایک دعا کا موقع دیتا ہوں، آپ جو بھی دعا مانگیں گے میں اس کو ضرور پورا کروں گا۔ حضرت اسحاق علیہ السلام فرماتے ہیں: میں اس میں یہ دعا مانگوں گا کہ اگلے پچھلے لوگوں میں سے جو بھی تجھے اس حالت میں ملے کہ اس کا نامہ اعمال شرک کے داغ سے صاف ہو تو اس کو جنت میں داخل فرما دے گا۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس حدیث کی سند کعب بن ماتع احبار کے کلام سے ہے اور اگر اس کو سند مل جائے تو میں اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام کے مقرر کئے ہوئے معیار کے مطابق اسے صحیح قرار دینے کے حق میں ہوں کیونکہ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، اس پر کوئی غبار نہیں ہے۔

4046۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُطَبِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ هُوَ اِسْحَاقُ يَعْنِي الذَّبِيحَ وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَلَّذِي اَرَادَ اِبْرَاهِيمُ ذِبْحَهُ اِسْحَاقُ

۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ اسحاق علیہ السلام یعنی ذبیح ہیں اور حماد بن سلمہ نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم کے واسطے سے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جن کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کرنے کا ارادہ کیا تھا، وہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں۔

4047۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الذَّبِيحُ اِسْحَاقُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

۔ حضرت ابوالاحوص نے حضرت عبداللہ علیہ السلام کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ذبیح حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4048۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو سُلَيْمَانَ دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ الصَّخْرَةَ الَّتِي فِي اَصْلِ ثَبِيرٍ الَّتِي ذَبَحَ عَلَيْهَا اِبْرَاهِيمُ اِسْحَاقَ هَبَطَ عَلَيْهِ كَبْشٌ اَغْبَرُ لَهُ نَوَاحٌ مِّنْ ثَبِيرٍ قَدْ نَوَّحَهُ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ الْوَاقِدِيُّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْاُوَيْسِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَاٰى اِبْرَاهِيمُ فِي الْمَنَامِ اَنْ يَّذْبَحَ اِسْحَاقَ اَخَذَ بِيَدِهٖ

فَذَكَرَهُ بِطُولِهِ قَالَ الْحَاكِمُ وَقَدْ ذَكَرَهُ الْوَاقِدِيُّ بِاَسَانِيدِهِ وَهٰذَا الْقَوْلُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّعُمَيْرُ بْنُ قَتَادَةَ اللَّيْثِيُّ وَعُثْمَانَ بْنُ عَفَّانَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَقَدْ كُنْتُ اُرَى مَشَايِخَ الْحَدِيْثِ قَبْلَنَا وَفِي سَائِرِ الْمُدُنِ الَّتِي طَلَبْنَا الْحَدِيْثَ فِيْهِ وَهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ اَنَّ الذَّبِيحَ اِسْمَاعِيْلُ وَقَاعِدَتُهُمْ فِيْهِ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا بْنُ الذَّبِيْحَيْنِ اِذْ لَا خِلَافَ اَنَّهُ مِنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ وَاَنَّ الذَّبِيحَ الْاٰخَرَ اَبُوْهُ الْاَدْنَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْاٰنَ فَاِنِّي اَجِدُ مُصَنِّفِي هٰذِهِ الْاَدِلَّةَ يَخْتَارُوْنَ قَوْلَ مَنْ قَالَ اِنَّهُ اِسْحَاقُ فَاَمَّا الرِّوَايَةُ عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَّهُوَ بَابُ هٰذِهِ الْعُلُوِّ

✧✧-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ چٹان جوثبیر پہاڑ کے دامن میں ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبح کیا تھا جس پر خاکی رنگ کا مینڈھا نازل کیا گیا تھا، اس پہاڑ میں سے رونے کی آواز آ رہی تھی۔ پھر اس کے بعد تفصیلی حدیث بیان کی۔

نوٹ: واقدی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ وہ حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں تو ان کا ہاتھ پکڑا پھر اس کے بعد طویل حدیث نقل کی ہے۔

✧✧ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: واقدی نے اس کو اپنی کئی سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، حضرت عمیر بن قتادہ لیثی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بھی یہی قول ہے۔

جبکہ میں نے دیکھا ہے کہ ہم سے پہلے محدثین اور ان تمام علاقوں کے محدثین جہاں جہاں سے ہم نے حدیث پڑھی ہے، ان میں کسی کا بھی اس بارے میں اختلاف نہیں ہے کہ ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور اس سلسلہ میں ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: میں دو ذبیحوں کی اولاد میں سے ہوں۔ اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ آپ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور دوسرے ذبیح آپ کے والد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب تھے اور (ادھر ان دلائل پر مشتمل احادیث روایت کرنے والے لوگ) خود ان لوگوں کے موقف کی تائید کرتے جو کہتے ہیں کہ ذبیح حضرت اسحاق علیہ السلام تھے۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کی روایت: (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ) اس روایت میں غلو سے کام لیا گیا ہے۔

4049- فَاَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفَرَايِينِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنُ الْبَرَاءِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: حَدِيْثُ اِسْحَاقَ حِيْنَ اَمَرَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيمَ اَنْ يَّذْبَحَهُ وَهَبَ اللّٰهُ لِاِبْرَاهِيمَ اِسْحَاقَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي فَارَقَتْهُ الْمَلَائِكَةُ، فَلَمَّا كَانَ ابْنُ سَبْعٍ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَى اِبْرَاهِيمَ اَنْ يَّذْبَحَهُ وَيَجْعَلَهُ قُرْبَانًا، وَكَانَ الْقُرْبَانُ يَوْمَئِذٍ يُتَقَبَّلُ وَيُرْفَعُ، فَكَتَمَ اِبْرَاهِيمُ ذٰلِكَ اِسْحَاقَ وَجَمِيعَ النَّاسِ وَاَسَرَّهُ اِلَى خَلِيلٍ لَهُ، فَقَالَ الْعَازِرُ الصِّدِّيقُ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِاِبْرَاهِيمَ، وَقَوْلُهُ: فَقَالَ لَهُ الصِّدِّيقُ: لَا يَبْتَلِي بِمِثْلِ هٰذَا مِثْلَكَ وَلٰكِنَّهُ يُرِيدُ اَنْ يُّجَرِّبَكَ وَيَخْتَبِرَكَ فَلَا تَسُوْءَنَّ بِاللّٰهِ ظَنَّكَ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

لِاِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِلَّا بِاللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فَذَكَرَ وَهْبٌ حَدِيثًا طَوِيلا إِلٰى أَنْ قَالَ وَهْبٌ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :سَبَقَ إِسْحَاقُ النَّاسَ إِلٰى دَعْوَةٍ مَا سَبَقَهَا إِلَيْهِ أَحَدٌ، وَيَقُومَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَيَشْفَعَنَّ لِأَهْلِ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ، وَأَقْبَلَ اللّٰهُ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ فِي ذٰلِكَ الْمَقَامِ، فَقَالَ:اسْمَعْ مِنِّي يَا إِبْرَاهِيمُ، يَا أَصْدَقَ الصَّادِقِينَ، وَقَالَ لِإِسْحَاقَ :اسْمَعْ مِنِّي يَا أَصْبَرَ الصَّابِرِينَ، فَإِنِّي قَدِ ابْتَلَيْتُكُمَا الْيَوْمَ بِبَلاءٍ عَظِيمٍ لَمْ أَبْتَلِ بِهِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِي، ابْتَلَيْتُكَ يَا إِبْرَاهِيمُ بِالْحَرِيقِ، فَصَبَرْتَ صَبْرًا لَمْ يَصْبِرْ مِثْلَهُ أَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِينَ، وَابْتَلَيْتُكَ بِالْجِهَادِ فِيَّ وَأَنْتَ وَحِيدٌ وَضَعِيفٌ، فَصَدَّقْتَ وَصَبَرْتَ صَبْرًا وَصِدْقًا لَمْ يُصَدِّقْ مِثْلَهُ أَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِينَ، وَابْتَلَيْتُكَ يَا إِسْحَاقُ بِالذَّبْحِ، فَلَمْ تَبْخَلْ بِنَفْسِكَ، وَلَمْ تُعَظِّمْ ذٰلِكَ فِي طَاعَةِ أَبِيكَ، وَرَأَيْتَ ذٰلِكَ هَيِّنًا صَغِيرًا فِي اللّٰهِ كَمَا يَرْجُو مِنْ أَحْسَنِ ثَوَابِهِ، وَيَسَّرَ بِهِ حُسْنَ لِقَائِهِ، وَإِنِّي أُعَاهِدُكُمَا الْيَوْمَ عَهْدًا لا أَخِيسَنَّ بِهِ أَمَّا أَنْتَ يَا إِبْرَاهِيمُ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَكَ الْجَنَّةُ عَلَيَّ، فَأَنْتَ خَلِيلِي مِنْ بَيْنِ أَهْلِ الْأَرْضِ دُونَ رِجَالِ الْعَالَمِينَ، وَهِيَ فَضِيلَةٌ لَمْ يَنَلْهَا أَحَدٌ قَبْلَكَ، وَلا أَحَدٌ بَعْدَكَ، فَخَرَّ إِبْرَاهِيمُ سَاجِدًا تَعْظِيمًا لِمَا سَمِعَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ مُتَشَكِّرًا لِلّٰهِ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا إِسْحَاقُ، فَتَمَنَّ عَلَيَّ بِمَا شِئْتَ وَسَلْنِي وَاحْتَكِمْ أُوتِكَ سُؤْلَكَ، قَالَ : أَسْأَلُكَ يَا إِلٰهِي أَنْ تَصْطَفِيَنِي لِنَفْسِكَ، وَأَنْ تُشَفِّعَنِي فِي عِبَادِكَ الْمُوَحِّدِينَ، فَلا يَلْقَاكَ عَبْدٌ لا يُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا إِلَّا أَجَرْتَهُ مِنَ النَّارِ، قَالَ لَهُ رَبُّهُ : أَوْجَبْتُ لَكَ مَا سَأَلْتَ، وَضَمِنْتُ لَكَ، وَلأُوتِيَنَّكَ مَا وَعَدْتُكُمَا عَلٰى نَفْسِي وَعْدًا لا أُخْلِفُهُ وَعَهْدًا لا أَخِيسَنَّ بِهِ وَعَطَاءً هَنِيئًا لَيْسَ بِمَرْدُودٍ

✧✧ -حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ حضرت اسحاق علیہ السلام کا قصہ ''کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبح کریں'' بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحاق علیہ السلام عطافرمائے ،جس رات فرشتے ان سے جدا ہوئے۔ پھر جب حضرت اسحاق علیہ السلام سات سال کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جانب وحی فرمائی کہ اس کو ذبح کر کے ان کی قربانی پیش کریں۔ان دنوں قربانی کی قبولیت کی یہ نشانی تھی کہ اسے اٹھالیا جاتا تھا۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ بات حضرت اسحاق علیہ السلام اور تمام لوگوں سے پوشیدہ رکھی اورصرف اپنے ایک بہت قریبی دوست کو یہ راز بتایا۔آپ کا یہی دوست سب سے پہلے آپ پراورآپ کی تعلیمات پر ایمان لایا۔اس گہرے قریبی دوست نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو ایسی آزمائش میں ہرگز نہیں ڈالے گا،البتہ وہ تمہارا امتحان لینا چاہتا ہے۔اس لئے آپ اللہ تعالیٰ کے بارے میں برا گمان ہرگز نہ کیجئے کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں کا امام اور پیشوا بنانا چاہتا ہے اور کوئی ہمت اور طاقت نہیں ہے ابراہیم علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کی، اس اللہ کے سوا جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ پھر حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے لمبی حدیث ذکر کی یہاں تک کہ حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت اسحاق علیہ السلام ایک دعا کی طرف تمام لوگوں سے آگے نکل گئے اور کوئی بھی اس میں سبقت نہ کرسکا۔ یہ قیامت کے دن اس دعا کے اہل لوگوں کی شفاعت کریں گے اور اسی مقام پر اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوگا اور فرمائے گا: اے اصدق الصادقین! (یعنی اے سب سچوں سے بڑے سچے) میری بات سن اور حضرت اسحاق علیہ السلام سے فرمائے

گا:اے اصبر الصابرین (یعنی اے تمام صبر کرنے والوں سے بڑے صبر کرنے والے) میری بات سنو! میں نے تم دونوں کو بہت بڑی آزمائش میں ڈالا، ایسی آزمائش میں تم سے پہلے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں ڈالا۔ اے ابراہیم! میں نے تمہیں آگ کی آزمائش میں ڈالا، جس پر تم نے ایسا صبر کیا کہ اس جیسا صبر دنیا میں کوئی نہ کرسکا اور تمہیں اپنی ذات کے متعلق جہاد میں مبتلا کیا حالانکہ تو اکیلا اور ضعیف تھا لیکن اس کے باوجود تم نے سچائی اختیار کی اور ایسا صبر کیا کہ اس کی مثل دنیا میں کوئی بھی صبر اور سچائی اختیار نہ کرسکا اور اے اسحاق علیہ السلام! میں نے تمہیں ذبح کی آزمائش میں ڈالا لیکن تم نے اپنی جان کا بخل نہیں کیا اور تم نے اپنے والد کی فرمانبرداری میں اس معاملہ کو بہت بڑا نہیں سمجھا بلکہ تم نے اس معاملہ کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہلکا پھلکا اور چھوٹا جانا جیسا کہ وہ امید کرتا ہے کہ حسن ثواب کی اور اس کی ملاقات پر وہ خوش ہوتا ہے۔ میں آج تم دونوں سے ایک وعدہ کرتا ہوں جس کی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔ اے ابراہیم علیہ السلام! تمہارے لئے میرے اوپر جنت واجب ہے، ساری دنیا میں تم میرے دوست ہو اور یہ ایسی فضیلت ہے جو نہ تو تم سے پہلے کسی کو نصیب ہوئی اور نہ تمہارے بعد کسی کو ملی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ انعام سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سجدۂ شکر ادا کیا اور اے اسحاق علیہ السلام! تم مجھ سے جو چاہو مانگو میں تمہارا سوال پورا کروں گا۔ حضرت اسحاق علیہ السلام نے عرض کی: یا الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنے لئے چن لے اور تو اپنے توحید پرست بندوں کے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما۔ چنانچہ تیری بارگاہ میں جو بھی آئے اور وہ مشرک نہ ہو تو اس کو دوزخ سے اپنی پناہ عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: تم نے جو سوال کیا ہے میں نے اس کو قبول کرلیا ہے اور میں تجھے تیری ولایت کی ضمانت دیتا ہوں کہ میں نے تم سے اپنے اوپر جس چیز کا وعدہ کیا ہے میں اس کی خلاف ورزی نہیں کروں گا اور تم سے ایسا عہد کیا ہے جس کو روکوں گا نہیں اور ایسی عطاء کروں گا جو واپس نہیں لی جائے گی۔

4050۔ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ النَّهْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنِ التَّمِيمِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَوْلَهُ ''

وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ'' قَالَ مَنَاسِكُ الْحَجِّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَشَوَاهِدُهَا كَثِيْرَةٌ قَدْ خَرَّجْتُهَا فِی كِتَابِ الْمَنَاسِكِ

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ (البقرة: 124)

کے بارے میں فرمایا: (اس سے مراد) مناسک حج ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور اس کے بہت سارے شواہد موجود ہیں جن کو میں نے کتاب المناسک میں نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ لُوْطٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَدِ اتَّفَقَتِ الرِّوَايَاتُ فِی اَنَّهُ مِنْ بَيْتِ اِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اخْتَلَفُوْا اَهُوَ مِنْ وُلْدِهٖ اَوْ مِنْ وُلْدِ اَخِيْهِ

4051۔ فَاَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَسْفِرَائِينِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ عَنْ

اَبِيهِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ لَمَّا تَوَفِّيَتْ سَارَةُ تَزَوَّجَ اِبْرَاهِيمُ امْرَاَةً يُّقَالُ لَهَا حُجُوْرًا فَوَلَدَتْ لَهُ سَبْعَةَ نَفَرٍ بَافِسٌ وَمَدْيَنٌ وَكَيْسَانٌ وَلُوْطٌ وَسَرْخٌ وَاُمَيْمٌ وَنَعْشَانٌ وَذُكِرَ اَيْضًا فِي هٰذَا الْكِتَابِ وَهْبَ مَدْيَنَ دَرَجَاتٍ لِاِبْرَاهِيمَ وَاَنَّ لُوْطًا كَانَ مِنْهُمْ

حضرت لوط علیہ السلام کا تذکرہ

✧✧۔ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت سارہ کا انتقال ہوگیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک حجورا نامی خاتون سے نکاح فرمایا۔ اس سے سات بچے پیدا ہوئے۔

(1) بافس (2) مدین (3) کیسان (4) لوط (5) سرخ (6) امیم اور (7) نعشان۔

اور اس کتاب میں حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ مدین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درجات میں سے ہے اور لوط بھی ان میں سے ایک ہے۔

4052۔ وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَلُوْطٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بْنَ اَخِي اِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامِ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَفِي كِتَابِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ يَّقُوْلُ خَرَجَ اِبْرَاهِيمُ بِامْرَاَتِهِ سَارَةَ وَمَعَهَا اَخُوْهَا لُوْطٌ اِلٰى اَرْضِ الشَّامِ وَهُوَ فِي قَوْلٍ ثَالِثٍ

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے بھتیجے تھے۔

یہ اسناد صحیح ہے اور اسماعیل بن عبدالکریم کی عبدالصمد بن مغفل سے روایت کردہ کتاب میں یہ ہے کہ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی زوجہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ہمراہ لے کر ملک شام کی طرف روانہ ہوئے تو اس وقت حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے بھائی لوط علیہ السلام بھی ان کے ہمراہ تھے۔ یہ تیسرا قول ہے۔

4053۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنُ شَبَوَيْهِ الرَّئِيسُ حَدَّثَنَا بْنُ سَاسَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَلُوْطٌ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ هُوَ لُوْطُ بْنُ فَارَانَ بْنَ اٰزَرَ بْنِ بَاخُوْرَ بْنِ اَخِي اِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلَ وَالْمُؤْتَفِكَةُ هُمْ قَوْمُ لُوْطٍ

✧✧۔ محمد بن اسحاق (حضرت لوط علیہ السلام کا نسب بیان کرتے ہوئے) کہتے ہیں:

لوط النبی لوط بن فاران بن آزر بن باخور ابن اخی ابراہیم الخلیل اور "الموتفکۃ" حضرت لوط کی قوم ہے۔

4054۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى الصَّيْدَلَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

اَیُّوبَ، اَنْبَاَنَا مُوسَی بْنُ اِسْمَاعِیلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ : اَوْ اٰوِی اِلٰی رُکْنٍ شَدِیدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ لُوْطًا کَانَ یَاْوِی اِلٰی رُکْنٍ شَدِیدٍ وَمَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهُ نَبِیًّا اِلَّا فِیْ ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّیَادَةِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰی حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ عُبَیْدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مُخْتَصَرًا

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اَوْ اٰوِی اِلٰی رُکْنٍ شَدِیدٍ

''یا کسی مضبوط پائے کی پناہ لیتا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے، انہوں نے مضبوط پائے کی پناہ لی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کے بعد ہر نبی کو اپنی قوم کے مالدار لوگوں میں مبعوث فرمایا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس زیادتی کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اضافے کے ساتھ نقل نہیں کیا۔

تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے زہری کی سعید سے اور ابوعبید کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مختصر روایت نقل کی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

4055۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ الصَّنْعَانِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِیُّ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَوْ اٰوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّهٗ لَمْ یَبْعَثْ نَبِیٌّ قَطُّ بَعْدَ لُوْطٍ اِلَّا فِیْ ثَرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهٖ

✧✧ -حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ:

اَوْ اٰوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْد

کے بارے میں فرماتے ہیں: ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کے بعد ہر نبی اپنی قوم کے مالدار لوگوں میں مبعوث کیا گیا۔

4056۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَادُ حَدَّثَنَا

حدیث 4054

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987، 3195 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 151 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 8262

اَسْبَاطٌ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ انْطَلَقَ لُوْطٌ وَنَزَلَ عَلٰى اَهْلِ سَدُوْمٍ فَوَجَدَهُمْ يَنْكِحُوْنَ الرِّجَالَ فَنَزَلَ فِيْهِمْ فَبَعَثَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ فَدَعَاهُمْ وَوَعَظَهُمْ وَكَانَ مِنْ خَبَرِهِمْ مَا قَصَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهٖ

✧✧ -حضرت سدی بیان کرتے ہیں: حضرت لوط علیہ السلام چلے اور اہل سدوم کے پاس آ کر ٹھہرے، آپ نے ان لوگوں کو دیکھا کہ مرد، مردوں کے ساتھ نکاح کرتے تھے۔ آپ وہیں قیام پذیر ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو انہی کا نبی بنا دیا۔ آپ نے ان کو دعوت دی اور ان کو وعظ و نصیحت کی اور ان کی خبر میں سے وہ بھی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں قصہ بیان فرمایا ہے۔

4057- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي حَمِيْدُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنِي مُدْرِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ كَانَ لُوْطٌ نَبِيَّ اللّٰهِ وَكَانَ ابْنَ اَخِي اِبْرَاهِيْمَ وَكَانَ رَجُلًا اَبْيَضَ حَسَنَ الْوَجْهِ دَقِيْقَ الْاَنْفِ صَغِيْرَ الْاُذُنِ طَوِيْلَ الْاَصَابِعِ جَيِّدَ الثَّنَايَا اَحْسَنَ النَّاسِ مُضْحَكًا اِذَا ضَحِكَ وَاَحْسَنَهُ وَاَرْزَنَهُ وَاَحكَمَهُ وَاَقَلَّهُ اَذًى لِقَوْمِهٖ وَهُوَ حِيْنَ بَلَغَهُ عَنْ قَوْمِهٖ مَا بَلَغَهُ مِنَ الْاَذٰى الْعَظِيْمِ الَّذِيْ اَرَادُوْهُ عَلَيْهِ حَيْثُ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ

✧✧ -حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت لوط علیہ السلام اللہ کے نبی تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔ آپ کا رنگ سفید تھا، چہرہ خوبصورت، ناک باریک، کان چھوٹے، انگلیاں لمبی، دانت خوبصورت، آپ کی مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی۔ آپ سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سنجیدہ اور سب سے زیادہ انصاف پسند تھے اور اپنی قوم کو سب سے کم تکلیف دینے والے اور جب آپ کو اپنی قوم کی جانب سے شدید تکالیف پہنچیں تو بولے: کاش کہ مجھے تم پر طاقت ہوتی یا میں کسی مضبوط پائے کی پناہ لیتا۔

4058- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ قَالَ وَبَلَغَنَا اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَمَّا هَاجَرَ اِلٰى اَرْضِ الشَّامِ وَاَخْرَجُوْهُ مِنْهَا طَرِيْدًا فَانْطَلَقَ وَمَعَهُ سَارَةُ وَقَالَتْ لَهُ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ تَتَزَوَّجَهَا فَكَانَ اَوَّلَ وَحْيٍ اَنْزَلَهُ عَلَيْهِ وَآمَنَ بِهٖ لُوْطٌ فِيْ رَهْطٍ مَّعَهُ مِنْ قَوْمِهٖ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ اِنَّهُ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ فَاَخْرَجُوْهُ مِنْ اَرْضِ بَابِلَ اِلَى الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ حَتّٰى وَرَدَ حِرَانَ فَاَخْرَجُوْهُ مِنْهَا حَتّٰى دَفَعُوْا اِلَى الْاُرْدُنِ وَفِيْهَا جَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَّارِيْنَ حَتّٰى قَصَمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ رَجَعَ اِلَى الشَّامِ وَمَعَهُ لُوْطٌ فَنَبَاَ اللّٰهُ لُوْطًا وَبَعَثَهُ اِلَى الْمُؤْتَفِكَاتِ رَسُوْلًا وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ وَهِيَ خَمْسَةُ مَدَائِنَ اَعْظَمُهَا سَدُوْمُ ثُمَّ عَمُوْدُ ثُمَّ اَرُوْمُ ثُمَّ صَعُوْرُ ثُمَّ صَابُوْرُ وَكَانَ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَدَائِنِ اَرْبَعَةَ الْاٰفِ اَلْفِ اِنْسَانٍ فَنَزَلَ لُوْطٌ سَدُوْمًا فَلَبِثَ فِيْهِمْ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً يَّاْمُرُهُمْ وَيَنْهَاهُمْ وَيَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى عِبَادَتِهٖ وَتَرْكِ مَا هُمْ عَلَيْهِ مِنَ الْفَوَاحِشِ وَالْخَبَائِثِ وَكَانَتِ الضِّيَافَةُ مُفْتَرِضَةً عَلٰى لُوْطٍ كَمَا افْتَرَضَتْ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ فَكَانَ قَوْمُهُ لَا يُضِيْفُوْنَ اَحَدًا وَكَانُوْا يَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِيْنَ وَيَدْعُوْنَ النِّسَآءَ فَعَيَّرَهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِيْنَ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ قَالَ وَهْبٌ وَذَكَرَ عَبْدُ

اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ الَّذِىْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اِتْيَانِ الرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَآءِ اَنَّهُمْ كَانَتْ لَهُمْ بَسَاتِيْنُ وَثِمَارٌ فِى مَنَازِلِهِمْ وَبَسَاتِيْنُ وَثِمَارٌ خَارِجَةٌ عَلٰى ظَهْرِ الطَّرِيْقِ وَاَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ قَحْطٌ شَدِيْدٌ وَجُوْعٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِنْ مَنَعْتُمْ ثِمَارَكُمْ هٰذِهِ الظَّاهِرَةِ مِنْ اَبْنَاءِ السَّبِيْلِ كَانَ لَكُمْ فِيْهَا مَعَاشٌ فَقَالُوْا كَيْفَ نَمْنَعُهَا فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالُوْا اجْعَلُوْا سُنَّتَكُمْ فِيْهَا مَنْ وَجَدْتُّمُوْهُ فِى بِلَادِكُمْ غَرِيْبًا لَا تَعْرِفُوْهُ فَاسْلُبُوْهُ وَانْكِحُوْهُ وَاسْحَبُوْهُ فَاِنَّ النَّاسَ لَا يَطَاَوْنَ بِلَادَكُمْ اِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فَجَآءَهُمْ اِبْلِيْسُ عَلٰى تِلْكَ الْجِبَالِ فِى هَيْئَةِ صَبِىٍّ وَضِىْءٍ اَحْلٰى صَبِىٍّ رَآهُ النَّاسُ وَاَوْسَمَهُ فَعَمَدُوْهُ فَنَكَحُوْهُ وَسَلَبُوْهُ وَسَحَبُوْهُ ثُمَّ ذَهَبَ فَكَانَ لَا يَاْتِيْهِمْ مِّنَ النَّاسِ اِلَّا فَعَلُوْا بِهٖ فَكَانَ تِلْكَ سُنَّتَهُمْ حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ لُوْطًا فَنَهَاهُمْ لُوْطٌ عَنْ ذٰلِكَ وَحَذَّرَهُمُ الْعَذَابَ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِيْنَ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِى الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✧✧ - واقدی کہتے ہیں: ہمیں یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب ملک شام کی جانب ہجرت اختیار کی اور لوگوں نے آپ کو وہاں سے دھتکار کر نکال دیا تو آپ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو ہمراہ لے کر چل دیئے۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے کہا: میں نے تو اپنے کو ہبہ کر دیا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جانب وحی فرمائی کہ وہ ان سے نکاح کر لیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہونے والی یہ سب سے پہلی وحی تھی اور آپ کی قوم میں سے حضرت لوط علیہ السلام آپ پر ایمان بھی لے آئے تھے اور آپ نے کہا: میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں، بے شک وہ غالب حکمت والا ہے۔ لوگوں نے آپ کو بابل کی سرزمین سے ارض مقدسہ کی جانب نکال دیا تو آپ ''حران'' چلے گئے، لیکن وہاں سے بھی لوگوں نے آپ کو نکال دیا تو آپ اردن کی طرف تشریف لے گئے، وہاں پر ایک ظالم بادشاہ تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک فرما دیا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام کی معیت میں شام کی طرف لوٹ آئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو نبوت عطا فرما کر تباہ شدہ بستیوں کی طرف رسول اور داعی الی اللہ بنا کر بھیجا۔ یہ بستیاں ۵ شہروں پر مشتمل تھیں۔ ان میں سب سے بڑا شہر سدوم تھا، پھر عمود، پھر اروم پھر صعور اور پھر صابور۔ ان شہروں کی آبادی چالیس لاکھ افراد پر مشتمل تھی۔ حضرت لوط علیہ السلام نے سدوم میں قیام کیا اور ان میں ۲۰ سے زائد سال تک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہے، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے رہے اور برائی و بے حیائی سے ٹوکتے رہے اور حضرت لوط علیہ السلام پر مہمان نوازی فرض تھی جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پر فرض تھی جبکہ ان کی قوم میں مہمان نوازی کا کوئی رواج نہ تھا۔ یہ لوگ مردوں سے بدفعلی کرتے تھے اور عورتوں کے قریب بھی نہ جاتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے نبی کی زبان سے غیرت دلائی (جیسا کہ قرآن میں ہے:

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِيْنَ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ (الشعراء:165,166)

''کیا مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لئے تمہارے رب نے جورو (بیویاں) بنائیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت **عبداللہ بن عباس** رضی اللہ عنہما نے ان کے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے بدفعلی کرنے کی وجہ یہ

بیان فرمائی کہ: ان کے کچھ باغات اور کھیت وغیرہ تو ان کی رہائش کے مقام پر تھے اور کچھ باغات اور کھیت وغیرہ عین راستے پر تھے۔ ان کو ایک دفعہ شدید قحط اور بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ ان لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا کہا گر ہم مسافروں سے اپنے پھلوں کو بچالیں تو یہ ہمارے کھانے کے کام آئے گا۔ پھر یہ سوچنے لگے: کہ مسافروں کو کس طرح منع کیا جائے؟ آخر یہ طے ہوا کہ یہ قانون بنالیا جائے کہ ہمارے علاقے میں جو بھی اجنبی شخص آئے، جس کو یہ پہچانتے نہ ہوں، اس کو پکڑ کر اس سے بدفعلی کرو اور اسے خوب مارو پیٹو، زمین پر گھسیٹو جب ایسا رویہ اپنایا جائے گا تو کوئی شخص بھی تمہارے شہر کی جانب نہیں آئے گا (جب ان لوگوں نے یہ طے کرلیا تو) شیطان ایک انتہائی حسین وجمیل خوبرولڑکے کی شکل میں اس پہاڑ پر ان کے پاس آیا لوگوں نے اس کو دیکھ لیا اور اسے پکڑ کر اس کے ساتھ بدفعلی بھی کی اور بہت مارا پیٹا پھر وہ چلا گیا۔ اس کے بعد جو بھی اس طرف آتا، یہ لوگ اس کے ساتھ یہی سلوک کرتے۔ یہ ان کا طریقہ کار بن چکا تھا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو ان کی جانب بھیجا۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ان کو اس عمل سے روکا اور ان کو عذاب الٰہی سے ڈرایا اور کہا: کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی۔ پھر اس کے بعد حضرت وہب نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے باقی حدیث بیان کی۔

4059۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَعَنْ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَعَنْ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْفُوْعًا، قَالَ: لَمَّا خَرَجَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ عِنْدِ اِبْرَاهِيمَ نَحْوَ قَرْيَةِ لُوْطٍ وَاَتَوْهَا نِصْفَ النَّهَارِ، فَلَمَّا بَلَغُوا نَهَرَ سَدُومٍ لَقُوا ابْنَةَ لُوْطٍ تَسْتَقِي مِنَ الْمَاءِ لاَهْلِهَا وَكَانَ لَهُ ابْنَتَانِ، فَقَالُوْا لَهَا: يَا جَارِيَةُ، هَلْ مِنْ مَنْزِلٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، مَكَانَكُمْ لا تَدْخُلُوْا حَتّٰى آتِيَكُمْ، فَاَتَتْ اَبَاهَا، فَقَالَتْ: يَا اَبَتَاهُ اَدْرِكْ فِتْيَانًا عَلٰى بَابِ الْمَدِيْنَةِ مَا رَاَيْتُ وُجُوهَ قَوْمٍ هِيَ اَحْسَنُ مِنْهُمْ لا يَاْخُذُهُمْ قَوْمُكَ فَيَفْضَحُوهُمْ، وَقَدْ كَانَ قَوْمُهُ نَهَوْهُ اَنْ يُضِيفَ رَجُلًا، حَتّٰى قَالُوْا: حَلَّ عَلَيْنَا، فَلْيُضَيِّفِ الرِّجَالَ، فَجَاءَ هُمْ وَلَمْ يَعْلَمْ اَحَدًا اِلَّا بَيْتَ اَهْلِ لُوْطٍ، فَخَرَجَتِ امْرَاَتُهُ فَاَخْبَرَتْ قَوْمَهُ، قَالَتْ: اِنَّ فِي بَيْتِ لُوْطٍ رِجَالًا مَا رَاَيْتُ مِثْلَ وُجُوهِهِمْ قَطُّ، فَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ، فَلَمَّا اَتَوْهُ، قَالَ لَهُمْ لُوْطٌ: يَا قَوْمِ، اتَّقُوا اللّٰهَ وَلا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ هٰؤُلاءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ مِمَّا تُرِيْدُوْنَ، قَالُوْا لَهُ: اَوَلَمْ نَنْهَكَ اَنْ تُضَيِّفَ الرِّجَالَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ مَا لَنَا فِيْ بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ، وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ، فَلَمَّا لَمْ يَقْبَلُوْا مِنْهُ مَا عَرَضَهُ عَلَيْهِمْ، قَالَ: لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ، يَقُوْلُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: لَوْ اَنَّ لِيْ اَنْصَارًا يَنْصُرُوْنِيْ عَلَيْكُمْ اَوْ عَشِيْرَةً تَمْنَعُنِيْ مِنْكُمْ لَحَالَتْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ مَا جِئْتُمْ تُرِيْدُوْنَهُ مِنْ اَضْيَافِيْ، وَلَمَّا قَالَ لُوْطٌ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ، بَسَطَ حِيْنَئِذٍ جِبْرِيْلُ جَنَاحَيْهِ فَفَقَا اَعْيُنَهُمْ وَخَرَجُوا يَدُوسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِيْ اٰثَارِ بَعْضٍ عُمْيَانًا، يَقُوْلُوْنَ: النَّجَا النَّجَا، فَاِنَّ فِيْ بَيْتِ لُوْطٍ اَسْحَرَ قَوْمٍ فِي الْاَرْضِ، فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا اَعْيُنَهُمْ وَقَالُوْا: يَا لُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوْا اِلَيْكَ، فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَلا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ فَاتَّبِعْ

اٰثَارَ اَهْلِكَ، يَقُوْلُ :وَامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ، فَاَخْرَجَهُمُ اللّٰهُ اِلَى الشَّامِ، وَقَالَ لُوْطٌ : اَهْلِكُوْهُمُ السَّاعَةَ، فَقَالُوْا : اِنَّا لَمْ نُؤْمَرْ اِلَّا بِالصُّبْحِ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ، فَلَمَّا اَنْ كَانَ السَّحَرُ خَرَجَ لُوْطٌ وَاَهْلُهُ عَدَا امْرَاَتِهِ، فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : اِلَّا اٰلَ لُوْطٍ نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جب فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے، حضرت لوط علیہ السلام کے شہر کی جانب روانہ ہوئے تو دوپہر کے وقت وہاں آپہنچے، جب وہ نہر سدوم پر پہنچے تو ان کی ملاقات حضرت لوط علیہ السلام کی صاحبزادی کے ساتھ ہوئی، جو اپنے گھر والوں کے لئے پانی بھر رہی تھی۔ حضرت لوط علیہ السلام کی دو بیٹیاں تھیں، فرشتوں نے ان سے کہا: کوئی رہنے کی جگہ ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ لیکن جب تک میں واپس نہ آؤں تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہنا۔ وہ اپنے والد کے پاس آئیں اور بولی: ابا جان شہر کے دروازے پر چند نوجوانوں کو میں نے دیکھا ہے، وہ اس قدر حسین ہیں کہ میں نے آج تک ان جیسا حسین نہیں دیکھا، کہیں وہ آپ کی قوم کے ہاتھ نہ چڑھ جائیں اور وہ ان کو رسوا نہ کر دیں۔ آپ کی قوم نے آپ کو مرد مہمان ٹھہرانے سے منع کیا ہوا تھا حتیٰ کہ انہوں نے کہہ رکھا تھا کہ مردوں کی مہمان نوازی ہم پر واجب ہے۔ چنانچہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے ہاں آ گئے اور ان کے گھر والوں کے علاوہ اور کسی کو ان کا پتہ نہ چلا۔ تو حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی گھر سے نکلی اور ان کی قوم کو سب کچھ بتا دیا کہ لوط علیہ السلام کے گھر میں کچھ مرد ہیں، میں نے ان جیسا حسین چہرہ کبھی نہیں دیکھا، تو ان کی قوم دوڑتی ہوئی ان کے پاس آئی، جب آپ کے پاس آئے تو حضرت لوط علیہ السلام نے ان سے کہا: یہ میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں، یہ تمہارے ارادوں کے مطابق تمہارے لئے ستھری ہیں۔ انہوں نے کہا: کیا ہم نے تمہیں مردوں کو مہمان ٹھہرانے سے منع نہیں کیا تھا؟ آپ جانتے ہیں کہ تمہاری (قوم کی) بیٹیوں میں ہمارا کوئی حق نہیں ہے اور ہمارے جذبات کو تم خوب اچھی طرح جانتے ہو۔ جب انہوں نے حضرت لوط علیہ السلام کی ہر بات ماننے سے انکار کر دیا تو حضرت لوط علیہ السلام بولے: اے کاش مجھے تمہارے مقابل زور ہوتا یا کسی مضبوط پائے کی پناہ لیتا۔ آپ کہہ رہے تھے: کاش میرا کوئی مددگار ہوتا جو تمہارے خلاف میری مدد کرے یا میرا خاندان ہوتا جو تم سے میرا دفاع کرتا تو وہ تمہیں اس ارادے میں کامیاب ہونے سے روک لیتا جو تم نے میرے مہمانوں کے بارے میں کر رکھا ہے اور جب حضرت لوط علیہ السلام نے کہا: کاش مجھے تمہارے مقابل زور ہوتا یا کسی مضبوط پائے کی پناہ لیتا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنے بازو پھیلائے اور ان لوگوں کی آنکھوں کو پھوڑ ڈالا تو وہ اندھے ہو کر ایک دوسرے کو پاؤں سے روندتے ہوئے، بچاؤ بچاؤ کا شور مچاتے ہوئے وہاں سے بھاگے کہ لوط علیہ السلام کے گھر میں دنیا کے سب سے بڑے جادوگر موجود ہیں۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَا اَعْيُنَهُمْ(القمر : 37)

''انہوں نے اسے اس کے مہمانوں سے پھسلانا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھیں میٹ دیں''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

فرشتے بولے: ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں، وہ تم تک نہیں پہنچ سکتے تو اپنے گھر والوں کو راتوں رات لے جاؤ اور تم

میں کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے سوائے تمہاری عورت کے، اسے بھی وہیں پہنچنا ہے، جو انہیں پہنچے گا۔ آپ اپنے اہل کے پیچھے پیچھے چلیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جہاں کا حکم ہے سیدھے چلے جایئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو شام کی طرف نکالا اور لوط علیہ السلام نے کہا: ان کو اسی وقت ہلاک کر دیں۔ فرشتوں نے جواب دیا: ہمیں تو صبح کے وقت کا حکم دیا گیا ہے، کیا صبح قریب نہیں ہے۔ جب سحری کا وقت ہوا تو حضرت لوط علیہ السلام، اپنے بیوی بچوں کو لے کر نکل پڑے۔ یہ ہے مطلب اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا:

إِلَّا آلَ لُوطٍ نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ (القمر: 34)

''سوائے لوط کے گھر والوں کے ہم نے انہیں پچھلے پہر بچالیا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ هُوْدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4060۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَةَ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ هُوْدٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا جَلْدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ھود علیہ السلام کا ذکر

✧✧ ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (اللہ کے) نبی حضرت ہود علیہ السلام، مضبوط اور قوی مرد تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4061۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غِيَاثٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ اَنْبَاَ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ اِنَّهُ لَمْ تُهْلَكْ اُمَّةٌ اِلَّا لَحِقَ نَبِيُّهَا بِمَكَّةَ فَيَعْبُدُ فِيهَا حَتّٰى يَمُوْتَ وَاَنَّ قَبْرَ هُوْدٍ بَيْنَ الْحَجَرِ وَزَمْزَمَ

✧✧ ۔حضرت عبدالرحمٰن بن سابط فرماتے ہیں: جو امت بھی ہلاک ہوئی ان کا نبی مکۃ المکرمہ میں آ کر وفات تک عبادت الٰہی میں مشغول رہا اور حضرت ھود علیہ السلام کی قبر حجر اسود اور زمزم کے درمیان ہے۔

4062۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ شَبَوَيْهِ الرَّئِيسُ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لِرَجُلٍ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ هَلْ رَاَيْتَ كَثِيْبًا اَحْمَرَ يُخَالِطُهُ مَدَرَةٌ حَمْرَاءُ وَسِدْرٌ كَثِيْرٌ بِنَاحِيَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَاللّٰهِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّكَ لَتَنْعَتُهُ نَعْتَ رَجُلٍ قَدْ رَآهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ حُدِّثْتُ عَنْهُ قَالَ الْحَضْرَمِيُّ وَمَا شَانُهُ يَا اَمِيْرَ

الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فِيهِ قَبْرُ هُودٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ -ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضر موت کے ایک آدمی سے کہا: کیا تو نے سرخ رنگ کا ریت کا ٹیلہ دیکھا ہے، جس میں سرخ رنگ کی مٹی ملی ہوئی اور جس کے اردگرد یوں یوں بہت ساری بیریاں ہیں۔ اس نے کہا: خدا کی قسم! اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! آپ نے تو اس شخص کی طرح تمام اوصاف بیان کر دیئے ہیں جس نے اس کو دیکھا ہو۔ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ مجھے تو اس کے متعلق بتایا گیا ہے۔ حضرمی کہتے ہیں: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! اس کی شان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں حضرت ہود علیہ السلام کی قبر ہے۔

4063- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الاِسْفِرَايِنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنِ اِدْرِيسَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ وَسُئِلَ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ هُودٍ اَكَانَ اَبُو الْيَمَنِ الَّذِي وَلَدَ لَهُمْ فَقَالَ وَهْبٌ لاَ وَلٰكِنَّهُ اَخُو الْيَمَنِ وَفِي التَّوْرَاةِ يُنْسَبُ اِلٰى نُوحٍ فَلَمَّا كَانَتِ الْعَصَبِيَّةُ بَيْنَ الْعَرَبِ وَفَخَرَتْ مُضَرُ بِاَبِيهَا اِسْمَاعِيلَ اِدَّعَتِ الْيَمَنُ هُودًا اَبًا لِتَكُونَ وُلْدًا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ وَوُلَادِهِ فِيهِمْ وَلَيْسَ بِاَبِيهِمْ وَلٰكِنَّهُ اَخُوهُمْ وَاِنَّمَا بُعِثَ اِلٰى عَادٍ وَكَانَ وَهْبٌ لاَ يُسَمِّي عَادًا قَدْ حَالَهُمْ وَلَا يُنْسَبُ قَبَائِلُهُمْ وَلَا يَأْمُرُ اَشْعَارَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْاَرْضِ اُمَّةٌ كَانُوا اَكْثَرَ مِنْهُمْ عَدَدًا وَلَا اَعْظَمَ مِنْهُمْ اَجْسَامًا وَّلَا اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَلَمَّا رَاَوُا الرِّيحَ قَدْ اَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ قَالُوا لِهُودٍ تُخَوِّفُنَا بِالرِّيحِ فَجَمَعُوا ذُرَارِيَّهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَدَوَابَّهُمْ فِي شِعْبٍ ثُمَّ قَامُوا عَلٰى بَابِ ذٰلِكَ الشِّعْبِ يَرُدُّونَ الرِّيحَ عَنْ اَمْوَالِهِمْ وَاَهْلِيهِمْ فَدَخَلَتِ الرِّيحُ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْاَرْضِ حَتّٰى قَلَعَتْهُمْ قَالَ وَهْبٌ وَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ هُودَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِبَاحِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَادِ بْنِ عَوْصِ بْنِ اِرَمِ بْنِ سَامِ بْنِ نُوحٍ كَانَ كُلُّ رَمَلٍ وَضَعَهُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبِلَادِ كَانَ مَسَاكِنَ عَادٍ فِي رِمَالِهَا وَكَانَتْ بِلَادُ عَادٍ اَخْصَبَ بِلَادِ الْعَرَبِ وَاَكْثَرَ رِيفًا وَاَنْهَارًا وَجِنَانًا فَلَمَّا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَتَوْا عَنِ اللّٰهِ وَكَانُوا اَصْحَابَ اَوْثَانٍ يَعْبُدُونَهَا مِنْ دُونِ اللّٰهِ اَرْسَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ

✧✧ -حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضرت ہود علیہ السلام یمن کے والد تھے؟ تو حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ بلکہ وہ یمن کے بھائی تھے اور توراۃ میں ان کا نسب حضرت نوح علیہ السلام کی طرف کیا گیا ہے اور چونکہ اہل عرب میں تعصب پایا جاتا تھا اور مضر اپنے باپ حضرت اسماعیل علیہ السلام پر فخر کیا کرتے تھے تو انہوں نے یمن کے حضرت ہود علیہ السلام کے باپ ہونے کا دعویٰ کر دیا تا کہ وہ انبیاء کی اولاد میں ثابت ہوں اور ان کی اولاد ان میں ثابت ہو۔ حالانکہ حضرت ہود علیہ السلام یمن کے والد نہیں ہیں بلکہ ان کے بھائی ہیں اور حضرت ہود علیہ السلام کو عاد کی طرف مبعوث فرمایا۔ حضرت وہب رضی اللہ عنہ، عاد کا نام نہیں بیان کرتے تھے اور نہ ان کے قبائل کا نسب بیان کرتے تھے اور نہ ان کے اشعار کا حکم دیتے تھے حالانکہ زمین پر ان سے زیادہ کثرت والی ان کے سوا کوئی امت نہیں۔ اور نہ ہی ان سے زیادہ مضبوط جسم والی کوئی امت تھی۔ اور نہ ان سے زیادہ مضبوط پکڑ والی کوئی امت ہے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ آندھی ان کی جانب آ رہی ہے تو انہوں نے حضرت ہود علیہ السلام سے کہا: تو ہمیں آندھی سے ڈراتا ہے؟ تو انہوں نے اپنے

بچوں، جانوروں اور اپنے مالوں کو ایک غار میں جمع کرلیا اور اس غار کے منہ پر کھڑے ہوکر آندھی کو اپنے مالوں اور بچوں سے روکنے لگے تو آندھی ان کے قدموں کی جانب سے اندر داخل ہوئی اور ان کو تباہ کردیا۔

حضرت وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب ھود بن عبداللہ بن رباح بن الحارث بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو تمام شہروں کے ٹیلوں میں قوم عاد کی رہائشیں تھیں اور عاد کے علاقے تمام بلاد عرب میں سے سب سے زیادہ سرسبز وشاداب تھے اور وہاں پر سبزہ، نہریں اور باغات بکثرت تھے۔ جب اللہ تعالیٰ ان پر ناراض ہوا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور وہ اللہ تعالیٰ کی بجائے بتوں کی عبادت کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر خشک آندھی بھیجی۔

4064۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَحْمَسِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنِي مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي مُدْرِكٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ هُوْدٌ اَشْبَهَ النَّاسِ بِآدَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

✧✧۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت ھود علیہ السلام، حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ سب لوگوں سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

ذِكْرُ صَالِحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4065۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ نَوْفٍ الشَّامِيِّ اَنَّ صَالِحَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَرَبِ لَمَّا اَهْلَكَ اللّٰهُ عَادًا وَانْقَضٰى اَمْرُهَا عَمَرَتْ ثَمُوْدُ بَعْدَهَا فَاسْتَخْلَفُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْتَشَرُوْا ثُمَّ عَتَوْا عَلَى اللّٰهِ فَلَمَّا ظَهَرَ فَسَادُهُمْ وَعَبَدُوْا غَيْرَ اللّٰهِ بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ صَالِحًا وَكَانُوْا قَوْمًا عُرْبًا وَهُوَ مِنْ اَوْسَطِهِمْ نَسَبًا وَاَفْضَلِهِمْ مَوْضِعًا وَكَانَتْ مَنَازِلُهُمُ الْحِجْرُ اِلٰى قُرْحٍ وَهُوَ وَادِي الْقُرٰى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيْلًا فِيْمَا بَيْنَ الْحِجْرِ اِلَى الْحِجَازِ فَبَعَثَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ غُلَامًا شَابًّا فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ حَتّٰى شَمِطَ وَكَبُرَ وَلَا يَتْبَعُهُ مِنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ مُسْتَضْعَفُوْنَ فَهَلَكَتْ عَادٌ وَثَمُوْدُ وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ مِنْ تِلْكَ الْاُمَمِ وَكَانُوْا مِنْ وُلْدِ لَاوَذَ بْنِ سَامِ بْنِ نُوْحٍ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ نُوْحٍ وَاِبْرَاهِيْمَ نَبِيٌّ قَبْلَهُ يَعْنِي قَبْلَ اِبْرَاهِيْمَ اِلَّا هُوْدٌ وَصَالِحٌ

حضرت صالح علیہ السلام کا تذکرہ

✧✧۔ حضرت نوف شامی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت صالح علیہ السلام عرب سے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو ہلاک کردیا اور ان کا قصہ تمام ہوگیا تو ان کے بعد قوم ثمود کو آباد کیا گیا، یہ لوگ زمین میں بسنے لگے اور (دور دور تک) پھیل گئے۔ پھر انہوں نے بھی سرکشی کی۔ جب ان کا فساد بڑھ گیا اور یہ لوگ غیر خدا کی عبادت کرنے لگ گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ یہ قوم عرب تھی جبکہ حضرت صالح علیہ السلام ان میں متوسط خاندان سے تعلق رکھتے تھے جبکہ سب سے

اعلیٰ مقام پر رہتے تھے، ان کی آبادی حجر سے قرع کی طرف تھی اور قرع وہ وادی القریٰ ہے جو حجر سے حجاز تک اٹھارہ میل تک پھیلی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب ایک نوجوان لڑکے کو مبعوث فرمایا۔ وہ اپنے بال سفید ہونے تک ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا رہا لیکن سوائے ایک چھوٹی سی ضعیف جماعت کے اور کوئی بھی اس پر ایمان نہ لایا۔ تو قوم ثمود اور عاد اور دیگر امتیں جو انہیں سے تعلق رکھتی تھیں سب کو ہلاک کر دیا گیا اور یہ لوگ لاوذ بن سام بن نوح کی اولاد میں سے تھے اور نوح علیہ السلام کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے صرف ھود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام ہی نبی ہوئے ہیں۔

4066۔ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِیُّ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُمَیْدِ بْنِ الرَّبِیعِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِی مُدْرِكٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ كَانَ صَالِحٌ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ یُشْبِهُ بِعِیْسَى بْنِ مَرْیَمَ اَحْمَرَ اِلَى الْبَیَاضِ مَا هُوَ سَبْطُ الرَّاْسِ

✧✧۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت صالح علیہ السلام تھے۔ آپ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے (آپ کا رنگ) سرخی مائل سفید تھا اور آپ لٹکتے ہوئے بالوں والے تھے۔

4067۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفِرَائِیْنِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنِ اِدْرِیْسَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ حَدِیْثُ صَالِحِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ ثَمُوْدَ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَامِ بْنِ نُوْحٍ قَالَ وَهْبٌ اَنَّ اللّٰهَ بَعَثَ صَالِحًا اِلَى قَوْمِهٖ حِیْنَ رَاهَقَ الْحُلُمَ وَكَانَ رَجُلًا اَحْمَرَ اِلَى الْبَیَاضِ سَبْطَ الشَّعْرِ وَكَانَ یَمْشِی حَافِیًا كَمَا كَانَ عِیْسَى بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ لَا یَتَّخِذُ حِذَاءً وَلَا یَدَّهِنُ وَلَا یَتَّخِذُ بَیْتًا وَلَا مَسْكَنًا وَلَا یَزَالُ مَعَ نَاقَةِ رَبِّهٖ حَیْثُمَا تَوَجَّهَتْ تَوَجَّهَ مَعَهَا وَحَیْثُمَا نَزَلَتْ نَزَلَ مَعَهَا وَكَانَ قَدْ صَامَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا قَبْلَ اَنْ تُعْقَرَ النَّاقَةُ وَكَانَتْ عَلَى یَدِهِ الْیُمْنَى شَامَّةٌ عَلَامَةٌ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ عَامًا یَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ مِنْ لَّدُنْ كَانَ غُلَامًا اِلَى اَنْ شَمَطَ وَهُمْ لَا یَزْدَادُوْنَ اِلَّا طُغْیَانًا

✧✧۔ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت صالح علیہ السلام کا نسب یوں بیان فرمایا ہے۔

صالح بن عبید بن جابر بن ثمود بن جابر بن سام بن نوح ۔

حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو بالغ ہوتے ہی ان کی قوم کی طرف مبعوث فرما دیا تھا آپ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، آپ کے سر کے بال سیدھے تھے، آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ننگے پاؤں رہا کرتے تھے، آپ نہ جوتے پہنتے تھے، نہ تیل لگاتے تھے، نہ انہوں نے اپنا کوئی مکان بنایا نہ کوئی خاص ٹھکانہ بنایا۔ آپ ہمیشہ اپنے رب کی اونٹنی کے ہمراہ رہتے تھے، وہ جدھر کا رخ کرتی، آپ بھی اس کے ساتھ جاتے اور جہاں وہ ٹھہرتی، آپ بھی وہیں قیام کرتے۔ اونٹنی کے قتل کئے جانے سے پہلے چالیس دن تک آپ روزے سے رہے اور آپ کے دائیں ہاتھ پر تل کا نشان تھا۔ آپ اپنی بلوغت سے بالوں میں چاندی آنے تک چالیس سال کا عرصہ ان میں رہے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے رہے لیکن ان لوگوں کی مسلسل سرکشی بڑھتی

رہی۔

4068۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ كَعْبٍ الْحَلَبِيُّ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ :نَزَلْنَا الْحِجْرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَانَ عَمِلَ مِنْ هٰذَا الْمَاءِ طَعَامًا فَلْيُلْقِهِ، قَالَ :فَمِنْهُمْ مَنْ عَجَنَ الْعَجِينَ، وَمِنْهُمْ مَنْ حَاسَ الْحَيْسَ فَاَلْقَوْهُ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيثِ جُوَيْرِيَةَ بْنِ اَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِجْرَ ثَمُودَ، بِغَيْرِ هٰذِهِ الْاَلْفَاظِ

✧✧ ۔حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر ہم نے مقام حجر میں پڑاؤ ڈالا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس جس نے اس پانی سے کھانا تیار کیا ہو، وہ پھینک دے۔ تو ان میں سے کچھ لوگوں نے آٹا گوندھا تھا اور کچھ نے حیس (کھجور، گھی اور ستو کا کھانا) تیار کر لیا تھا، تو سب نے پھینک دیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے جویریہ بن اسماء کی حدیث حضرت نافع کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثمود کے مقام حجر میں ٹھہرے تاہم اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

4069۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا جَدِّي، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ، قَالَ :قُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا حَدِيثَ ثَمُودَ، فَقَالَ :اُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمُودَ، وَكَانَتْ ثَمُودُ قَوْمَ صَالِحٍ اَعْمَرَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا، فَطَالَ اَعْمَارَهُمْ حَتّٰى جَعَلَ اَحَدُهُمْ يَبْنِي الْمَسْكَنَ مِنَ الْمَدَرِ، فَيَنْهَدِمُ وَالرَّجُلُ مِنْهُمْ حَيٌّ، فَلَمَّا رَاَوْا ذٰلِكَ اتَّخَذُوا مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَرِهِينَ، فَنَحَتُوهَا وَجَابُوهَا وَجَوَّفُوهَا، وَكَانُوْا فِي سَعَةٍ مِنْ مَعَائِشِهِمْ، فَقَالُوْا :يَا صَالِحُ، ادْعُ لَنَا رَبَّكَ لِيُخْرِجَ لَنَا آيَةً نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَدَعَا صَالِحٌ رَبَّهُ فَاَخْرَجَ لَهُمُ النَّاقَةَ، وَكَانَ شِرْبُهَا يَوْمًا وَشِرْبُهُمْ يَوْمًا مَعْلُومًا، فَاِذَا كَانَ يَوْمُ شِرْبِهَا خَلُّوا عَنْهَا، وَعَنِ الْمَاءِ وَحَلَبُوْا عَنْهَا الْمَاءَ، فَمَلَئُوا كُلَّ اِنَاءٍ وَوِعَاءٍ وَسِقَاءٍ، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى صَالِحٍ اَنَّ قَوْمَكَ سَيَعْقِرُوْنَ نَاقَتَكَ، فَقَالَ لَهُمْ، فَقَالُوْا :مَا كُنَّا لِنَفْعَلَ، قَالَ : اِنْ لَمْ تَعْقِرُوْهَا اَنْتُمْ يُوشِكُ اَنْ يُوْلَدَ فِيكُمْ مَوْلُوْدٌ يَعْقِرُهَا، قَالَ :مَا عَلَامَةُ ذٰلِكَ الْمَوْلُوْدِ فَوَاللّٰهِ لَا نَجِدُهُ اِلَّا قَتَلْنَاهُ، قَالَ :فَاِنَّهُ غُلَامٌ اَشْقَرُ اَزْرَقُ اَصْهَبُ، قَالَ :وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ شَيْخَانِ عَزِيزَانِ مَنِيعَانِ لِاَحَدِهِمَا ابْنٌ يَرْغَبُ عَنِ الْمَنَاكِحِ وَلِلْآخَرِ ابْنَةٌ لَا يَجِدُ لَهَا كُفُوًا فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا مَجْلِسٌ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ :مَا مَنَعَكَ اَنْ تُزَوِّجَ ابْنَكَ ؟ قَالَ :لَا اَجِدُ لَهُ كُفُوًا، قَالَ:فَاِنَّ ابْنَتِي كُفْءٌ لَهُ وَاَنَا اُزَوِّجُ ابْنَكَ، فَزَوَّجَهُ فَوُلِدَ بَيْنَهُمَا ذٰلِكَ الْمَوْلُوْدُ،

وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ ثَمَانِيَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْاَرْضِ وَلا يُصْلِحُونَ، قَالَ لَهُمْ صَالِحٌ : اِنَّمَا يَعْقِرُهَا مَوْلُوْدٌ فِيكُمْ، فَاخْتَارُوا ثَمَانِيَةَ نِسْوَةٍ قَوَابِلَ مِنَ الْقَرْيَةِ وَجَعَلُوْا مَعَهُمْ شَرْطًا فَكَانُوْا يَطُوفُوْنَ فِي الْقَرْيَةِ، فَإِذَا وَجَدُوْا امْرَاَةً تُمْخَضُ نَظَرُوا مَا وَلَدُهَا، فَإِنْ كَانَ غُلامًا فَلَبِثُوا يَنْظُرُوْنَ مَا هُوَ، وَإِنْ كَانَتْ جَارِيَةً اَعْرَضُوْا عَنْهَا، فَلَمَّا وَجَدُوْا ذٰلِكَ الْمَوْلُودَ صَرَخْنَ النِّسْوَةُ، قُلْنَ هٰذَا الَّذِيْ يُرِيدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَالِحٌ، فَارَادَ الشُّرْطُ اَنْ يَّاْخُذُوْهُ فَحَالَ جَدَّاهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ، وَقَالُوْا : اِنْ كَانَ صَالِحٌ اَرَادَ هٰذَا قَتَلْنَاهُ، وَكَانَ شَرَّ مَوْلُودٍ، وَكَانَ يَشُبُّ فِي الْيَوْمِ شَبَابَ غَيْرِهِ فِي الْجُمُعَةِ، وَيَشِبُّ فِي الْجُمُعَةِ شَبَابَ غَيْرِهِ فِي الشَّهْرِ، وَيَشِبُّ فِي الشَّهْرِ شَبَابَ غَيْرِهِ فِي السَّنَةِ، فَاجْتَمَعَ الثَّمَانِيَةُ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْاَرْضِ وَلا يُصْلِحُونَ وَالشَّيْخَانِ، فَقَالُوْا :نَسْتَعْمِلُ عَلَيْنَا هٰذَا الْغُلامَ لِمَنْزِلَتِهِ وَشَرَفِ جَدَّيْهِ، فَكَانُوْا تِسْعَةً، وَكَانَ صَالِحٌ لا يَنَامُ مَعَهُمْ فِي الْقَرْيَةِ بَلْ كَانَ فِي الْبَرِيَّةِ فِيْ مَسْجِدٍ، يُقَالُ لَهُ :مَسْجِدُ صَالِحٍ فِيهِ يَبِيتُ بِاللَّيْلِ، فَإِذَا اَصْبَحَ اَتَاهُمْ فَوَعَظَهُمْ وَذَكَّرَهُمْ، وَإِذَا اَمْسٰى خَرَجَ فِيهِ يَبِيتُ بِاللَّيْلِ فَبَاتَ فِيهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَلَمَّا اَرَادُوْا اَنْ يَّمْكُرُوا بِصَالِحٍ مَشَوْا حَتّٰى اَتَوْا عَلٰى شِرْبٍ عَلٰى طَرِيقِ صَالِحٍ، فَاخْتَبَاَ فِيهِ ثَمَانِيَةٌ، وَقَالُوْا : اِذَا خَرَجَ عَلَيْنَا قَتَلْنَاهُ وَاَتَيْنَا اَهْلَهُ فَبَيَّتْنَاهُمْ، فَاَمَرَ اللّٰهُ الْاَرْضَ فَاسْتَوَتْ عَلَيْهِمْ فَاجْتَمَعُوا وَمَشَوْا اِلَى النَّاقَةِ وَهِيَ عَلٰى حَوْضِهَا قَائِمَةٌ، فَقَالَ الشَّقِيُّ لِاَحَدِهِمْ :ائْتِهَا فَاعْقِرْهَا، فَاَتَاهَا، فَتَعَاظَمَهُ ذٰلِكَ، فَاَضْرَبَ عَنْ ذٰلِكَ، فَبَعَثَ اٰخَرَ، فَاَعْظَمَ ذٰلِكَ فَجَعَلَ لا يَبْعَثُ رَجُلا اِلَّا يُعَاظِمُهُ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِهَا حَتّٰى مَشٰى اِلَيْهَا وَتَطَاوَلَ فَضَرَبَ عُرْقُوْبَهَا، فَوَقَعَتْ تَرْكُضُ، فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنْهُمْ صَالِحًا، فَقَالَ : اَدْرِكِ النَّاقَةَ فَقَدْ عُقِرَتْ فَاَقْبَلَ وَخَرَجُوا يَتَلَقَّوْنَهُ :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّمَا عَقَرَهَا فُلانٌ لا ذَنْبَ لَنَا، قَالَ :انْظُرُوا هَلْ تُدْرِكُوْنَ فَصِيلَهَا، فَإِنْ اَدْرَكْتُمُوْهُ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْفَعَ عَنْكُمُ الْعَذَابَ، فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَهُ وَلَمَّا رَاَى الْفَصِيلُ اُمَّهُ تَضْطَرِبُ اَتٰى جَبَلا يُقَالُ لَهُ الْغَارَةُ قَصِيرًا، فَصَعِدَ وَذَهَبُوْا يَاْخُذُوْهُ، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَى الْجَبَلِ فَطَارَ فِي السَّمَآءِ حَتّٰى مَا يَنَالُهُ الطَّيْرُ، قَالَ:وَدَخَلَ صَالِحٌ الْقَرْيَةَ، فَلَمَّا رَآهُ الْفَصِيلُ بَكٰى حَتّٰى سَالَتْ دُمُوعُهُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ صَالِحًا فَرَغَا رَغْوَةً، ثُمَّ رَغَا اُخْرٰى، ثُمَّ رَغَا اُخْرٰى، فَقَالَ صَالِحٌ :لِكُلِّ رَغْوَةٍ اَجَلُ يَوْمٍ تَمَتَّعُوا فِيْ دَارِكُمْ ثَلاثَةَ اَيَّامٍ، ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ، اِلَّا اَنَّ اٰيَةَ الْعَذَابِ اَنَّ الْيَوْمَ الْاَوَّلَ تُصْبِحُ وُجُوهُهُمْ مُصْفَرَّةً، وَالْيَوْمَ الثَّانِيْ مُحْمَرَّةً، وَالْيَوْمَ الثَّالِثَ مُسْوَدَّةً، فَلَمَّا اَصْبَحُوا اِذَا وُجُوهُهُمْ كَاَنَّمَا طُلِيَتْ بِالْخَلُوقِ صَغِيرُهُمْ وَكَبِيرُهُمْ ذَكَرُهُمْ وَاِنَاثُهُمْ، فَلَمَّا اَمْسَوْا صَاحُوا بِاَجْمَعِهِمْ، اَلا قَدْ مَضٰى يَوْمٌ مِّنَ الْاَجَلِ وَحَضَرَكُمُ الْعَذَابُ، فَلَمَّا اَصْبَحُوا يَوْمَ الثَّانِيْ اِذَا وُجُوهُهُمْ مُحْمَرَّةٌ كَاَنَّمَا خُضِبَتْ بِالدِّمَاءِ، فَصَاحُوا وَضَجُّوا وَبَكَوْا وَعَرَفُوا اَنَّهُ الْعَذَابُ، فَلَمَّا اَمْسَوْا صَاحُوا بِاَجْمَعِهِمْ اَلا قَدْ مَضٰى يَوْمَانِ مِنَ الْاَجَلِ وَحَضَرَكُمُ الْعَذَابُ، فَلَمَّا اَصْبَحُوا الْيَوْمَ الثَّالِثَ، اِذَا وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ كَاَنَّمَا طُلِيَتْ بِالْقَارِ، فَصَاحُوا جَمِيعًا اَلا قَدْ حَضَرَكُمُ الْعَذَابُ فَتَكَفَّنُوْا وَتَحَنَّطُوا وَكَانَ حَنُوطَهُمُ الصَّبْرُ وَالْمُرُّ، وَكَانَتْ اَكْفَانُهُمُ الْاَنْطَاعَ، ثُمَّ اَلْقَوْا اَنْفُسَهُمْ بِالْاَرْضِ، فَجَعَلُوْا يُقَلِّبُونَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ مَرَّةً وَاِلَى

الْاَرْضِ مَرَّةً لا يَدْرُوْنَ مِنْ حَيْثُ يَاْتِيهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ مِنَ السَّمَآءِ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ مِنَ الْاَرْضِ خُشَّعًا وَفُرُقًا، فَلَمَّا اَصْبَحُوا الْيَوْمَ الرَّابِعَ اَتَتْهُمْ صَيْحَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ فِيهَا صَوْتُ كُلِّ صَاعِقَةٍ وَصَوْتُ كُلِّ شَيْءٍ لَهُ صَوْتٌ فِي الْاَرْضِ فَتَقَطَّعَتْ قُلُوبُهُمْ فِي صُدُورِهِمْ، فَاَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ، هٰذَا حَدِيْثٌ جَامِعٌ لِذِكْرِ هَلَاكِ اٰلِ ثَمُودَ تَفَرَّدَ بِهِ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، وَلَيْسَ لَهُ اِسْنَادٌ غَيْرَهَا، وَلَمْ يَسْتَغْنِ عَنْ اِخْرَاجِهِ، وَلَهُ شَاهِدٌ عَلٰى سَبِيلِ الاخْتِصَارِ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ دَلَّ عَلٰى صِحَّةِ الْحَدِيْثِ الطَّوِيلِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ ۔شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں قوم ثمود کا واقعہ سنائیں۔انہوں نے کہا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا قوم ثمود کا قصہ سناتا ہوں۔ثمود، حضرت صالح علیہ السلام کی قوم تھی۔اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا میں بہت لمبی لمبی عمریں عطا فرمائی تھیں حتیٰ کہ کوئی مٹی کا مکان بنالیتا تو وہ (اپنی عمر پوری کر کے) مغموم ہو جاتا لیکن ان بنانے والوں میں سے ابھی بھی کوئی نہ کوئی زندہ ہوتا تھا۔اسی وجہ سے وہ پہاڑوں میں مکانات بنا کر خوش ہوتے تھے۔انہوں نے پہاڑوں کو ہموار کیا اور ان کو تراش تراش کر گہرا کر لیا۔یہ لوگ بہت خوش عیش تھے۔انہوں نے کہا: اے صالح علیہ السلام! آپ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لئے کوئی ایسی نشانی ظاہر کر دے جس سے ہم جان جائیں کہ آپ واقعی اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔چنانچہ حضرت صالح علیہ السلام نے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک اونٹنی نکال دی۔گھاٹ سے پانی پینے کے لئے ایک دن اونٹنی کا اور ایک دن ان لوگوں کا مقرر تھا۔جو دن اونٹنی کا ہوتا اس دن لوگ اونٹنی اور پانی سے ہٹ جاتے اور اس کا دودھ دوہتے (اور اس کا دودھ اتنا ہوتا کہ) کہ وہ لوگ اپنے تمام برتن مشکیزے اور ڈول وغیرہ بھر لیتے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ تمہاری قوم عنقریب اس کی کونچیں کاٹ ڈالے گی (یعنی اس کو قتل کر دے گی)۔حضرت صالح علیہ السلام نے ان کو اس بات سے خبردار کیا تو وہ لوگ بولے: ہم ایسا نہیں کریں گے۔آپ نے فرمایا: تم نے نہ کیا تو ہوسکتا ہے کہ تمہاری اولادوں میں سے کوئی یہ کام کر دے۔انہوں نے کہا: آپ ہمیں اس مولود کی نشانی بتائیں، ہم اس کو پیدا ہوتے ہی مار ڈالیں گے۔آپ نے فرمایا: وہ لڑکا سرخ و زرد نیلگوں ہوگا، جس کے رنگ میں سرخی مائل سفیدی ہوگی۔آپ فرماتے ہیں: شہر میں دو عمر رسیدہ طاقتور آدمی رہتے تھے، ان میں سے ایک کا بیٹا تھا جو کہ شادی سے گریزاں تھا اور دوسرے کی ایک بیٹی تھی جس کا کوئی کفو نہ تھا (یعنی اس کے سٹیٹس کا کوئی رشتہ نہ تھا) ایک دفعہ دونوں ایک مجلس میں اکٹھے ہوئے تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: آپ اپنے بیٹے کی شادی کیوں نہیں کر رہے؟ اس نے کہا: مجھے اس کا کوئی کفو (سٹیٹس کا رشتہ) نہیں مل رہا۔اس نے کہا: میری بیٹی اس کا کفو ہے۔میں اس کا نکاح تیرے بیٹے سے کرنے کو تیار ہوں۔چنانچہ انہوں نے دونوں کی شادی کر دی تو ان کے ہاں وہ بچہ پیدا ہوا، اس شہر میں آٹھ افراد فسادی تھے جو کسی طرح اصلاح کی طرف نہ آتے تھے۔حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے کہا: جو اس اونٹنی کو مارے گا وہ تم میں پیدا ہو چکا ہے تو انہوں نے اس بستی میں سے آٹھ دائیاں منتخب کیں اور ان کے ہمراہ سپاہی بھی مقرر کر دیئے، یہ بستی میں گشت کرتے رہتے تھے اور جس کسی عورت کو دردزہ میں مبتلا پاتے تو نظر رکھتے کہ اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے یا لڑکی اگر لڑکا ہوتا تو اس کو زیر نظر رکھتے اور اگر لڑکی ہوتی تو اس کو چھوڑ دیتے۔جب ان کو وہ مولود مل گیا تو عورتیں چیخ چیخ کر بولنے لگیں: یہی ہے وہ مولود جو رسول اللہ علیہ السلام کو مطلوب ہے۔سپاہیوں نے اس بچے کو اپنے

ساتھ لے جانا چاہا تو اس بچے کے دادا دادی بیچ میں آ گئے ، وہ کہنے لگے: اگر صالح علیہ السلام کا مطلوب یہی بچہ ہے تو ہم خود اس کو قتل کردیں گے کیونکہ اس صورت میں یہ بچہ نقصان دہ ہوگا ، وہ لڑکا ایک دن میں اتنا بڑھتا جتنا دوسرے بچے پورے ایک ہفتے میں بڑھتے ہیں اور یہ ایک ہفتہ میں اتنا بڑھتا ، جتنا دوسرے بچے پورے مہینے میں بڑھتے ہیں اور یہ ایک مہینہ میں اتنا بڑھتا جتنا دوسرے بچے پورے ایک سال میں بڑھتے ہیں۔ تو وہ آٹھوں افراد جمع ہو گئے ، جو فسادی تھے اور اصلاح نہ کرتے تھے اور دونوں بوڑھے جمع ہو گئے۔ اور کہنے لگے: ہم اس بچے کو اس کے مقام اور اس کے باپ دادا کے مرتبہ کی وجہ سے کام پر رکھتے ہیں تو یہ لوگ ۹ تھے اور حضرت صالح علیہ السلام ان کے ہمراہ بستی میں آرام نہیں کرتے تھے بلکہ دور پہاڑ پر مسجد میں (جس کا نام مسجد صالح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہے) رات گزارا کرتے تھے۔ صبح ہوتی تو آپ ان کے پاس آتے اور ان کو وعظ و نصیحت کرتے اور جب شام ہو جاتی تو آپ واپس اسی مسجد میں چلے جاتے اور اسی میں رات گزارتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ان لوگوں نے حضرت صالح علیہ السلام کے خلاف سازش کا ارادہ کیا تو وہ آٹھ آدمی حضرت صالح علیہ السلام کی گزرگاہ میں گھات لگا کر بیٹھ گئے اور انہوں نے یہ طے کر لیا کہ جب آپ یہاں سے گزریں گے تو ہم انہیں قتل کر دیں گے اور پھر ان کے گھر والوں پر شب خون ماریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو وہ سمٹ گئی۔ یہ سب لوگ جمع ہوئے اور اونٹنی کی جانب چل پڑے۔ یہ اونٹنی اس وقت حوض پر تھی۔ ان میں سے ایک بدبخت نے کہا: اس کے پاس جاؤ اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالو۔ وہ اس کے پاس آیا لیکن اس کو قتل کرنے کی جسارت نہ کر سکا اور واپس چلا گیا۔ پھر دوسرے کو بھیجا لیکن وہ بھی گھبرا گیا۔ وہ جس کو بھی بھیجتا وہ گھبرا جاتا حتیٰ کہ وہ بدبخت خود چل پڑا اور دور سے گردن اٹھا کر اسے دیکھا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ وہ گر کر تڑپنے لگی ، ان میں سے ایک آدمی حضرت صالح علیہ السلام کے پاس آیا اور بولا: اونٹنی کے پاس پہنچئے کیونکہ اس کی کونچیں کاٹ دی گئی ہیں۔ آپ فوراً نکلے اور یہ لوگ آپ سے مل کر کہنے لگے: اے اللہ تعالیٰ کے نبی! اس کو فلاں شخص نے قتل کیا ہے ، اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: کوشش کر کے اس کے بچے کو حاصل کر لو اگر تم اس کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ہوسکتا ہے کہ عذاب الٰہی سے بچاؤ کی کوئی صورت نکل آئے۔ یہ لوگ اس اونٹنی کے بچے کی تلاش میں نکل پڑے ، ادھر جب بچے نے اپنی ماں کو تڑپتے دیکھا تو وہ پہاڑ پر دوڑ گیا اس کو ''غارہ قیصر'' کہتے ہیں۔ یہ لوگ اس کو پکڑنے کے لئے پہاڑ پر آئے تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑ کو حکم دیا تو وہ آسمان کی طرف اٹھ گیا اور پرندوں کی رسائی سے بھی اونچا ہو گیا۔

حضرت صالح علیہ السلام بستی میں داخل ہوئے۔ جب آپ کو اونٹنی کے بچے نے دیکھا تو رونے لگ گیا حتیٰ کہ اس کے آنسو بہہ نکلے۔ پھر وہ حضرت صالح علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا اور بلبلایا ، پھر دوبارہ بلبلایا پھر تیسری مرتبہ بلبلایا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا: اس کی ہر بلبلاہٹ ایک دن کی مہلت ہے چنانچہ تم لوگ تین دن تک اپنے گھروں میں فائدہ اٹھا لو یہ وعدہ ہے جو جھوٹا نہیں ہوگا اور عذاب کی نشانی یہ ہے کہ پہلے دن تمہارے چہرے زرد ہو جائیں گے ، دوسرے دن سرخ اور تیسرے دن کالے۔ جب اگلا دن ہوا تو واقعی ان کے چہرے ایسے (زرد) ہو گئے یوں لگتا تھا گویا کہ ان پر زعفران کا رنگ چڑھا دیا گیا ہے۔ ان کے بڑے ، چھوٹے ، مرد و عورت (سب کا یہی حال تھا) جب شام ہوئی تو سب اکٹھے چلانے لگے کہ خبردار! مہلت کا ایک دن گزر چکا ہے اور عنقریب تم پر

عذاب آنے والا ہے۔ جب اگلا دن ہوا تو ان کے چہرے سرخ ہو چکے تھے گویا کہ خون مل دیا گیا ہو یہ پھر آہ و بکا اور چیخ و پکار کرنے لگے اور یہ سمجھ گئے کہ یہ واقعی عذاب ہی ہے۔ جب شام ہوئی تو سب چلانے لگے: خبردار! مہلت کے دو دن گزر گئے اور اب عذاب بالکل آنے ہی والا ہے۔ جب تیسرا دن آیا تو ان کے چہرے سیاہ ہو چکے تھے گویا کہ ان پر تارکول مل دیا گیا ہو یہ پھر سب چلائے: خبردار! تم پر عذاب آ رہا ہے۔ انہوں نے خود ہی اپنے کفن پہنے اور خود ہی اپنے آپ کو مردوں والی خوشبو لگائی ان کی مردوں والی خوشبو ایلوا اور کڑواہٹ تھی اور ان کے کفن ''انطاع'' (وہ چمڑے کا فرش جس پر مجرم کو قتل کیا جاتا ہے) کا تھا۔ پھر یہ زمین کے اوپر لیٹ گئے کیونکہ ان کو کچھ اندازہ نہ تھا کہ عذاب آسمان کی طرف سے آئے گا یا زمین کی طرف سے، اس لئے گھبراہٹ اور خوف کی وجہ سے وہ کبھی آسمان کی طرف دیکھتے اور کبھی زمین کی طرف۔ جب چوتھا دن آیا تو آسمان سے ایک چیخ کی آواز آئی، اس میں ہر کڑک کی آواز موجود تھی اور ہر اس شے کی آواز بھی موجود تھی جس کی روئے زمین میں آواز ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے ان کے سینوں میں ان کے دل پھٹ گئے، تو وہ صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے۔

✿✿ یہ حدیث قوم ثمود کی ہلاکت کے واقعات کی جامع ہے اور اس کی روایت کرنے میں شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ متفرد ہیں اور اس سند کے علاوہ اس کی کوئی دوسری سند نہیں ہے اور اس کو نقل کرنا ضروری تھا اور سند صحیح کے ہمراہ ایک مختصر حدیث اس کی شاہد بھی ہے جو کہ اس مفصل حدیث کی صحت کی دلیل ہے اور یہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

4070۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا اَتَى عَلَى الْحِجْرِ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَلَا تَسْاَلُوْا رَسُوْلَكُمُ الْاٰيَاتِ هٰذَا قَوْمُ صَالِحٍ سَاَلُوْا رَسُوْلَهُمُ الْاٰيَةَ، فَبَعَثَ اللّٰهُ لَهُمْ نَاقَةً، فَكَانَتْ تَرِدُ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ وَتَصْدُرُ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ، فَتَشْرَبُ مَاءَهُمْ يَوْمَ وِرْدِهَا

✧✧ ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام حجر پر پہنچے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: تم اپنے رسول سے معجزات کا مطالبہ مت کرنا۔ یہ قوم صالح علیہ السلام ہے، انہوں نے اپنے رسول سے نشانی کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب اونٹنی بھیجی وہ ایک پھٹن سے داخل ہوتی اور دوسری سے نکل آتی۔ وہ اپنی باری پر ان کا سارا پانی پی جاتی تھی۔

ذِكْرُ شُعَيْبٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4071۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ،

حدیث 4070

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:14193 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت ' لبنان' 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 6197 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث:9069

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ :وَشُعَيْبُ بْنُ مِيكَائِيلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ اللّٰهُ نَبِيًّا، فَكَانَ مِنْ خَبَرِهِ وَخَبَرِ قَوْمِهِ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِي الْقُرْآنِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَهُ، قَالَ:ذَاكَ خَطِيبُ الْاَنْبِيَاءِ، لِمُرَاجَعَتِهِ قَوْمَهُ

حضرت شعیب علیہ السلام کا تذکرہ

✧✧-محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ ''شعیب بن میکائل علیہ السلام'' اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔اللہ تعالیٰ نے ان کو نبی بنا کر بھیجا تھا اور ان کا اور ان کی قوم کا قصہ قرآن کریم میں موجود ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ان کا تذکرہ کرتے تو فرماتے: وہ انبیاء علیہم السلام کے خطیب تھے کیونکہ وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ کر گئے تھے۔

4072- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَّسَالِمٍ الْاَفْطَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ "وَاِنَّا لَنَرَاكَ فِيْنَا ضَعِيفًا" قَالَ كَانَ شُعَيْبٌ اَعْمٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاِنَّا لَنَرَاكَ فِيْنَا ضَعِيفًا

''اور بے شک ہم تمہیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: حضرت شعیب علیہ السلام ''نابینا'' تھے۔

4073- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفِرَائِيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ شُعَيْبًا اِلٰى اَهْلِ مَدْيَنَ وَهُمْ اَصْحَابُ الْاَيْكَةِ الشَّجَرِ الْمُلْتَفِّ وَكَانُوْا اَهْلَ كُفْرٍ بِاللّٰهِ وَبَخْسٍ لِّلنَّاسِ فِي الْمَكَايِيْلِ وَالْمَوَازِيْنِ وَاِفْسَادٍ لِاَمْوَالِهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَسَّعَ عَلَيْهِمْ فِي الرِّزْقِ وَبَسَطَ لَهُمْ فِي الْعَيْشِ اِسْتِدْرَاجًا مِنْهُ لَهُمْ مَعَ كُفْرِهِمْ بِهِ فَقَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهُ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْ اَرَاكُمْ بِخَيْرٍ وَاِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ فَكَانَ مِنْ قَوْلِ شُعَيْبٍ لِقَوْمِهِ وَجَوَابِ قَوْمِهِ لَهُ مَا قَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ

✧✧-حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اہل مدین کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا اور یہ گنجان سرسبز درختوں کے جھنڈ والے تھے۔ یہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے نافرمان تھے اور ناپ تول میں کمی اور لوگوں کے مال برباد کرنے والے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت وسیع رزق دیا تھا اور ان کو زندگی کی تمام آسائشیں عطا کی تھیں۔ حالانکہ یہ لوگ خدا کے منکر تھے۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے ان سے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو، بے شک میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں اور مجھے تم پر گھیر لینے والے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ چنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام کی اپنی قوم سے گفتگو اور ان کی قوم کا جواب قرآن کریم میں موجود ہے۔

4074۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْاَشْيَبُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ اَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِي صَغِيرَةَ حَدَّثَنِي بَرِيرُ الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَلَاكِ قَوْمِ شُعَيْبٍ وَقَوْلِ اللّٰهِ لَهُمْ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهُ كَانَ عَذَابٌ عَظِيمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ حَرًّا شَدِيدًا فَاَخَذَ بِاَنْفَاسِهِمْ فَدَخَلُوا اَجْوَافَ الْبُيُوتِ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ اَجْوَافُ الْبُيُوتِ فَاَخَذَ بِاَنْفَاسِهِمْ فَخَرَجُوا مِنَ الْبُيُوتِ هَرَابًا اِلَى الْبَرِيَّةِ فَبَعَثَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَاَظَلَّتْهُمْ مِنَ الشَّمْسِ فَوَجَدُوا لَهَا بَرْدًا وَلَذَّةً فَنَادَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى اِذَا اجْتَمَعُوا تَحْتَهَا اَرْسَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نَارًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَذَاكَ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ

✧✧۔ حضرت بریر باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کی ہلاکت اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وضاحت پوچھی:

فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهُ كَانَ عَذَابٌ عَظِيمٌ (الشعراء: 189)

تو انہیں شامیانے والے دن کے عذاب نے آلیا بے شک وہ بڑے دن کا عذاب تھا''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان پر سخت گرمی بھیجی، جس سے ان کا دم گھٹنے لگا۔ یہ لوگ اپنے کمروں کے اندر گھس گئے لیکن اس گرمی نے وہاں پہنچ کر بھی ان کی سانس بند کر دی پھر یہ گھروں سے باہر میدانوں کی طرف بھاگ نکلے تو اللہ تعالیٰ نے ایک بادل بھیجا جس نے ان پر چھاؤں کر دی، ان لوگوں نے اس کے سائے میں ٹھنڈک اور سکون محسوس کیا تو انہوں نے خود ایک دوسرے کو آوازیں دے دے کر وہاں اکٹھے کر لیا، جب وہ تمام لوگ اس بادل کے نیچے جمع ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر آگ برسا دی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ تھا شامیانے کے دن کا عذاب ''بے شک وہ بڑے دن کا عذاب تھا''

4075۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، وَاِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُونٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اُعْطِيَ يُوسُفُ وَاُمُّهُ شَطْرَ الْحُسْنِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو دو امتوں کی طرف بھیجا تھا۔ ایک آپ کی قوم اہل

مدین اور دوسرے اصحاب الایکۃ ۔ پھلدار درختوں کا ایک جھنڈ تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب دینے کا ارادہ فرمایا: تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سخت گرمی بھیجی اور ان کے لئے بادل کی صورت میں عذاب بلند کیا، جب وہ بادل ان کے قریب آیا تو یہ لوگ ٹھنڈ حاصل کرنے کی امید سے اس کی طرف نکلے، جب یہ لوگ اس کے عین نیچے آگئے تو (اس میں آگ) ان پر برس پڑی۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ

''تو انہیں شامیانے والے دن کے عذاب نے آلیا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

4076۔ اَخْبَرَنِى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِى اِيَاسٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِى نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِى قَوْلِهٖ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ قَالَ ظِلَالَ الْعَذَابِ

✧✧ ۔ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ کا مطلب ہے ''عذاب کا دھواں''۔

4077۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فِى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ "اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِى اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا" قَالَ كَانَ مِمَّا يَنْهَاهُمْ عَنْ حَذْفِ الدَّرَاهِمِ اَوْ قَالَ قَطْعُ الدَّرَاهِمِ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ قَالَ بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ ظُلَّةً مِّنْ سَحَابٍ وَّبَعَثَ اللّٰهُ اِلَى الشَّمْسِ فَاَحْرَقَتْ عَلَى الْاَرْضِ فَخَرَجُوْا كُلُّهُمْ اِلٰى تِلْكَ الظُّلَّةِ حَتّٰى اِذَا اجْتَمَعُوْا كُلُّهُمْ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الظُّلَّةَ وَاُحْمِىَ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاحْتَرَقُوْا كَمَا يَحْتَرِقُ الْجَرَادُ فِى الْمُقْلٰى

✧✧ ۔ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِى اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا (ھود: 87)

''کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے خداؤں کو چھوڑ دیں یا اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: حضرت شعیب علیہ السلام ان کو جن چیزوں سے روکتے تھے منجملہ ان کے یہ بھی تھی کہ درہم کم کرنے یا دراہم کاٹنے سے ان کو روکتے تھے۔ تو ان کو شامیانے کے دن کے عذاب نے آلیا، بے شک وہ بڑے دن کا عذاب تھا۔ آپ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب بادل کا ایک ٹکڑا بھیجا پھر اللہ تعالیٰ نے سورج کو حکم دیا، اس نے زمین پر شدید گرمی پیدا کر دی جس کی وجہ سے وہ سب اس بادل کی طرف بھاگ نکلے۔ جب وہ سب کے سب اس بادل کے نیچے جمع ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے وہ بادل ان پر کھول دیا اور گرمی نے ان کو بھون کر رکھ دیا تو وہ لوگ اس طرح جل گئے جیسے دیگچی میں ٹڈی (ایک پرندہ) جلتا ہے۔

4078۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السِّنِّيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ اَنْبَاَ عَبْدَانُ اَنْبَاَ اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ حَدَّثَكَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مَا عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ فَكَذِّبْهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو عالم تمہیں عذاب یوم الظلۃ کی تفصیل بیان کرے تم اس کو جھٹلا دو۔ (کیونکہ اس کی تفصیل اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں)

ذِكْرُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

4079- اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ اِسْرَائِيْلُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

حضرت یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام کا تذکرہ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہی حضرت اسرائیل ہیں۔

4080- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَاَمَّا الْاَسْبَاطُ فَهُمْ بَنُو يَعْقُوْبَ يُوْسُفَ وَبْنُ يَامِيْنَ وَرُوْبِيْلُ وَيَهُوْذَا وَشَمْعُوْنُ وَلَاوِى وَدَانُ وَقِهَاتُ فَكَانُوْا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا نَشَرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ سَبْطًا لَا يَعْلَمُ اَنْسَابَهُمْ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى "وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا !

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسباط (سے مراد) یعقوب کے بیٹے یوسف، ابن یامین، روبیل، یھوذا، شمعون، لاوی، دان اور قہات ہیں۔ یہ بارہ آدمی تھے، اللہ تعالیٰ نے ان سے بارہ قبیلے آباد کئے، ان کے نسب صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا (الاعراف:160)

''اور ہم نے انہیں بانٹ دیا بارہ قبیلے گروہ گروہ''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4081- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْغَسِيْلِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ تَزَوَّجَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلُ امْرَاَةً فَحَمَلَتْ بِغُلَامَيْنِ فِي بَطْنٍ فَلَمَّا اَرَادَتْ اَنْ تَضَعَ اقْتَتَلَ الْغُلَامَانِ فِي بَطْنِهَا فَاَرَادَ يَعْقُوْبُ اَنْ يَّخْرُجَ قَبْلَ عِيْصًا فَقَالَ عِيْصًا وَاللّٰهِ اِنْ خَرَجْتَ قَبْلِي لَاَعْتَرِضَنَّ فِي بَطْنِ اُمِّي فَلَاَقْتُلَنَّهَا فَتَاَخَّرَ يَعْقُوْبُ وَخَرَجَ عِيْصٌ قَبْلَهُ وَاَخَذَ يَعْقُوْبُ بِعَقَبِ عِيْصًا فَخَرَجَ فَسُمِّيَ عِيْصًا لِاَنَّهُ عَصَا وَسُمِّيَ يَعْقُوْبُ لِاَنَّهُ خَرَجَ اٰخِذًا بِعَقَبِ عِيْصًا وَكَانَ اَكْبَرُهُمَا فِي الْبَطْنِ وَلٰكِنَّهُ عَصٰى وَخَرَجَ قَبْلَهُ فَكَبَّرَ الْغُلَامَانِ وَكَانَ عِيْصًا اَحَبَّهُمَا اِلٰى اَبِيْهِ وَكَانَ يَعْقُوْبُ

اَحَبَّهُمَا اِلٰى اُمِّهٖ وَكَانَ عِيْصًا صَاحِبَ صَيْدٍ فَلَمَّا كَبُرَ اِسْحَاقُ عَمِيَ وَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا

✧✧-سدی کہتے ہیں: حضرت اسحاق بن ابراہیم الخلیل علیہما السلام نے ایک خاتون سے نکاح کیا تو وہ حاملہ ہوئی اور اس حمل میں دو بچے تھے۔ جب پیدائش کا وقت قریب ہوا تو دونوں بچے ماں کے پیٹ ہی میں ایک دوسرے سے جھگڑ پڑے۔ یعقوب علیہ السلام نے عیص سے پہلے نکلنا چاہا تو عیص نے کہا: خدا کی قسم! اگر تو مجھ سے پہلے نکلا تو میں ماں کے پیٹ میں سرکشی کروں گا اور اسے مار دوں گا۔ تو حضرت یعقوب علیہ السلام ٹھہر گئے اور عیص آپ سے پہلے نکل آیا اور یعقوب علیہ السلام نے عیص کی ایڑھی پکڑ لی اور اس کے بعد باہر آئے۔ تو عیص کا نام اسی لئے عیص رکھا گیا کہ اس نے نافرمانی کی تھی اور یعقوب علیہ السلام کا نام یعقوب علیہ السلام اسی لئے رکھا گیا کہ یہ عیص کی ایڑھی (جس کو عربی میں عقب کہتے ہیں) پکڑے ہوئے باہر آئے تھے۔ یعقوب پیٹ میں عیص سے بڑے تھے جبکہ عیص نافرمانی کر کے ان سے پہلے نکل آیا اس طرح دونوں ہی ایک دوسرے سے بڑے ہیں۔ عیص کے ساتھ ان کے والد بہت محبت کرتے تھے جبکہ یعقوب علیہ السلام اپنی ماں کا لاڈلا تھا اور عیص شکاری تھا جب حضرت اسحاق علیہ السلام بوڑھے ہوئے تو ان کی بینائی زائل ہو گئی پھر اس کے بعد طویل حدیث بیان کی۔

ذِكْرُ يُوْسُفَ بْنِ يَعْقُوْبَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا

4082- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ وَّاِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنْبَاَ ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطِيَ يُوْسُفُ وَاُمُّهُ شَطْرَ الْحُسْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت یوسف بن یعقوب علیہما السلام کا تذکرہ

✧✧-حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوسف اور ان کی والدہ کو حسن کا نصف حصہ دیا گیا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4083- حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ

حدیث 4082

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:14082 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 3373 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 8555 اخرجه ابوبكر الكوفي' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث:31920

عَامِرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک کریم بن کریم بن کریم، حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہیں جو کہ نبی اللہ بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4084- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ جَآءَ اَسْمَاءُ بْنُ خَارِجَةَ بَابَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَنَا بْنُ الْاَشْيَاخِ الْكِرَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ذَاكَ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسماء بن خارجہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آئے اور بولے: میں باعزت بزرگوں کا بیٹا ہوں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4085- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اُلْقِيَ فِي الْجُبِّ وَهُوَ بْنُ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ سَنَةً وَلَقِيَ اَبَاهُ بَعْدَ الثَّمَانِيْنَ

✧✧-حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت یوسف علیہ السلام ۱۲ سال کی عمر میں کنویں میں پھینکے گئے تھے اور ۸۰ سال کے بعد دوبارہ اپنے والد محترم سے ملے۔

حدیث 4083

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء 3202 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3116 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 9369 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 5776 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 11254 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث:605

4086۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَبِيْعَةَ الْحَرْشِيِّ قَالَ قُسِّمَ الْحُسْنُ فَجُعِلَ لِيُوْسُفَ وَسَارَةَ النِّصْفُ وَلِسَائِرِ النَّاسِ النِّصْفُ

✧✧ -حضرت ربیعہ الحرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حسن کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا، ایک حصہ حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو ملا اور دوسرا حصہ لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔

4087۔ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ النَّسَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ غَانِمٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ وَهُوَ يَصِفُ يُوْسُفَ حِيْنَ رَآهُ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، قَالَ: رَاَيْتُ رَجُلًا صُوْرَتُهُ كَصُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ، مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا اَخُوْكَ يُوْسُفُ، قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَكَانَ اللّٰهُ قَدْ اَعْطَى يُوْسُفَ مِنَ الْحُسْنِ وَالْهَيْبَةِ مَا لَمْ يُعْطِهِ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ قَبْلَهُ، وَلَا بَعْدَهُ حَتّٰى كَانَ يُقَالُ: وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِنَّهُ اُعْطِيَ نِصْفَ الْحُسْنِ وَقُسِمَ النِّصْفُ الْاٰخَرُ بَيْنَ النَّاسِ

✧✧ -حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ السلام کو تیسرے آسمان پر دیکھا تھا۔ آپ ان کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں نے ایک آدمی کو دیکھا جس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند جیسا تھا۔ میں نے پوچھا: جبریل علیہ السلام! یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ تمہارا بھائی یوسف ہے۔ آپ نے فرمایا، اسحاق کا بیٹا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو حسن اور ہیبت کا وہ حصہ عطا فرمایا جو آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کسی کو عطا نہیں کیا گیا۔ حتیٰ کہ یہ کہا جاتا تھا (جبکہ حقیقت حال تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے) کہ آدھا حسن تو یوسف علیہ السلام کو دے دیا گیا جبکہ دوسرا آدھا حصہ لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔

4088۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ الْاَخْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بِاَعْرَابِيٍّ فَاَكْرَمَهُ، فَقَالَ لَهُ: يَا اَعْرَابِيُّ، سَلْ حَاجَتَكَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَاقَةً بِرَحْلِهَا وَاَعْنُزَ يَحْلُبُهَا اَهْلِي، قَالَهَا مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعَجَزْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِثْلَ عَجُوْزِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ؟ فَقَالَ اَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا عَجُوْزُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ؟ قَالَ: اِنَّ مُوْسٰى اَرَادَ اَنْ يَّسِيْرَ بِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، فَاُضِلَّ عَنِ الطَّرِيْقِ، فَقَالَ لَهُ عُلَمَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ: نَحْنُ نُحَدِّثُكَ اَنَّ يُوْسُفَ اَخَذَ عَلَيْنَا مَوَاثِيْقَ اللّٰهِ اَنْ لَّا نَخْرُجَ مِنْ مِصْرَ حَتّٰى نَنْقُلَ عِظَامَهُ مَعَنَا، قَالَ: وَاَيُّكُمْ يَدْرِيْ اَيْنَ قَبْرُ يُوْسُفَ؟ قَالُوْا: مَا تَدْرِيْ اَيْنَ قَبْرُ يُوْسُفَ اِلَّا عَجُوْزُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا، فَقَالَ دُلِّيْنِيْ عَلٰى قَبْرِ يُوْسُفَ، فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ

حدیث 4088

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 723 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 7254

حَتّٰى اَكُوْنَ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: وَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا قَالَتْ، فَقِيْلَ لَهُ : اَعْطِهَا حُكْمَهَا، فَاَعْطَاهَا حُكْمَهَا، فَاَتَتْ بُحَيْرَةً، فَقَالَتْ : اَنْضِبُوْا هٰذَا الْمَاءَ، فَلَمَّا نَضَبُوْهُ، قَالَتِ :احْفِرُوا هٰهُنَا، فَلَمَّا حَفَرُوا اِذَا عِظَامُ يُوْسُفَ، فَلَمَّا اَقَلُّوهَا مِنَ الْاَرْضِ فَاِذَا الطَّرِيْقُ مِثْلُ ضَوْءِ النَّهَارِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کے پاس ٹھہرے تو اس نے آپ کی بہت عزت و تکریم کی۔آپ نے اس دیہاتی سے فرمایا: اے اعرابی! تو مجھ سے اپنی حاجت کا سوال کر۔اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک اونٹنی کجاوہ سمیت اور کچھ بکریاں عطا فرمادیں، میرے گھر والے اس کا دودھ دوہیں گے۔اس نے اپنا یہ سوال دو مرتبہ دہرایا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: کیا تو بنی اسرائیل کی بڑھیا جیسا ہونے سے بھی عاجز ہے۔آپ کے صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بنی اسرائیل کی بڑھیا کا کیا قصہ ہے؟ آپ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لے جانے کا ارادہ کیا تو راستہ گم کر بیٹھے۔تو آپ سے بنی اسرائیل کے علماء نے کہا: ہم آپ کو بتاتے ہیں۔حضرت یوسف علیہ السلام نے ہم سے وعدہ لیا تھا کہ جب مصر سے نکلیں گے تو میرا جسم بھی ساتھ لے کر جائیں گے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تو تم میں سے یوسف علیہ السلام کی قبرانور کا کس کو پتہ ہے؟ انہوں نے کہا: یوسف علیہ السلام کی قبر کا صرف بنی اسرائیل کی (فلاں) عورت کو پتہ ہے۔آپ نے اس بڑھیا کی طرف پیغام بھیجا اور کہا کہ ہمیں یوسف علیہ السلام کی قبر کا پتہ بتاؤ۔اس نے کہا: نہیں خدا کی قسم! میں اس وقت تک نہیں بتاؤں گی جب تک آپ مجھے اپنے ساتھ جنت میں رکھنے کا وعدہ نہیں کر لیتے۔اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی یہ بات (اس طرح برملا کہنا) اچھی نہ لگی۔آپ سے عرض کی گئی: یہ جو کچھ مانگ رہی ہے آپ عطا فرمادیجئے۔تو آپ نے اس کے ساتھ وعدہ کر لیا۔وہ ان کو ایک جھیل پر لے آئی اور بولی: یہ پانی خشک کرو۔جب انہوں نے وہ پانی خشک کر لیا تو اس نے کہا: یہاں سے کھدائی کرو۔جب انہوں نے وہاں سے کھدائی کی تو ان کو حضرت یوسف علیہ السلام کا جسم مبارک مل گیا۔جب انہوں نے آپ کا جسم اطہر زمین سے نکال لیا تو (وہ گمشدہ) راستہ روز روشن کی طرح واضح ہوگیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4089۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ السَّلَمِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ عِلْمُ اللّٰهِ وَحِكْمَتِهِ فِي وَرَثَةِ اِبْرَاهِيْمَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اٰتَى اللّٰهُ يُوْسُفَ بْنَ يَعْقُوْبَ مُلْكَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَمَلَكَ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً وَذٰلِكَ قَوْلُهُ فَلَمَّا اَنْزَلَ مِنْ كِتَابِهِ "رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ" الْاٰيَة

✧✧ ۔حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا علم اور اس کی حکمت مسلسل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ورثاء میں رہی تو اللہ تعالیٰ نے یوسف بن یعقوب علیہما السلام کو ارض مقدسہ کی حکومت عطا فرمائی، چنانچہ آپ نے ۷۲ سال حکومت کی۔جیسا کہ قرآن کریم

میں ہے:

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِی مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِی مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ(یوسف:101)

''اے میرے رب بے شک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا سکھایا''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

4090- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِیُّ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا الْفُضَیْلُ بْنُ عَیَّاضٍ قَالَ كَانَ بَیْنَ فِرَاقِ یُوْسُفَ حِجْرُ یَعْقُوْبَ اِلٰی اَنِ الْتَقَیَا ثَمَانُوْنَ سَنَةً

✧✧- حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یوسف علیہ السلام کے حضرت یعقوب علیہ السلام سے جدا ہونے سے لے کر دوبارہ ملنے تک فراق کی مدت ۸۰ سال تھی۔

4091- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ دِیْنَارٍ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّمَا اشْتُرِیَ یُوْسُفُ بِعِشْرِیْنَ دِرْهَمًا وَّكَانَ اَهْلُهٗ حِیْنَ اَرْسَلَ اِلَیْهِمْ وَهُمْ بِمِصْرَ ثَلَاثَمِائَةٍ وَّتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا رِجَالُهُمْ اَنْبِیَاءُ وَنِسَاؤُهُمْ صِدِّیْقَاتٌ وَاللّٰهِ مَا خَرَجُوْا مَعَ مُوْسٰی حَتّٰی بَلَغُوْا سِتَّمِائَةِ اَلْفٍ وَّسَبْعِیْنَ اَلْفًا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧- حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت یوسف علیہ السلام کو ۲۰ درہموں میں خریدا گیا تھا اور جب آپ نے اپنے گھر والوں کو مصر میں بلوایا اس وقت ان (کے خاندان کے افراد) کی تعداد ۳۷۰ تھی۔ ان میں مرد نبی تھے اور عورتیں صدیقات تھیں۔ اور خدا کی قسم! جب یہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ نکلے تو ان کی تعداد ۶۷۰۰۰۰ چھ لاکھ ستر ہزار تھی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4092- اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَحْمَسِیُّ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُمَیْدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ السَّمُرِیُّ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنِیْ مُدْرِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ وُلِدَ لِیَعْقُوْبَ یُوْسُفُ الصِّدِّیْقُ الَّذِیْ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَاخْتَارَهٗ وَاَكْرَمَهٗ وَقَسَّمَ لَهٗ مِنَ الْجَمَالِ الثُّلُثَیْنِ وَقَسَّمَ بَیْنَ عِبَادِهِ الثُّلُثَ وَكَانَ یُشْبِهُ اٰدَمَ یَوْمَ خَلَقَهُ اللّٰهُ وَصَوَّرَهٗ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّصِیْبَ الْمَعْصِیَةَ فَلَمَّا عَصٰی اٰدَمُ نَزَعَ مِنْهُ النُّوْرُ وَالْبَهَآءُ وَالْحُسْنُ وَكَانَ اللّٰهُ اَعْطٰی اٰدَمَ الْحُسْنَ وَالْجَمَالَ وَالنُّوْرَ وَالْبَهَآءَ یَوْمَ خَلَقَهٗ فَلَمَّا فَعَلَ مَا فَعَلَ وَاَصَابَ الذَّنْبَ نَزَعَ ذٰلِكَ مِنْهُ ثُمَّ وَهَبَ اللّٰهُ لِاٰدَمَ الثُّلُثَ مِنَ الْجَمَالِ مَعَ التَّوْبَةِ الَّذِیْ تَابَ عَلَیْهِ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ اَعْطٰی یُوْسُفَ الْحُسْنَ وَالْجَمَالَ وَالنُّوْرَ وَالْبَهَآءَ الَّذِیْ نَزَعَهٗ مِنْ اٰدَمَ حِیْنَ اَصَابَ الذَّنْبَ وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ اَحَبَّ اَنْ یَّرَی الْعِبَادَ اَنَّهٗ قَادِرٌ عَلٰی مَا یَشَآءُ وَاَعْطٰی یُوْسُفَ مِنَ الْحُسْنِ وَالْجَمَالِ مَا لَمْ یُعْطِهٖ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ ثُمَّ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الْعِلْمَ بِتَاْوِیْلِ الرُّؤْیَا وَكَانَ یُخْبِرُ بِالْاَمْرِ الَّذِیْ رَآهُ فِیْ مَنَامِهٖ اَنَّهٗ سَیَكُوْنُ وَقَبْلَ اَنْ

يَكُوْنَ عَلَّمَهُ اللّٰهُ كَمَا عَلَّمَ لِآدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا وَكَانَ اِذَا تَبَسَّمَ رَاَيْتَ النُّوْرَ فِي ضَوَاحِكِهِ وَكَانَ اِذَا تَكَلَّمَ رَاَيْتَ شُعَاعَ النُّوْرِ فِي كَلَامِهِ وَيَلْتَهِبُ الْتِهَابًا بَيْنَ ثَنَايَاهُ قَدِ اخْتَصَرْتُ مِنْ اَخْبَارِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَا صَحَّ اِلَيْهِ الطَّرِيْقُ وَلَوْ اَخَذْتُ فِي عَجَائِبِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاقِدِيّ لَطَالَتِ التَّرْجَمَةُ بِهَا

✧✧۔حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر حضرت یعقوب علیہ السلام کے ہاں یوسف الصدیق علیہ السلام پیدا ہوئے ۔جس کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا تھا اور منتخب فرمالیا تھا اور ان کو عزت بخشی تھی اور حسن کا دو تہائی حصہ ان کو دیا تھا اور باقی ایک تہائی پوری دنیا میں تقسیم فرمایا اور آپ حضرت آدم علیہ السلام کی اس صورت کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے جو معصیت میں مبتلا ہونے سے پہلے اس دن تھی جب اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا، ان کی صورت بنائی اور ان میں اپنی روح پھونکی تھی لیکن جب آدم علیہ السلام معصیت میں مبتلا ہوئے تو آپ کا وہ نور، وہ خوبصورتی اور وہ حسن جاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کو حسن و جمال اور نور اور رعب عطا فرمایا تھا لیکن جب ان سے ذنب کا ارتکاب ہوا تو یہ تمام حسن و جمال ان سے ختم ہو گیا۔ پھر جب آپ کی توبہ قبول ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک تہائی حسن آپ کو عطا فرما دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وہ حسن و جمال جو حضرت آدم علیہ السلام سے اتارا تھا وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو عطا فرما دیا اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو یہ دکھا دینا چاہتا ہے کہ میں جو چاہوں کر سکتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وہ حسن و جمال عطا فرمایا جو کسی اور انسان کو نہیں دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو خوابوں کی تعبیر کا علم عطا فرمایا اور جو کوئی خواب دیکھتا تو آپ اس کی تعبیر کرتے ہوئے مستقبل میں ہونے والے کام کی پہلے ہی خبر دے دیا کرتے تھے اور اس کے ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی خبر دے دیتا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے تھے۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام مسکراتے تو آپ کے دانتوں سے نور کی شعائیں نکلتی تھیں اور جب آپ گفتگو کرتے تو آپ کے کلام میں نور نظر آتا اور آپ کے دانتوں میں روشنی نظر آتی۔

❀❀ میں نے مختصراً حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ بیان کر دیا ہے اور اس کی سند بھی صحیح ہے اور اگر وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ اور ابو عبد اللہ واقدی کے عجائب شروع کر دیتا تو بہت زیادہ طوالت ہو جاتی۔

ذِكْرُ النَّبِيِّ الْكَلِيْمِ مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ وَاَخِيْهِ هَارُوْنَ بْنِ عِمْرَانَ

4093۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ شَبَوَيْهِ الرَّئِيْسُ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ وُلِدَ مُوْسَى بْنُ مَيْشَا بْنِ يُوْسُفَ بْنِ يَعْقُوْبَ فَتَنَبَّاَ فِي بَنِي اِسْرَائِيْلَ قَبْلَ مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ فِيْمَا يَزْعُمُوْنَ وَيَزْعَمُ اَهْلُ التَّيَقُّنِ بِهَا اَنَّهُ هُوَ الَّذِي طَلَبَ الْعَالِمَ لِيَتَعَلَّمَ مِنْهُ حَتّٰى اَدْرَكَ الْعَالِمَ الَّذِي خَرَقَ السَّفِيْنَةَ وَقَتَلَ الْغُلَامَ وَبَنَى الْجِدَارَ وَمُوْسَى بْنُ مِيْشَا مَعَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ حَتّٰى بَلَغَ مَا بَلَغَ قَالَ الْحَاكِمُ هٰكَذَا يَذْكُرُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَيَسْتَدِلُّ بِالْحَدِيْثِ الثَّابِتِ الصَّحِيْحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفَ الْبَكَالِيَّ يَزْعَمُ اَنَّ مُوْسَى صَاحِبَ الْخِضْرِ لَيْسَ مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ صَاحِبَ بَنِي اِسْرَائِيْلَ اِنَّمَا هُوَ مُوْسَى اٰخَرُ فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ

کَذَبَ عَدُوُّ اللّٰہِ

حضرت موسیٰ بن عمران اوران کے بھائی حضرت ہارون بن عمران علیہم السلام کا تذکرہ

✦✦-محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے پہلے حضرت موسیٰ بن میشا بن یوسف بن یعقوب پیدا ہوئے اور بنی اسرائیل میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اہل تیقن کا دعویٰ ہے کہ یہ وہی حضرت موسیٰ ہیں جو علم حاصل کرنے کے لئے عالم کو ڈھونڈتے رہے حتیٰ کہ یہ اس عالم کے پاس گئے جس نے کشتی توڑ دی تھی، بچے کو قتل کیا تھا اور دیوار تعمیر کی تھی اور موسیٰ بن میشا ان کے ہمراہ تھے اور پھر واپس آ گئے تھے اور جہاں جانا تھا وہاں چلے گئے۔

۞۞ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ ایسے ہی ذکر کیا کرتے ہیں اور ثابت صحیح حدیث سے استدلال کرتے ہیں (حدیث یہ ہے) حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: نوفل البکائی یہ سمجھتا ہے کہ وہ موسیٰ علیہ السلام جو حضرت خضر کے ساتھی تھے وہ موسیٰ بن عمران (جو بنی اسرائیل کے نبی تھے) نہیں ہیں بلکہ وہ تو کوئی اور موسیٰ علیہ السلام ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا۔

4094۔ حَدَّثَنَا اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَامَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ خَطِيْبًا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ مُخَرَّجٌ فِی الصَّحِيْحَيْنِ وَاِنَّمَا حَمَلَنِیْ عَلٰى ذِكْرِهٖ لِاَنِّیْ تَرَكْتُ ذِكْرَهٗ مِنَ الْوَسَطِ

✦✦ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موسیٰ بن عمران بنی اسرائیل میں خطیب کے طور پر کھڑے ہوئے پھر طویل حدیث بیان کی۔

۞۞ یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے اور میں نے اس کو یہاں پر اس لئے درج کیا ہے کہ میں نے درمیان میں اس کو چھوڑ دیا تھا۔

فَاَمَّا مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ الْكَلِيْمُ

موسیٰ بن عمران کلیم اللہ علیہ السلام

4095۔ فَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْحَنْظَلِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاهِرِ بْنِ يَحْيَى الرَّازِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبَايَةَ الْاَسَدِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِیْ كِتَابِهٖ لِمُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ "اِنِّیْ اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِیْ وَبِكَلَامِیْ فَخُذْ مَا اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشَّاكِرِيْنَ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ" قَالَ فَكَانَ مُوْسَى يَرَى اَنَّ جَمِيْعَ الْاَشْيَاءِ قَدْ اُثْبِتَتْ لَهٗ كَمَا تَرَوْنَ اَنْتُمْ اَنَّ عُلَمَاءَ كُمْ قَدْ اَثْبَتُوْا لَكُمْ كُلَّ شَیْءٍ كَمَا يُثْبِتُوْهُ فَلَمَّا انْتَهٰى مُوْسَى اِلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَقِیَ الْعَالِمَ فَاسْتَنْطَقَهٗ فَاَقَرَّ لَهٗ بِفَضْلِ عِلْمِهٖ وَلَمْ يَحْسُدْهُ قَالَ لَهٗ مُوْسَى وَرَغَّبَ اِلَيْهِ هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِیْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا فَعَلِمَ الْعَالِمُ

اَنَّ مُوْسٰی لا یُطِیْقُ صُحْبَتَهٗ وَلا یَصْبِرُ عَلٰی عِلْمِهٖ فَقَالَ لَهُ الْعَالِمُ اِنَّكَ لا تَسْتَطِیْعُ مَعِیَ صَبْرًا وَكَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی وَهُوَ یَعْتَذِرُ سَتَجِدُنِی اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِی لَكَ اَمْرًا فَعَلِمَ اَنَّ مُوْسٰی لا یُطِیْقُ صُحْبَتَهٗ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی عِلْمِهٖ فَقَالَ لَهٗ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِی فَلا تَسْاَلْنِی عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَرَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ فَخَرَقَهَا الْعَالِمُ وَكَانَ خَرْقُهَا لِلّٰهِ رِضًا وَلِمُوْسٰی سَخَطًا وَلَقِیَ الْغُلَامَ فَقَتَلَهٗ وَكَانَ قَتْلُهٗ لِلّٰهِ رِضًا ثُمَّ ذَكَرَ بَعْضَ الْقِصَّةِ وَالْكَلامِ وَلَمْ یُجَاوِزْ بْنَ عَبَّاسٍ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے:

اِنِّیْ اصْطَفَیْتُكَ عَلَی النَّاسِ بِرِسَالَاتِی وَبِكَلَامِی فَخُذْ مَا اٰتَیْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشَّاكِرِیْنَ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ(الاعراف:144,145)

''اے موسیٰ! میں نے لوگوں سے چن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے، تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں میں ہو اور ہم نے اس کے لئے تختیوں میں لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سمجھتے تھے کہ تمام چیزیں انہیں کے لئے ثابت ہیں۔ جیسا کہ تم لوگ دیکھتے ہو کہ تمہارے علماء تمہارے لئے تمام چیزیں ثابت کرتے ہیں جیسا کہ وہ جانتے ہیں۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام ساحل سمندر پر پہنچے تو عالم سے ملے اور اس سے گفت و شنید کی اور اس کے علم وفضل کا اقرار کیا اور حسد نہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کی طرف دلچسپی سے درخواست کی: کیا میں تمہارے ساتھ اس شرط پر رہ سکتا ہوں کہ تم مجھے وہ نیک باتیں سکھا دو گے جو تمہیں تعلیم ہوئیں؟ وہ عالم سمجھتا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام ان کی سنگت میں نہیں رہ سکتے اور اس کے علم پر صبر نہیں کر سکتے تو اس عالم نے ان سے کہا: آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے اور اس بات پر کیونکر صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے معذرت کرتے ہوئے کہا: عنقریب اللہ تعالیٰ چاہے تو تم مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے اور میں تمہارے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا۔ لیکن وہ جانتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام ان کی صحبت میں رہنے کی استطاعت نہیں رکھتے اور اس کے علم پر صبر نہیں کر سکتے۔ چنانچہ اس عالم نے کہا: اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ پھر یہ دونوں کشتی پر سوار ہوئے تو اس عالم نے اس کشتی کو چیر ڈالا۔ ان کا کشتی کو چیرنے کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امتحان کے لئے تھا۔ پھر یہ ایک بچے سے ملے تو اس کو قتل کر ڈالا اور اس بچے کو قتل کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہی تھا پھر اس کے بعد مکمل قصہ اور گفتگو نقل کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے تجاوز نہیں کیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4096۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ، حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّیَّاتُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلٰی مُوْسٰی، فَبَدَاَ بِنَفْسِهٖ،

لَوْ كَانَ صَبَرَ لَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِ، وَلٰكِنْ قَالَ: اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہم پر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے۔انہوں نے خود ہی ابتداء کر لی اگر وہ صبر کر لیتے تو وہ ہمیں اپنا قصہ خود سناتے۔لیکن انہوں نے کہا: اگر آئندہ میں تم سے کچھ پوچھوں تو تم میرے ساتھ نہ رہنا بے شک میری طرف سے تمہارا اعذر پورا ہو چکا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4097- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الاِسْفِرَائِيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ اِدْرِيْسَ بْنِ سِنَانٍ الْيَمَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ ذُكِرَ مَوْلِدَ مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ بْنِ قَاهَتَ بْنِ لَاوِي بْنِ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَحَدِيْثُ عَدُوِّ اللّٰهِ فِرْعَوْنَ حِيْنَ كَانَ يَسْتَعْبِدُ بَنِي اِسْرَائِيْلَ فِي اَعْمَالِهِ بِمِصْرَ وَاَمْرِ مُوْسٰى وَالْخِضْرِ قَالَ وَهْبٌ وَّلَمَّا حَمَلَتْ اُمُّ مُوْسٰى بِمُوْسٰى كَتَمَتْ اَمْرَهَا جَمِيْعَ النَّاسِ فَلَمْ يَطَّلِعْ عَلٰى حَمْلِهَا اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَذٰلِكَ شَيْءٌ اَسَرَّهَا اللّٰهُ بِهِ لِمَا اَرَادَ اَنْ يَّمُنَّ بِهِ عَلٰى بَنِي اِسْرَائِيْلَ فَلَمَّا كَانَتِ السَّنَةُ الَّتِي يُوْلَدُ فِيْهَا مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ بَعَثَ فِرْعَوْنُ الْقَوَابِلَ وَتَقَدَّمَ اِلَيْهِنَّ وَفَتَّشَ النِّسَاءَ تَفْتِيْشًا لَّمْ يُفَتِّشْهُنَّ قَبْلَ ذٰلِكَ وَحَمَلَتْ اُمُّ مُوْسٰى بِمُوْسٰى فَلَمْ يَنْتَ بَطْنُهَا وَلَمْ يَتَغَيَّرْ لَوْنُهَا وَلَمْ يَفْسُدْ لَبَنُهَا وَلٰكِنَّ الْقَوَابِلَ لَا تَعْرِضُ لَهَا فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي وُلِدَ فِيْهَا مُوْسٰى وَلَدَتْهُ اُمُّهُ وَلَا رَقِيْبَ عَلَيْهَا وَلَا قَابِلَ وَلَمْ يَطَّلِعْ عَلَيْهَا اَحَدٌ اِلَّا اُخْتُهَا مَرْيَمُ وَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهَا اَنْ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي اِنَّا رَادُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ قَالَ فَكَتَمَتْهُ اُمُّهُ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ تُرْضِعُهُ فِي حِجْرِهَا لَا يَبْكِي وَلَا يَتَحَرَّكُ فَلَمَّا خَافَتْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهَا عَمِلَتْ لَهُ تَابُوْتًا مُطَبَّقًا وَمَهَّدَتْ لَهُ فِيْهِ ثُمَّ اَلْقَتْهُ فِي الْبَحْرِ لَيْلًا كَمَا اَمَرَهَا اللّٰهُ وَعَمَلَ التَّابُوْتَ عَلٰى عَمَلِ سُفُنِ الْبَحْرِ خَمْسَةَ اَشْبَارٍ فِي خَمْسَةِ اَشْبَارٍ وَلَمْ يُقَيَّرْ فَاَقْبَلَ التَّابُوْتُ يَطْفُوْ عَلَى الْمَاءِ فَاَلْقَى الْبَحْرُ التَّابُوْتَ بِالسَّاحِلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَلَمَّا اَصْبَحَ فِرْعَوْنُ جَلَسَ فِي مَجْلِسِهِ عَلٰى شَاطِئِ النِّيْلِ فَبَصَرَ بِالتَّابُوْتِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ مِنْ خَدَمِهِ اِئْتُوْنِي بِهٰذَا التَّابُوْتِ فَاَتَوْهُ بِهِ فَلَمَّا وَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَحُوْهُ فَوَجَدَ فِيْهِ مُوْسٰى قَالَ فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِ فِرْعَوْنُ قَالَ غَيْرَ اَنِّي مِنَ الْاَعْدَاءِ فَاَعْظَمَهُ ذٰلِكَ وَغَاظَهُ وَقَالَ كَيْفَ اُخْطِءَ هٰذَا الْغُلَامُ الذَّبْحَ وَقَدْ اَمَرْتُ الْقَوَابِلَ اَنْ لَّا يُكْتَمْنَ مَوْلُوْدًا يُّوْلَدُ قَالَ وَكَانَ فِرْعَوْنُ قَدِ اسْتَنْكَحَ اِمْرَاَةً مِّنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ يُقَالُ لَهَا اٰسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ وَكَانَتْ مِنْ خِيَارِ النِّسَاءِ الْمَعْدُوْدَاتِ وَمِنْ بَنَاتِ الْاَنْبِيَاءِ وَكَانَتْ اُمًّا لِّلْمُسْلِمِيْنَ تَرْحَمُهُمْ وَتَتَصَدَّقُ عَلَيْهِمْ وَتُعْطِيْهِمْ وَيَدْخُلُوْنَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ لِفِرْعَوْنَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ اِلٰى جَنْبِهِ هٰذَا الْوَلِيْدُ اَكْبَرُ مِنْ بْنِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا اَمَرْتَ اَنْ تَذْبَحَ الْوِلْدَانَ لِهٰذِهِ السَّنَةِ فَدَعْهُ يَكُوْنُ قُرَّةَ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰى اَنْ يَّنْفَعَنَا اَوْ نَتَّخِذَهُ

وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ اَنَّ هَلَاكَهُمْ عَلٰى يَدَيْهِ وَكَانَ فِرْعَوْنُ لَا يُوْلَدُ لَهُ اِلَّا الْبَنَاتُ فَاسْتَحْيَاهُ فِرْعَوْنُ وَرَفَعَهُ وَاَلْقَى اللّٰهُ اِلَيْهِ مَحَبَّتَهُ وَرَأْفَتَهُ وَرَحْمَتَهُ وَقَالَ لِامْرَاَتِهِ عَسٰى اَنْ يَّنْفَعَكَ اَنْتَ فَاَمَّا اَنَا فَلَا اُرِيْدُ نَفْعَهُ قَالَ وَهْبٌ قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ لَوْ اَنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ قَالَ فِيْ مُوْسٰى كَمَا قَالَتِ امْرَاَتُهُ عَسٰى اَنْ يَّنْفَعَنَا لَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ وَلٰكِنَّهُ اَبٰى لِلشَّقَآءِ الَّتِىْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسَى الْمَرَاضِعَ ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيهِنَّ كُلَّمَا اَتٰى بِمُرْضِعَةٍ لَّمْ يَقْبَلْ ثَدْيَهَا فَرَقَّ لَهُ فِرْعَوْنُ وَرَحِمَهُ وَطَلَبَتْ لَهُ الْمَرَاضِعَ وَذَكَرَ وَهْبٌ حُزْنَ اُمِّ مُوْسٰى وَبُكَاءَهَا عَلَيْهِ حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تُبْدِيَ بِهٖ ثُمَّ تَدَارَكَهَا اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ فَرَبَطَ عَلٰى قَلْبِهَا اِلٰى اَنْ بَلَغَهَا خَبَرُهُ فَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ تَنَكَّرِيْ وَاذْهَبِيْ مَعَ النَّاسِ وَانْظُرِيْ مَاذَا يَفْعَلُوْنَ بِهٖ فَدَخَلَتْ اُخْتُهُ مَعَ الْقَوَابِلِ عَلٰى اٰسِيَةَ بِنْتِ مُزَاحِمٍ فَلَمَّا رَاَتْ وُجْدَهُمْ بِمُوْسٰى وَحُبَّهُمْ لَهُ وَرِقَّتَهُمْ عَلَيْهِ قَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُوْنَ اِلٰى اَنْ رُدَّ اِلٰى اُمِّهٖ فَمَكَثَ مُوْسٰى عِنْدَ اُمِّهٖ حَتّٰى فَطَمَتْهُ ثُمَّ رَدَّتْهُ اِلَيْهِ فَنَشَاَ مُوْسٰى فِيْ حِجْرِ فِرْعَوْنَ وَامْرَاَتِهٖ يُرَبِّيَانِهٖ بِاَيْدِيْهِمَا وَاتَّخَذَاهُ وَلَدًا فَبَيْنَا هُوَ يَلْعَبُ بَيْنَ يَدَيْ فِرْعَوْنَ وَبِيَدِهٖ قَضِيْبٌ لَّهُ خَفِيْفٌ صَغِيْرٌ يَّلْعَبُ بِهٖ اِذْ رَفَعَ الْقَضِيْبَ فَضَرَبَ بِهٖ رَاْسَ فِرْعَوْنَ وَنَظَرَ مِنْ ضَرْبِهٖ حَتّٰى هَمَّ بِقَتْلِهٖ فَقَالَتْ اٰسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ اَيُّهَا الْمَلِكُ لَا تَغْضَبْ وَلَا يَشُقَّنَّ عَلَيْكَ فَاِنَّهُ صَبِيٌّ صَغِيْرٌ لَّا يَعْقِلُ جَرِّبْهُ اِنْ شِئْتَ اِجْعَلْ فِيْ هٰذَا الطَّشْتِ جَمْرَةً وَّذَهَبًا فَانْظُرْ عَلٰى اَيِّهِمَا يَقْبِضُ فَاَمَرَ فِرْعَوْنُ بِذٰلِكَ فَلَمَّا مَدَّ مُوْسٰى يَدَهُ لِيَقْبِضَ عَلَى الذَّهَبِ قَبَضَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ عَلٰى يَدِهٖ فَرَدَّهَا اِلَى الْجَمْرَةِ فَقَبَضَ عَلَيْهَا مُوْسٰى فَاَلْقَاهَا فِيْ فِيْهِ ثُمَّ قَذَفَهَا حِيْنَ وَجَدَ حَرَارَتَهَا فَقَالَتْ اٰسِيَةُ لِفِرْعَوْنَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّهُ لَا يَعْقِلُ شَيْئًا وَلَا يَعْلَمُهُ وَكَفَّ عَنْهُ فِرْعَوْنُ وَصَدَّقَهَا وَكَانَ اَمَرَ بِقَتْلِهٖ وَيُقَالُ اِنَّ الْعُقْدَةَ الَّتِيْ كَانَتْ فِيْ لِسَانِ مُوْسٰى اَثَرُ تِلْكَ الْجَمْرَةِ الَّتِي الْتَقَمَهَا قَالَ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ وَّلَمَّا بَلَغَ مُوْسٰى اَشُدَّهُ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً اٰتَاهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّحُكْمًا وَفَهْمًا فَلَبِثَ بِذٰلِكَ اثْنَتَيْ عَشَرَ سَنَةً دَاعِيًا اِلٰى دِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَشَرَائِعِهٖ وَاِلٰى دِيْنِ اِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ فَاٰمَنَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ثُمَّ ذَكَرَ الْقِصَّةَ بِطُوْلِهَا

✧✧۔ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے موسیٰ بن عمران بن قاہت بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کی ولادت کا واقعہ اور اللہ تعالیٰ کے دشمن فرعون کا قصہ جب وہ بنی اسرائیل سے اپنے اعمال میں اپنی عبادت کرواتا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر کا واقعہ مروی ہے۔ چنانچہ حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو حمل ہوا (جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے) تو انہوں نے یہ معاملہ ہر کسی سے پوشیدہ رکھا اور اپنے حمل کے متعلق اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کو نہ بتایا اور یہی چیز تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے چھپایا کیونکہ وہ اس کے ذریعے بنی اسرائیل پر احسان کرنا چاہتا تھا۔ جب وہ سال شروع ہوا جس میں حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام پیدا ہوئے تو فرعون نے دائیاں بھیجیں جو عورتوں کی اس قدر سختی سے چھان بین کرتیں کہ اس سے پہلے کبھی ایسی تفتیش نہ ہوئی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ حاملہ ہوئیں، حمل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے تو آپ کی والدہ کا نہ تو پیٹ بڑھا ہوا اور نہ ان کا رنگ بدلا اور نہ ان کے دودھ میں کوئی فرق آیا یہی وجہ ہے کہ دائیاں ان کی جانب توجہ نہیں دیتیں تھیں۔ جب وہ رات

آئی جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے، تو اس رات نہ کوئی وہاں نگران تھا نہ کوئی دائی تھی اور ان (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ) کی بہن کے سوا کسی کو بھی اس معاملہ کا پتہ نہ چلا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف الہام فرمایا کہ اسے دودھ پلائیں پھر جب تجھے اس سے اندیشہ ہو تو اسے دریا میں ڈال دے اور نہ ڈر اور غم نہ کر بے شک ہم اسے تیری طرف پھیر لائیں گے اور اسے رسول بنائیں گے آپ کی والدہ نے تین مہینے تک آپ کو دودھ پلایا، آپ نہ روتے تھے اور نہ حرکت کرتے۔ پھر جب ان کی والدہ نے ان کے اور خود اپنے متعلق خوف محسوس کیا تو ان کے لئے ایک مضبوط (واٹر پروف) صندوق بنایا اور اس میں ان کے لئے بستر بچھا کر اس میں لٹا دیا اور پھر یہ صندوق اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رات کے وقت دریا میں ڈال دیا، یہ تابوت کشتی کی طرز پر پانچ بالشت مربع سائز میں بنایا گیا تھا جبکہ اس میں تار کول نہیں ملایا گیا تھا۔ یہ تابوت پانی پر تیرنے لگا، دریا نے یہ تابوت رات کے اندھیرے میں ساحل پر پہنچا دیا۔ جب صبح ہوئی تو فرعون دریائے نیل کے کنارے اپنی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے تابوت کو دیکھ لیا اور اپنے خدام سے کہا: یہ تابوت میرے پاس لے کر آؤ۔ انہوں نے تابوت لا کر فرعون کے سامنے رکھ دیا، جب اس کو کھولا تو اس میں موسیٰ علیہ السلام موجود تھے۔ جب فرعون نے آپ کو دیکھا تو بولا: یہ تو مجھے میرے دشمنوں میں سے لگتا ہے وہ اس سے بہت گھبرایا اور بہت غصہ میں کہنے لگا: یہ بچہ ذبح ہونے سے کیسے بچ گیا باوجودیکہ میں نے دائیوں کو حکم دے رکھا ہے کہ کوئی بھی نومولود ان کی نگاہ سے اوجھل نہیں رہنا چاہئے۔ فرعون نے بنی اسرائیل کی خاتون آسیہ بنت مزاحم سے نکاح کر رکھا تھا یہ خاتون بنی اسرائیل کی گنتی کی چند نیک خواتین میں سے ایک تھیں اور بنات انبیاء میں سے تھیں۔ اس کے دل میں مسلمانوں کے لئے بہت نرم گوشہ تھا۔ یہ ان کا بہت خیال رکھتی تھیں ان پر صدقہ کرتیں اور بہت کچھ عطا کرتی رہتی تھیں اور مسلمان ان کے پاس آیا کرتے تھے، یہ اس وقت فرعون کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھیں۔ انہوں نے فرعون سے کہا: یہ بچہ تو ایک سال سے زیادہ عمر کا لگتا ہے جبکہ تو نے اس سال کے بچوں کو ذبح کرنے کا حکم دیا ہے، اس کو چھوڑ دے کہ یہ تیرے اور میرے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو جائے۔ تم لوگ اس کو قتل مت کرو، ہوسکتا ہے کہ یہ ہمیں کوئی فائدہ دے یا ہم اسے اپنا بچہ بنالیں اور ان کو اس کا پتہ بھی نہ تھا کہ ان کی بربادی اسی کے ہاتھوں ہوگی اور فرعون کا کوئی بیٹا زندہ نہ رہتا تھا، صرف بیٹیاں زندہ بچتی تھیں، تو فرعون کے دل میں اس کا حیا آ گیا اور اس نے موسیٰ علیہ السلام کو اٹھا لیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں موسیٰ علیہ السلام کی محبت، الفت اور شفقت ڈال دی۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا: ہوسکتا ہے کہ یہ تمہیں کوئی فائدہ دے، بہرحال مجھے اس کا کوئی فائدہ نہیں چاہئے۔

حضرت وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ اللہ تعالیٰ کا دشمن بھی اگر موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اپنی بیوی کی طرح کہہ دیتا کہ ''ہوسکتا ہے کہ یہ ہمیں کوئی فائدہ دے'' تو اللہ تعالیٰ اسے بھی فائدہ دے دیتا لیکن اس کو اس کی بدبختی نے ایسا بولنے سے روک دیا جو ازل سے ہی اس کے نصیب میں لکھی جا چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آٹھ دن اور آٹھ راتیں موسیٰ علیہ السلام پر دودھ پلانے والیاں حرام کیں۔ جب بھی کوئی دودھ پلانے کی کوشش کرتی تو آپ اس کا پستان قبول نہ کرتے۔ اس پر فرعون کو بہت ترس اور رحم آیا، اس نے آپ کے لئے دودھ پلانے والیاں منگوائیں۔

حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی پریشانی اور ان کی آہ و بکا کا ذکر کیا ہے (آپ فرماتے ہیں) قریب تھا کہ

وہ سب راز افشاء کر دیتی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اس کا تدارک فرمایا، اسکے دل کو مضبوط کیا حتیٰ کہ اس تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خبر پہنچ گئی۔ انہوں نے اپنی بہن سے کہا: تو بھیس بدل کر لوگوں کے ہمراہ وہاں پر جا اور دیکھ وہ کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کی بہن دوسری دائیوں کے ہمراہ آسیہ بنت مزاحم کے پاس گئی۔ وہاں پر اس نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کی محبت اور شفقت دیکھی تو بولی: میں تمہیں ایک ایسا گھر بتا سکتی ہوں جو نیک جذبات کے ساتھ اس کی کفالت کر سکتے ہیں۔ المختصر کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی ماں کی طرف لوٹا دیا۔ اس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام دودھ پینے کا پورا عرصہ اپنی ماں کے پاس رہے۔ جب وہ کھانا وغیرہ کھانے کے قابل ہو گئے تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ فرعون کے سپرد کر دیا پھر موسیٰ علیہ السلام فرعون اور اس کی بیوی کی گود میں پلتے رہے، وہ دونوں اپنے ہاتھوں سے ان کی پرورش کرتے رہے اور انہوں نے آپ کو اپنا بیٹا بنا لیا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس کھیل رہے تھے، آپ کے ہاتھ چھوٹی سی ڈنڈی تھی، جس کے ساتھ آپ کھیل رہے تھے، اچانک آپ نے وہ ڈنڈی فرعون کے سر میں دے ماری، فرعون نے آپ کی اس مار پر بہت غور و فکر کیا، اور بالآخر آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا، تو آسیہ بنت مزاحم بولیں: اے بادشاہ! غصہ مت کیجئے! اور یہ بدبختی اپنے اوپر مت ڈالئے کیونکہ یہ تو چھوٹا نا سمجھ بچہ ہے۔ اگر تو چاہتا ہے تو اس کو آزما لے، میں اس تھال میں سونا اور انگارہ رکھ دیتی ہوں تو دیکھ کہ یہ کس کو اٹھاتا ہے۔ فرعون اس کے لئے تیار ہو گیا۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے سونے کی جانب ہاتھ بڑھایا تو فرشتے نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انگارے کی طرف کر دیا۔ آپ نے وہ انگارہ اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لیا۔ پھر جب اس کی تپش محسوس ہوئی تو اسے پھینک دیا۔ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا نے فرعون سے کہا: میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ یہ نا سمجھ بے عقل بچہ ہے۔ اس طرح فرعون رک گیا اور آسیہ کی بات تسلیم کر گیا ورنہ اس نے تو آپ کو قتل کرنے کا حکم جاری کر دیا ہوا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں جو گرہ تھی وہ اسی انگارے کی وجہ سے تھی جو آپ نے اپنے منہ میں ڈالا تھا۔ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے اور آپ کی عمر چالیس سال کو پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم، حکمت (نبوت) اور فہم و فراست عطا فرمائی تو آپ وہاں پر ۱۲ سال تک حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کے دین اور شریعت کی تبلیغ کرتے رہے تو بنی اسرائیل کی ایک مختصر سی جماعت آپ پر ایمان لائی۔ پھر اس کے بعد تفصیلی قصہ بیان کیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری علیہ السلام اور امام مسلم علیہ السلام کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4098۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى مُوْسٰى بِالْكَلَامِ وَاِبْرَاهِيمَ بِالْخُلَّةِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کلام کے لئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلت کے منتخب فرمایا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4099- حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَسَّمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُوْسٰى فَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ وَكَلَّمَهُ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ

✧✧-حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان اپنے دیدار اور اپنے کلام کو بانٹ دیا ہے۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا اور موسیٰ علیہ السلام نے دوبار اللہ تعالیٰ سے کلام کیا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما السلام نے اسے نقل نہیں کیا۔

4100- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ ظُفُرٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنِ مُطَهَّرٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ صَفِيُّ اللّٰهِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام "صفی اللہ" ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4101- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْجَلَابُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشْرٍ الْمَرْثَدِيُّ، ثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ، ثَنَا حَجَّاجٌ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: مَكَثَ مُوْسٰى بَعْدَ اَنْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا لَا يَرَاهُ اَحَدٌ اِلَّا مَاتَ

✧✧ ابوالحویرث عبدالرحمٰن بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس دن تک زندہ رہے اور اس کے بعد وفات تک آپ کو کسی نے نہیں دیکھا۔

4102- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ لَمَّا كَلَّمَهُ رَبُّهُ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَبِّيْ اَرِنِي اَنْظُرْ اِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَحَفَّ حَوْلَ الْجَبَلِ الْمَلَائِكَةُ وَحَفَّ حَوْلَ الْمَلَائِكَةِ بِنَارٍ وَّحُفَّ حَوْلَ النَّارِ بِمَلَائِكَةٍ وَحُفَّ حَوْلَ الْمَلَائِكَةِ بِنَارٍ ثُمَّ تَجَلّٰى رَبُّكَ لِلْجَبَلِ ثُمَّ تَجَلّٰى مِنْهُ مِثْلَ الْخِنْصَرِ فَجَعَلَ الْجَبَلُ دَكًّا وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَنَّهُ اَفَاقَ فَقَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَعْنِي اَوَّلَ مَنْ اٰمَنَ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا تو آپ کے دل میں اس کے دیدار کی خواہش پیدا ہوئی۔ آپ نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔ فرمایا: تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھے گا۔ پھر پہاڑ کے گرد فرشتوں نے گھیرا ڈال لیا اور فرشتوں کے گرد آگ کا حالہ بنا دیا گیا اور آگ کو فرشتوں نے گھیرا ڈال لیا اور ان فرشتوں کے گرد بھی آگ نے گھیرا ڈالا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر ہاتھ کی چھوٹی انگلی کی مقدار تجلی ڈالی جس کی وجہ سے پہاڑ پاش پاش ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے، جتنی دیر اللہ نے چاہا (آپ بے ہوش گرے پڑے رہے) پھر آپ کو ہوش آیا تو بولے: پاکی ہے تجھے۔ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں یعنی بنی اسرائیل کے ایمان لانے والوں میں سے میں سب سے پہلا ہوں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4103 - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَتْ لِيَ الشَّجَرَةُ الَّتِي اٰوٰى اِلَيْهَا مُوْسٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسِرْتُ اِلَيْهَا يَوْمَيْنِ وَلَيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَبَّحْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَضْرَاءُ تَرِفُّ فَصَلَّيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْتُ فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بَعِيْرِي وَهُوَ جَائِعٌ فَاَخَذَ مِنْهَا مِلْءَ فِيْهِ وَهُوَ جَائِعٌ فَلَاكَهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّسِيْغَهُ فَلَفَظَهُ فَصَلَّيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْصَرَفْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ الإسناد ولم يخرجاه

✧✧ - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اس درخت کا پتہ چلا جس کی طرف اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پناہ لی تھی تو میں دو دن اور دو راتوں کا سفر کر کے وہاں پہنچا تو وہ سرسبز تھا، لہلہا رہا تھا۔ تو میں نے نبی پر درود شریف پڑھا۔ میرا اونٹ بھوکا تھا، اس نے اس درخت کی خواہش کی۔ اس نے منہ بھر اس کے پتے اپنے منہ میں لئے اور چبانا شروع کئے لیکن وہ ان کو نگل نہ سکا تو اس نے ان کو اگل دیا۔ میں نے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا اور واپس لوٹ آیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4104 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيِّ الْخُطَمِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا، اَشَارَ حَمَّادٌ وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلٰى مَفْصِلِ الْخِنْصَرِ، قَالَ: فَسَاخَ الْجَبَلُ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا(الاعراف:143)

پھر حماد نے اشارہ کیا اور اپنا انگوٹھا اپنی چھنگلیا کے جوڑ پر رکھا اور فرمایا (صرف اتنی سی تجلی ڈالی تھی جس سے) پہاڑ دھنس گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4105- فَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ، قَالاَ :حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، شَكَّ اَبُوْ سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا، قَالَ :سَاخَ الْجَبَلُ، فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَعِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْجُرْجَانِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالُوْا:حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْخُزَاعِيِّ وَلَمْ يَشُكَّ فِيهِ هُدْبَةُ

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے (ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے موسیٰ بن اسماعیل پر شک کیا ہے) آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اس کو پاش پاش کر دیا۔ آپ فرماتے ہیں: پہاڑ دھنس گیا۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حسن بن سفیان، عمران بن موسیٰ جرجانی اور احمد بن علی بن المثنی نے ہدبہ بن خالد کے حوالے سے حماد بن سلمہ سے خزاعی کی طرح حدیث روایت کی ہے اور اس میں ہدبہ کو شک نہیں ہے۔

4105/1- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفَرَايِينِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَاءِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ :كَانَ هَارُوْنُ بْنُ عِمْرَانَ فَصِيحَ اللِّسَانِ بَيِّنَ الْمِنْطِقِ يَتَكَلَّمُ فِيْ تُؤَدَةٍ وَيَقُوْلُ بِعِلْمٍ وَحِلْمٍ، وَكَانَ اَطْوَلَ مِنْ مُوْسٰى طُوْلًا وَاَكْبَرَهُمَا فِي السِّنِّ، وَكَانَ اَكْثَرَهُمَا لَحْمًا وَاَبْيَضَهُمَا جِسْمًا وَاَعْظَمَهُمَا اَلْوَاحًا، وَكَانَ مُوْسٰى رَجُلًا جَعْدًا اٰدَمَ طُوَالًا كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَلَمْ يَبْعَثِ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا وَقَدْ كَانَتْ عَلَيْهِ شَامَةُ النُّبُوَّةِ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّ شَامَةَ النُّبُوَّةِ كَانَتْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَقَدْ سُئِلَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ:هٰذِهِ الشَّامَةُ الَّتِيْ بَيْنَ كَتِفَيَّ شَامَةُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ، لِاَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا رَسُوْلَ

حدیث 4104

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث:3074 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث:12282 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث:1836

✧✧ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ہارون بن عمران علیہما السلام فصیح اللسان، واضح البیان تھے۔ بہت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ گفتگو کرتے اور بردباری کے ساتھ عالمانہ کلام کیا کرتے تھے۔ ان کا قد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لمبا اور ویسے بھی آپ موسیٰ علیہ السلام سے عمر میں بھی بڑے تھے اور ان سے زیادہ جسیم تھے۔ ان کا رنگ بھی موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ سفید تھا اور ان کی تختیاں بھی زیادہ تھیں جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگت کے گول جسامت والے شنوءۃ (علاقے) مردوں کی طرح تھے اور اللہ تعالیٰ نے جس کو بھی نبی بنا کر مبعوث فرمایا، اس کے داہنے بازو پر نبوت کی نشانی رکھی، سوائے ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ کی مہر نبوت آپ کے کندھوں کے درمیان تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا بھی گیا تو آپ نے فرمایا: یہ مہر جو میرے کندھوں کے درمیان ہے یہ مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی نشانیاں ہیں کیونکہ میرے بعد نہ کوئی نبی آ سکتا ہے نہ رسول۔

4106۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ السَّلَمِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ عِلْمُ اللّٰهِ وَحِكْمَتُهُ فِي ذُرِّيَّةِ اِبْرَاهِيْمَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اٰتَى اللّٰهُ يُوْسُفَ بْنِ يَعْقُوْبَ مُلْكَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَمَلَكَ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً وَّذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ "رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ" الْاٰيَةَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ بَعَثَ اللّٰهُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ فَاَوْرَثَهُمَا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا وَمَلَّكَهُمَا مُلْكًا نَاعِمًا فَمَلَكَ مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهُ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ ثَمَانٍ وَّثَمَانِيْنَ سَنَةً ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَرَادَ اَنْ يَّرُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَمَلَّكَهُمْ مَّشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا وَآتَاهُمْ مُلْكًا عَظِيْمًا حَتّٰى سَاَلُوْا اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ فَقَالُوْا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً وَّذٰلِكَ حِيْنَ رَاَوْا مُوْسٰى كَلَّمَهُ رَبُّهُ وَسَمِعُوْا فَطَلَبُوا الرُّؤْيَةَ وَكَانَ مُوْسٰى انْتَقٰى خِيَارَهُمْ لِيَشْهَدُوْا لَهُ عِنْدَ بَنِي اِسْرَآئِيْلَ اَنَّ رَبَّهُ قَدْ كَلَّمَهُ فَقَالُوْا لَنْ نَّشْهَدُ لَكَ حَتّٰى تُرِيْنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ

✧✧۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا علم و حکمت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہی رہی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف بن یعقوب علیہما السلام کو ارض مقدسہ کی حکومت عطا فرمائی چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام نے وہاں پر ۷۲ سال حکومت کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا::

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْض (یوسف: 101)

"اے میرے رب بے شک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا سکھایا اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور ان کو زمین کے مشارق و مغارب کا وارث بنایا، ان کا ملک بہت سودمند تھا چنانچہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو ۸۸ سال حکومت دی پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر مزید وسعت فرمائی اور ان کو زمین کے مشارق و مغارب کا مالک کر دیا اور ان کو عظیم حکومت عطا فرمائی، حتیٰ کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا مطالبہ کر دیا اور بولے: تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا دیدار کرا، اس کی وجہ یہ ہوئی کہ جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے

رب سے ہمکلام ہوتے ہیں اور انہوں نے خود سن بھی لیا تو اللہ تعالیٰ کے دیدار کا مطالبہ کر دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے برگزیدہ لوگوں کو چن لیا تھا تاکہ وہ بنی اسرائیل کے پاس آ کر اس بات کی گواہی دیں کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا لیکن یہ لوگ کہنے لگے: جب تک ہم خود اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ لیں گے اس وقت تمہارے حق میں گواہی نہیں دیں گے۔ تو ان کے دیکھتے ہی دیکھتے ایک زوردار چیخ آئی (اور یہ لوگ مر گئے)

4107۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَنَا عَمَّارُ بْنُ اَبِیْ عَمَّارٍ، قَالَ :سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ كَانَ يَاْتِي النَّاسَ عِيَانًا، فَاَتٰى مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ، فَلَطَمَهُ مُوْسٰى فَفَقَاَ عَيْنَهُ فَعَرَجَ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ :يَا رَبِّ، اِنَّ عَبْدَكَ مُوْسٰى فَعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا، وَلَوْلَا كَرَامَتُهُ عَلَيْكَ لَشَقَقْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ اللّٰهُ : اِيتِ عَبْدِیْ مُوْسٰى فَخَيِّرْهُ بَيْنَ اَنْ يَّضَعَ يَدَهُ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ وَارَتْهَا كَفُّهُ سَنَةٌ وَبَيْنَ اَنْ يَّمُوْتَ الْاٰنَ، فَاَتَاهُ فَخَيَّرَهُ، فَقَالَ مُوْسٰى :فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ ؟ قَالَ :الْمَوْتُ، قَالَ :فَالْآنَ اِذًا، فَشَمَّهُ شَمَّةً فَقَبَضَ رُوْحَهُ وَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ، فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَاْتِي النَّاسَ فِیْ خِفْيَةٍ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عزرائیل علیہ السلام لوگوں کے پاس ظاہراً آیا کرتے تھے۔ اسی طرح یہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہما السلام کے پاس آ گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان کو تھپڑ مارا، جس کی وجہ سے ان کی آنکھ پھوٹ گئی تو ملک الموت علیہ السلام واپس چلے گئے اور عرض کی: اے میرے رب! تیرے بندے موسیٰ علیہ السلام نے میرے ساتھ یہ معاملہ کیا۔ اگر وہ تیری بارگاہ میں معزز نہ ہوتا تو میں اسے مشقت میں ڈال دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے کے پاس چلا جا اور اسے اختیار دے دے کہ وہ بیل کی کمر پر ہاتھ رکھیں، جتنے بال ان کے ہاتھ کے نیچے آئیں، ان میں سے ہر بال کے بدلے ان کی عمر میں ایک سال کا اضافہ کر دیا جائے گا یا وہ موت کے لئے تیار ہو جائیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا (جو اضافی سال مجھے مل جائیں گے جب) وہ بھی گزر جائیں گے تو پھر کیا ہوگا؟ اس نے کہا: موت۔ آپ نے فرمایا: تو پھر ابھی جان نکال لے۔ ملک الموت علیہ السلام نے آپ کو ایک خوشبو سونگھائی اور ان کی روح قبض کر لی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی آنکھ لوٹا دی۔ اس کے بعد ملک الموت لوگوں کے پاس خفیہ طریقے سے آنے لگ گئے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: 4107

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء 1274 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2372 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 2089 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 7634 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 6223

ذِكْرُ وَفَاةِ هَارُوْنَ بْنِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ مُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

4108ـ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفِرَائِيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّآءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ وَنَعَى اللّٰهُ هَارُوْنَ لِمُوْسٰى حِيْنَ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْبِضَهُ فَلَمَّا نَعَاهُ لَهُ حَزِنَ فَلَمَّا قُبِضَ جَزِعَ جَزْعًا شَدِيْدًا وَبَكٰى بُكَآءً طَوِيْلًا فَلَمَّا عَادٰى فِيْ ذٰلِكَ اَقْبَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ يُعَزِّيْهِ وَيَعِظُهُ فَقَالَ لَهُ يَا مُوْسٰى مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لَكَ اَنْ تَحِنَّ اِلٰى فَقْدِشَيْءٍ مَّعِيَ وَلَا اَنْ تَسْتَأْنِسَ بِغَيْرِيْ وَلَا اَنْ تَشُدَّ رُكَبَكَ اِلَّا بِيْ وَلَا اَنْ يَّكُوْنَ جَزْعُكَ هٰذَا الْاٰنَ عَلٰى هَارُوْنَ اِلَّا لِيْ وَكَيْفَ تَسْتَوْحِشُ اِلٰى شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَآءِ وَاَنْتَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ اَمْ كَيْفَ تَحِنُّ اِلٰى فَقْدِ شَيْءٍ مِّنَ الدُّنْيَا بَعْدَ اِذِ اصْطَفَيْتُكَ بِرِسَالَاتِيْ وَبِكَلَامِيْ وَذَكَرَ مُنَاجَاةً طَوِيْلَةً قَالَ وَقُبِضَ هَارُوْنُ وَمُوْسٰى بْنُ سَبْعَ عَشَرَةَ وَمِائَةَ سَنَةٍ قَبْلَ اَنْ يَّنْقَضِيَ التِّيْهُ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ وَقُبِضَ هَارُوْنُ وَهُوَ بْنُ عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ سَنَةٍ بَقِيَ مُوْسٰى بَعْدَهُ ثَلَاثَ سِنِيْنَ حَتّٰى تَمَّ لَهُ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ سَنَةً وَبَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ مُتَفَرِّقُوْنَ عَلَيْهِ يَجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ مَرَّةً وَيَفْتَرِقُوْنَ اُخْرٰى

حضرت ہارون بن عمران علیہما السلام کی وفات کا ذکر

یہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے فوت ہوئے ہیں

✧✧- حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ہارون علیہ السلام کو وفات دینے کا ارادہ کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی وفات کی اطلاع (پہلے ہی) دے دی تھی۔ جب ان کی وفات ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت رنجیدہ ہوئے اور آپ بہت روئے۔ جب آپ کو کچھ قرار آیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی اور ان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! میرے ہوتے ہوئے آپ کو کسی چیز کے کھونے پر اس قدر پریشان نہیں ہونا چاہئے، میرے علاوہ کسی اور سے اس قدر انس بھی نہیں رکھنا چاہئے اور آپ کو ہمیشہ میری جانب ہی متوجہ رہنا چاہئے اور اس موقع پر آپ کو ہارون علیہ السلام کے لئے اس قدر آہ و بکا نہیں کرنی چاہئے تھی بلکہ میرا کلام سنتے ہوئے آپ کسی بھی چیز سے مانوس کیسے رہ سکتے ہیں۔ یا آپ دنیا کی کوئی چیز کھو جانے پر کیسے رو سکتے ہیں جب کہ میں نے تمہیں اپنی رسالت اور کلام کے لئے منتخب فرمایا ہے اور بہت طویل مناجاۃ کرنے کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: اور مقام تیہ کی مدت پوری ہونے سے تین سال قبل جب حضرت ہارون علیہ السلام کا انتقال ہوا تو اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر ۱۱۷ سال تھی جبکہ حضرت ہارون علیہ السلام کی عمر، ان کی وفات کے وقت ۱۲۰ سال تھی۔ آپ کے انتقال کے بعد تین سال تک مزید حضرت موسیٰ علیہ السلام مقام تیہہ میں رہے۔ حتیٰ کہ آپ کی عمر بھی ۱۲۰ سال مکمل ہوگئی اور بنی اسرائیل بکھرے ہوئے تھے۔ کبھی تو آپ کی بات پر اکٹھے ہو جاتے اور کبھی پھر بکھر جاتے۔

4109ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ فِيْ خَبَرٍ ذَكَرَهُ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَنْ مُرَّةَ

الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَنْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلٰى مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ اِنِّيْ مُتَوَفِّي هَارُوْنَ فَأْتِ بِهٖ جَبَلَ كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقَ مُوْسٰى وَهَارُوْنُ نَحْوَ ذٰلِكَ الْجَبَلِ فَاِذَا هُمْ فِيْهِ بِشَجَرَةٍ مِّثْلُهَا بِبَيْتٍ مَبْنٰى وَاِذَا هُمْ فِيْهِ بِسَرِيْرٍ عَلَيْهِ فَرْشٌ وَاِذَا فِيْهِ رِيْحٌ طَيِّبٌ فَلَمَّا نَظَرَ هَارُوْنُ اِلٰى ذٰلِكَ الْجَبَلِ وَالْبَيْتِ وَمَا فِيْهِ اَعْجَبَهٗ وَقَالَ يَا مُوْسٰى اِنِّيْ لَاُحِبُّ اَنْ اَنَامَ عَلٰى هٰذَا السَّرِيْرِ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى فَنَمْ عَلَيْهِ قَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّأْتِيَ رَبُّ هٰذَا الْبَيْتِ فَيَغْضِبُ عَلَيَّ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى لَا تَرْهَبْ اَنَا اَكْفِيْكَ رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ فَنَمْ فَقَالَ يَا مُوْسٰى بَلْ نَمْ مَعِيَ فَاِنْ جَآءَ رَبُّ هٰذَا الْبَيْتِ غَضَبَ عَلَيَّ وَعَلَيْكَ جَمِيْعًا فَلَمَّا نَامَا اَخَذَ هَارُوْنَ الْمَوْتُ فَلَمَّا وَجَدَ حِسَّهٗ قَالَ يَا مُوْسٰى خَدَعْتَنِيْ فَلَمَّا قُبِضَ رُفِعَ ذٰلِكَ الْبَيْتُ وَذَهَبَتْ تِلْكَ الشَّجَرَةُ وَرُفِعَ السَّرِيْرُ اِلَى السَّمَآءِ فَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰى اِلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَلَيْسَ مَعَهٗ هَارُوْنُ قَالُوْا اِنَّ مُوْسٰى قَتَلَ هَارُوْنَ وَحَسَدَهٗ حُبَّ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ لَهٗ وَكَانَ هَارُوْنُ اَلِفَ عِنْدَهُمْ وَاَلْيَنَ لَهُمْ مِّنْ مُوْسٰى وَكَانَ فِيْ مُوْسٰى بَعْضُ الْغَلَظِ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا بَلَغَهٗ ذٰلِكَ قَالَ لَهُمْ وَيْحَكُمْ اِنَّهٗ كَانَ اَخِيْ اَفَتَرَوْنِيْ اَقْتُلُهٗ فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلَيْهِ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ فَنَزَلَ بِالسَّرِيْرِ حَتّٰى نَظَرُوْا اِلَيْهِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَصَدَّقُوْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں ہارون علیہ السلام کو وفات دینے والا ہوں، اس لئے اس کو فلاں فلاں پہاڑ پر لے آؤ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام کو ہمراہ لے کر اس پہاڑ پر چلے گئے۔ وہاں انہوں نے ایک درخت دیکھا جو ایک مکان کی طرح تھا۔ اچانک انہوں نے اپنے آپ کو ایک چارپائی پر موجود پایا جس کے اوپر بستر بچھا ہوا تھا اور اس سے بہت عمدہ خوشبو آ رہی تھی۔ جب حضرت ہارون علیہ السلام نے وہ پہاڑ اور مکان اور جو کچھ اس میں تھا اس کو دیکھا تو یہ سب ان کو بہت اچھا لگا اور بولے: اے موسیٰ علیہ السلام میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں اس چارپائی پر سو جاؤں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: سو جائیے۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے کہا: لیکن مجھے یہ خدشہ ہے کہ اگر اس گھر کا مالک آ گیا تو وہ مجھ پر ناراض ہوگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی آپ فکر نہ کریں، اس سے میں خود نمٹ لوں گا۔ آپ سو جائیے۔ وہ بولے! آپ بھی میرے ساتھ لیٹیں تاکہ اگر اس گھر کا مالک آئے تو ہم دونوں پر ناراض ہو۔ جب وہ دونوں سو گئے تو حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات ہوگئی۔ جب انہوں نے اپنی موت کو محسوس کر لیا تو بولے: اے موسیٰ علیہ السلام! تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ جب ان کی روح قبض ہوگئی تو وہ مکان اوپر اٹھا لیا گیا اور وہ درخت بھی چلا گیا اور وہ چارپائی آسمانوں کی طرف اٹھالی گئی۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس بنی اسرائیل کی طرف آئے اور ان کے ہمراہ حضرت ہارون علیہ السلام نہ تھے تو وہ بولے: بنی اسرائیل کی ہارون علیہ السلام کے ساتھ محبت کی وجہ سے حسد میں آ کر موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے۔ بنی اسرائیل، ہارون علیہ السلام سے بہت الفت رکھتے تھے اور ویسے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہ نسبت آپ نرم مزاج تھے جبکہ موسیٰ علیہ السلام کی طبیعت میں کچھ سختی تھی۔ جب آپ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے ان سے فرمایا: وہ تو میرے بھائی تھے، کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نے

اپنے بھائی کو قتل کیا ہے؟ جب ان لوگوں کی طرف سے یہ الزام زور پکڑ گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے وہ چارپائی اتار دی اور ان لوگوں نے خود اپنی آنکھوں سے زمین اور آسمان کے درمیان دیکھا۔ تب انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات کا اعتبار کیا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری علیہ السلام اور امام مسلم علیہ السلام کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4110۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عِبَادُ بْنُ الْعَوَامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ "يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا" قَالَ صَعِدَ مُوْسٰى وَهَارُوْنُ الْجَبَلَ فَمَاتَ هَارُوْنُ فَقَالَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ لِمُوْسٰى اَنْتَ قَتَلْتَهُ كَانَ اَشَدَّ حُبًّا لَّنَا مِنْكَ وَاَلْيَنَ لَنَا مِنْكَ فَاٰذَوْهُ فِي ذٰلِكَ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَآئِكَةَ فَحَمَلَتْهُ فَمَرُّوْا بِهِ عَلٰى مَجَالِسِ بَنِي اِسْرَآئِيْلَ حَتّٰى عَلِمُوْا بِمَوْتِهِ فَدَفَنُوْهُ وَلَمْ يَعْرِفْ قَبْرَهُ اِلَّا الرَّخْمُ وَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَهُ اَصَمَّ اَبْكَمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا (الاحزاب:69)

''اے ایمان والو! ان لوگوں جیسے نہ ہو جانا جنہوں نے حضرت موسیٰ کو تکلیف دی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے الزامات سے ان کو بری کر دیا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام پہاڑ پر چڑھے تو حضرت ہارون علیہ السلام کا وہاں انتقال ہو گیا، تو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یہ الزام لگایا کہ تم نے ان کو قتل کیا ہے۔ ان کی ہمارے ساتھ محبت تم سے زیادہ تھی اور وہ ہم پر آپ سے زیادہ نرم بھی تھے۔ تو اس سلسلہ میں الزام لگا کر انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ تکلیف دی تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا۔ فرشتوں نے ان کو اٹھایا اور بنی اسرائیل کی مجالس سے گزرے۔ تب ان کو حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات کا یقین ہوا پھر انہوں نے ان کو دفن کیا اور آپ کی قبر کو سوائے ایک ''رخم'' نامی آدمی کے اور کوئی نہیں جانتا تھا اور اس ''رخم'' کو اللہ تعالیٰ نے گونگا بہرا بنا دیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ وَفَاةِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

4111۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنُ شَبَوَيْهِ حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ كَانَ صَفِيُّ اللّٰهِ مُوْسٰى قَدْ كَرِهَ الْمَوْتَ وَاَعْظَمَهُ فَلَمَّا كَرِهَهُ اَحَبَّ اللّٰهُ اَنْ يُّحَبِّبَ اِلَيْهِ الْمَوْتَ وَيُكَرِّهَ اِلَيْهِ الْحَيَاةَ فَحَوَّلَتِ النُّبُوَّةُ اِلٰى يُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ فَكَانَ يَغْدُو اِلَيْهِ وَيَرُوْحُ فَيَقُوْلُ لَهُ مُوْسٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا اَحْدَثَ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَيَقُوْلُ لَهُ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَمْ اَصْحَبْكَ

كَذَا وَكَذَا سَنَةً فَهَلْ كُنْتُ اَسَالُكَ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا اَحْدَثَ اللّٰهُ اِلَيْكَ حَتّٰى تَكُوْنَ اَنْتَ الَّذِىْ تَبْتَدِءُ بِهٖ وَتُذَكِّرُهٗ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ مُوْسٰى كَرِهَ الْحَيَاةَ وَاَحَبَّ الْمَوْتَ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر

✧✧ -محمد بن اسحاق کہتے ہیں: حضرت موسیٰ صفی اللہ علیہ السلام موت کو بہت ناپسند کرتے تھے اور اس سے بہت گھبراتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کے دل میں موت کی محبت اور زندگی کی نفرت پیدا کر دے تو نبوت حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کی طرف منتقل فرمادی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام صبح شام ان کے پاس آیا کرتے تھے اور ان سے پوچھا کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نیا کیا حکم دیا ہے؟ تو حضرت یوشع بن نون علیہ السلام فرماتے: اے اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام! کیا میں نے اتنے اتنے سال تمہاری صحبت اختیار نہیں کی؟ میں نے کبھی آپ سے اس طرح کے سوالات کئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نیا کیا حکم دیا؟ بلکہ آپ خود ہی اس کو بیان کیا کرتے تھے۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے یہ حالات دیکھے تو ان کو زندگی سے نفرت ہوگئی اور ان کو موت سے محبت ہوگئی۔

4112۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفِرَائِيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ ذُكِرَ لِيْ اَنَّهٗ كَانَ مِنْ اَمْرِ وَفَاةِ صَفِيِّ اللّٰهِ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ يَسْتَظِلُّ فِيْ عَرِيْشٍ وَّيَاْكُلُ وَيَشْرَبُ فِيْ نَقِيْرٍ مِّنْ حَجَرٍ كَمَا يَكْرَعُ الدَّابَّةُ فِيْ ذٰلِكَ النَّقِيْرِ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ حَتّٰى اَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِمَا اَكْرَمَهٗ بِهٖ مِنْ كَلَامِهٖ فَكَانَ مِنْ اَمْرِ وَفَاتِهٖ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا مِنْ عَرِيْشِهٖ ذٰلِكَ لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ وَلَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ فَمَرَّ بِرَهْطٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يَحْفُرُوْنَ قَبْرًا فَعَرَفَهُمْ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِمْ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِمْ فَاِذَا هُمْ يَحْفُرُوْنَ قَبْرًا وَّلَمْ يَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ مِثْلَ مَا فِيْهِ مِنَ الْخُضْرَةِ وَالنَّضْرَةِ وَالْبَهْجَةِ فَقَالَ لَهُمْ يَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ لِمَنْ تَحْفُرُوْنَ هٰذَا الْقَبْرَ قَالُوْا نَحْفُرُهٗ وَاللّٰهِ لِعَبْدٍ كَرِيْمٍ عَلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْعَبْدَ مِنَ اللّٰهِ بِمَنْزِلٍ مَّا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ مَضْجَعًا وَّلَا مَدْخَلًا وَّذٰلِكَ حِيْنَ حَضَرَ مِنَ اللّٰهِ مَا حَضَرَ فِيْ قَبْضِهٖ فَقَالَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ اَتُحِبُّ اَنْ تَكُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ وَدِدْتُّ قَالُوْا فَانْزِلْ فَاضْطَجِعْ فِيْهِ وَتَوَجَّهْ اِلٰى رَبِّكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ اَسْهَلَ تَنَفُّسٍ تَنَفَّسَهٗ قَطُّ فَنَزَلَ فَاضْطَجَعَ فِيْهِ وَتَوَجَّهَ اِلٰى رَبِّهٖ ثُمَّ تَنَفَّسَ فَقَبَضَ اللّٰهُ رُوْحَهٗ ثُمَّ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَكَانَ صَفِيُّ اللّٰهِ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ

✧✧ -حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے واقعات میں سے یہ بھی تھا کہ آپ ایک جھونپڑی میں رہنے لگ گئے تھے اور آپ بارگاہ الٰہی میں عاجزی کے طور پر پتھر کے کھدے ہوئے ایک برتن میں کھاتے پیتے تھے جیسا کہ چوپائے اس برتن میں منہ لگا کر پانی وغیرہ پیتے ہیں۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ساتھ ہم کلامی کے شرف سے سرفراز فرمایا۔ آپ کی وفات کے واقعات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ اپنے کسی کام کے لئے اس جھونپڑی میں سے باہر نکلے۔ اس بات کا علم اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے کسی کو نہ تھا۔ آپ فرشتوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے وہ ایک قبر کھود

رہے تھے۔آپ نے ان کو پہچان لیا اور ان کی طرف چل دیئے اور ان کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ یہ قبر کھود رہے تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس قبر میں جو سبزہ، خوبصورتی اور سجاوٹ دیکھی، اس جیسی عمدگی کہیں نہ دیکھی تھی۔ آپ نے فرشتوں سے پوچھا: تم لوگ یہ قبر کس کے لئے کھود رہے ہو؟ فرشتوں نے کہا: ایک ایسے بندے کے لئے کھود رہے ہیں جو اپنے رب کی بارگاہ میں بہت عزت والا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: وہ بندہ اپنے رب کی طرف سے ایسے مرتبے پر فائز ہے کہ میں نے آج تک ایسا مقام اور ٹھکانہ نہیں دیکھا یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ کی موت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے کچھ حجابات اٹھ گئے تھے۔ فرشتوں نے آپ سے کہا: اے صفی اللہ! کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ مقام ومرتبہ آپ کو ملے؟ آپ نے فرمایا: بالکل چاہتا ہوں۔ فرشتوں نے کہا: تو آپ اس میں اتر کر لیٹ جائیں اور اپنے رب کی جانب متوجہ ہو جائیں اور اتنے آرام سے سانس لیں کہ کبھی بھی اتنے آرام سے سانس نہ لیا ہو، چنانچہ آپ اس میں اتر کر لیٹ گئے اور اپنے رب کی جانب متوجہ ہو گئے اور اسی طرح سانس لینے لگے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمالی۔ پھر فرشتوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت موسیٰ صفی اللہ علیہ السلام دنیا سے بے رغبت اور آخرت میں دلچسپی رکھنے والے تھے۔

ذِكْرُ اَيُّوْبَ بْنِ اَمُوْصَ نَبِيِّ اللّٰهِ الْمُبْتَلٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4113- حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ اِمْلَاءً فِي رَجَبَ سَنَةَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِ مِائَةٍ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنِي مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ السَّمُرِيُّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا مُدْرِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَيُّوْبُ بْنُ اَمُوْصَ نَبِيَّ اللّٰهِ الصَّابِرَ الَّذِيْ جَلَبَ عَلَيْهِ اِبْلِيْسُ عَدُوُّ اللّٰهِ بِجُنُوْدِهٖ وَخَيْلِهٖ وَرَجِلِهٖ لِيُفْتِنُوْهُ وَيُزِيْلُوْهُ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ فَعَصَمَهُ اللّٰهُ وَلَمْ يَجِدْ اِبْلِيْسُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا فَاَلْقَى اللّٰهُ عَلٰى اَيُّوْبَ السَّكِيْنَةَ وَالصَّبْرَ عَلٰى بَلَائِهِ الَّذِي ابْتَلَاهُ بِهٖ فَسَمَّاهُ اللّٰهُ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ وَكَانَ اَيُّوْبُ رَجُلًا طَوِيْلًا جَعْدَ الشَّعْرِ وَاسِعَ الْعَيْنَيْنِ حَسَنَ الْخُلُقِ وَكَانَ عَلٰى جَبِيْنِهٖ مَكْتُوْبٌ الْمُبْتَلٰى الصَّابِرُ وَكَانَ قَصِيْرَ الْعُنُقِ عَرِيْضَ الصَّدْرِ غَلِيْظَ السَّاقَيْنِ وَالسَّاعِدَيْنِ وَكَانَ يُعْطِي الْاَرَامِلَ وَيَكْسُوْهُمْ جَاهِدًا نَاصِحًا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ الْحَاكِمُ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِي اَيُّوْبَ اَنَّهٗ فِي اَيِّ وَقْتٍ اُرْسِلَ فَقَالَ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِيْمَ بَعْدَ يُوْسُفَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَنِي مَنْ لَّا اَتَّهِمُ عَنْ وَّهْبٍ اَنَّهٗ اَيُّوْبُ بْنُ اَمُوْصَ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عِيْصَا بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرٍ اَنَّهٗ كَانَ قَبْلَ شُعَيْبٍ وَقَدْ رَجَّحَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَيْثَمَةَ اَنَّهٗ كَانَ بَعْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت ایوب بن اموص علیہ السلام کا ذکر جو آزمائش میں مبتلا ہوئے

-حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ایوب بن اموص علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے وہ صابر نبی تھے جن کو آزمائش میں ڈالنے

اوراللہ تعالیٰ کے ذکر سے روکنے کے لئے شیطان نے اپنی پیادہ اور سوار تمام فوجیں چڑھا ڈالیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی اور شیطان کو آپ کے فتنہ میں مبتلا کرنے کی جانب کوئی راہ نہ ملی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی جانب سے حضرت ایوب علیہ السلام پر نازل کردہ آزمائش میں، ان پر سکینہ اور صبر نازل فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو

نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ (ص:30)

''کیا اچھا بندہ بے شک وہ بیت رجوع کرنے والا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے لقب سے نوازا۔ حضرت ایوب علیہ السلام دراز قد تھے۔ آپ کے بال سیدھے، آنکھیں کشادہ تھیں، آپ حسن اخلاق کے پیکر تھے، آپ کی پیشانی مبارک پر لکھا ہوا تھا ''المبتلی الصابر'' آپ کی گردن چھوٹی تھی اور سینہ چوڑا تھا، کہنیاں اور پنڈلیاں بھری ہوئی تھیں، آپ رضائے الٰہی کی خاطر مساکین پر مہربانی کرتے اور انہیں کپڑے وغیرہ پہناتے تھے۔

نوٹ: امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سلسلہ میں اختلاف ہے کہ حضرت ایوب بن اموص علیہ السلام کو کون سے زمانے میں رسول بنا کر بھیجا گیا۔ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد ہوئے ہیں۔

اور محمد بن اسحاق بن یسار علیہ السلام کہتے ہیں کہ مجھے ایک غیر متہم شخص نے حضرت وہب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان سنایا ہے کہ وہ ایوب بن اموص بن رزاخ بن عیصا بن اسحاق بن ابراہیم الخلیل ہیں۔

محمد بن جریر کا موقف ہے کہ وہ حضرت شعیب علیہ السلام سے پہلے تھے جبکہ ابوبکر بن خیثمہ نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ آپ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام سے پہلے تھے۔ (واللہ اعلم)

4114۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةَ اَيُّوْبَ قَالَتْ لَهٗ وَاللّٰهِ قَدْ نَزَلَ بِي مِنَ الْجُهْدِ وَالْفَاقَةِ مَا اَنْ بَعَثَ قَوْمِي بِرَغِيْفٍ فَاَطْعَمْتُكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَشْفِيَكَ قَالَ وَيْحَكِ كُنَّا فِي النَّعْمَاءِ سَبْعِيْنَ عَامًا فَنَحْنُ فِي الْبَلَاءِ سَبْعَ سِنِيْنَ

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی زوجہ نے آپ سے کہا: خدا کی قسم مجھ پر مشقت اور فاقہ مستی کی یہ کیفیت ہو چکی ہے، میرے رشتہ دار کوئی روٹی کا ٹکڑا بھیجتے ہیں تو میں وہ آپ کو کھلاتی ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ آپ کو شفاء عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا: تیرا ستیاناس ہو، ہم ستر سال آسائشوں میں بھی تو رہے ہیں، اس لئے اب ستر سال آزمائش میں بھی (اللہ کا شکر ادا کر کے) گزارو۔

4115۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ، اَخْبَرَنِي عَقِيْلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اَيُّوْبَ نَبِيَّ اللّٰهِ لَبِثَ بِهِ بَلَاؤُهٗ خَمْسَ عَشْرَةَ

سَنَةً، فَرَفَضَهُ الْقَرِيبُ وَالْبَعِيدُ اِلَّا رَجُلَيْنِ مِنْ اِخْوَانِهِ كَانَا مِنْ اَخَصِّ اِخْوَانِهِ، قَدْ كَانَا يَغْدُوَانِ اِلَيْهِ وَيَرُوحَانَ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ ذَاتَ يَوْمٍ :نَعْلَمُ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَذْنَبَ اَيُّوبُ ذَنْبًا مَا اَذْنَبَهُ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِيْنَ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ :وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ :مُنْذُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سَنَةً لَّمْ يَرْحَمْهُ اللّٰهُ، فَكَشَفَ عَنْهُ مَا بِهِ، فَلَمَّا رَاحَا اِلٰى اَيُّوبَ لَمْ يَصْبِرِ الرَّجُلُ حَتّٰى ذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ اَيُّوبُ :لَا اَدْرِي مَا تَقُوْلُ غَيْرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنِّي كُنْتُ اَمُرُّ بِالرَّجُلَيْنِ يَتَنَازَعَانِ يَذْكُرَانِ اللّٰهَ، فَاَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِيْ، فَاُكَفِّرُ عَنْهُمَا كَرَاهِيَةَ اَنْ يُّذْكَرَ اللّٰهُ اِلَّا فِيْ حَقٍّ، وَكَانَ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ، فَاِذَا قَضَى حَاجَتَهُ اَمْسَكَتِ امْرَاَتُهُ بِيَدِهِ حَتّٰى يَبْلُغَ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَبْطَاَ عَلَيْهَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى اَيُّوبَ فِيْ مَكَانِهِ اَنِ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ، فَاسْتَبْطَاَتْهُ فَتَلَقَّتْهُ وَاَقْبَلَ عَلَيْهَا قَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ

4115- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، اَخْبَرَنِيْ عَقِيْلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : اِنَّ اَيُّوبَ نَبِيَّ اللّٰهِ لَبِثَ بِهِ بَلَاؤُهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَرَفَضَهُ الْقَرِيبُ وَالْبَعِيدُ اِلَّا رَجُلَيْنِ مِنْ اِخْوَانِهِ كَانَا مِنْ اَخَصِّ اِخْوَانِهِ، قَدْ كَانَا يَغْدُوَانِ اِلَيْهِ وَيَرُوحَانَ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ ذَاتَ يَوْمٍ :نَعْلَمُ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَذْنَبَ اَيُّوبُ ذَنْبًا مَا اَذْنَبَهُ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِيْنَ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ :وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ :مُنْذُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سَنَةً لَّمْ يَرْحَمْهُ اللّٰهُ، فَكَشَفَ عَنْهُ مَا بِهِ، فَلَمَّا رَاحَا اِلٰى اَيُّوبَ لَمْ يَصْبِرِ الرَّجُلُ حَتّٰى ذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ اَيُّوبُ :لَا اَدْرِي مَا تَقُوْلُ غَيْرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنِّي كُنْتُ اَمُرُّ بِالرَّجُلَيْنِ يَتَنَازَعَانِ يَذْكُرَانِ اللّٰهَ، فَاَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِيْ، فَاُكَفِّرُ عَنْهُمَا كَرَاهِيَةَ اَنْ يُّذْكَرَ اللّٰهُ اِلَّا فِيْ حَقٍّ، وَكَانَ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ، فَاِذَا قَضَى حَاجَتَهُ اَمْسَكَتِ امْرَاَتُهُ بِيَدِهِ حَتّٰى يَبْلُغَ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَبْطَاَ عَلَيْهَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى اَيُّوبَ فِيْ مَكَانِهِ اَنِ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ، فَاسْتَبْطَاَتْهُ فَتَلَقَّتْهُ وَاَقْبَلَ عَلَيْهَا قَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ

✧✧ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت ایوب علیہ السلام (جو کہ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے) ۱۵ سال آزمائش میں رہے۔ اس دوران آپ کے قریب و بعید (کے تمام تعلق دار) آپ کو چھوڑ گئے۔ آپ کے صرف دو رشتہ دار جو کہ آپ کے خاص الخاص رشتہ دار تھے، وہ صبح شام آپ کے پاس آتے تھے۔ ایک دن ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ہم جانتے ہیں کہ یقیناً ایوب علیہ السلام نے کوئی ایسا گناہ کیا ہے جو پوری دنیا میں کسی نے نہیں کیا ہوگا۔ اس کے ساتھی نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: آج سے اٹھارہ سال پہلے کی بات ہے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی آزمائش ختم فرمادی تو جب وہ دونوں شام کے وقت آپ کے پاس آئے تو وہ آدمی وہ بات آپ سے کہنے سے نہ رہ سکا تو حضرت

حدیث 4115

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2898 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 3617

ایوب علیہ السلام نے اس سے فرمایا: جو کچھ تم نے کہا ہے وہ مجھے تو معلوم نہیں ہے تاہم اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے دو جھگڑنے والے آدمیوں میں فیصلہ کیا تھا، وہ دونوں اللہ کی قسمیں کھا رہے تھے۔ پھر میں اپنے گھر چلا گیا تا کہ ان دونوں کی جانب سے کفارہ ادا کروں کیونکہ مجھے یہ بات ناپسند تھی کہ ناحق اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی جائے۔ حضرت ایوب علیہ السلام قضائے حاجت کے لئے باہر جایا کرتے تھے اور فراغت کے بعد آپ کی زوجہ محترمہ آپ کو سہارا دے کر واپس گھر لاتی تھیں۔ ایک دن آپ نے کافی دیر لگا دی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی نازل فرمائی کہ زمین پر اپنا پاؤں مار، یہ نہانے اور پینے کے لئے ٹھنڈا چشمہ ہے۔ آپ کی زوجہ نے بھی دیر محسوس کی۔ پھر وہ ان سے ملیں تو وہ بھی ان کی طرف متوجہ ہوئے تو ان کی تمام بیماری اللہ تعالیٰ نے ختم فرما دی تھی اور آپ پہلے کی طرح خوبصورت تھے۔ جب آپ کی زوجہ نے آپ کو دیکھا تو بولیں: اے فلاں! اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے کیا تو نے اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت ایوب علیہ السلام کو کہیں دیکھا ہے؟ خدا کی قسم! تیری شکل وصورت ان کی صحت کے زمانے کی صورت سے بالکل ملتی جلتی ہے، وہ بولے: میں ہی تو وہ ہوں۔ آپ کے دو کھلیان تھے ایک گندم کا اور ایک جو کا۔ اللہ تعالیٰ نے دو بادل بھیجے ان میں سے ایک گندم کے کھلیان پر سایہ فگن ہوا اور اس پر سونا برسایا اور دوسرا بادل جو کے ڈھیر پر آیا اور اس نے اس پر چاندی برسائی۔ حتیٰ کہ وہ بہہ گئے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4116- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، وَاَبُوْ مُسْلِمٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمَّا عَافَى اللّٰهُ اَيُّوبَ اَمْطَرَ عَلَيْهِ جَرَادًا مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَاْخُذُهُ بِيَدِهِ وَيَجْعَلُهُ فِيْ ثَوْبِهِ، فَقِيْلَ لَهُ: يَا اَيُّوبُ اَمَا تَشْبَعُ؟ قَالَ: وَمَنْ يَّشْبَعُ مِنْ رَحْمَتِكَ؟

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو صحت عطا فرمائی تو ان پر سونے کی ٹڈیوں کی برسات کی تو وہ ان کو اٹھا اٹھا کر اپنے کپڑوں میں ڈالنے لگے۔ آپ سے کہا گیا: اے ایوب! کیا تو سیر نہیں ہوگا؟ تو آپ بولے: (اے اللہ!) تیری رحمت سے کون سیر ہو سکتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4117- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ابْتُلِيَ اَيُّوْبُ سَبْعَ سِنِيْنَ مُلْقًى عَلٰى كُنَاسَةِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

✦✦- حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ایوب علیہ السلام سات سال بیمار رہے اور آپ بیت المقدس کے ایک کونے میں پڑے رہتے تھے۔

4118- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفِرَائِيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّآءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ كَانَ عُمْرُ اَيُّوْبَ ثَلَاثًا وَّتِسْعِيْنَ سَنَةً وَّاَوْصٰى عِنْدَ مَوْتِهِ اِلٰى ابْنِهِ حَوْمَلَ

وَقَدْ بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهُ ابْنَهُ بَشَرَ بْنَ اَيُّوبَ نَبِيًّا وَّسَمَّاهُ ذَا الْكِفْلِ وَاَمَرَهُ بِالدُّعَآءِ اِلٰى تَوْحِيْدِهٖ وَاَنَّهٗ كَانَ مُقِيْمًا بِالشَّامِ عُمُرَهُ حَتّٰى مَاتَ وَكَانَ عُمْرُهُ خَمْسًا وَّسَبْعِيْنَ سَنَةً وَّاِنَّ بَشْرًا اَوْصٰى اِلٰى ابْنِهٖ عَبْدَانَ ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهُمْ شُعَيْبًا

✧✧ - حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ایوب علیہ السلام کی عمر ۷۳ سال تھی اور آپ نے اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹے حومل کو وصیت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بعد آپ کے بیٹے بشر بن ایوب علیہ السلام کو نبی بنایا اور ان کا نام ''ذوالکفل'' رکھا اور ان کو توحید کی دعوت دینے کا حکم دیا۔ وہ اپنی وفات تک ملک شام میں قیام پذیر رہے، ان کی عمر ۷۵ برس تھی اور بشر بن ایوب نے اپنے بیٹے عبدان کو وصیت کی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ ے ان کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام کو نبی بنایا۔

ذِكْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ اِلْيَاسَ وَصِفَتُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

4119- اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنِيْ مُدْرِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ كَانَ اِلْيَاسُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَاحِبَ جِبَالٍ وَبَرِيَّةٍ يَخْلُوْ فِيْهَا يَعْبُدُ رَبَّهٗ وَكَانَ ضَخْمَ الرَّاْسِ خَمِيْصَ الْبَطْنِ دَقِيْقَ السَّاقَيْنِ وَكَانَ فِيْ رَاْسِهٖ شَامَةٌ حَمْرَآءُ وَاِنَّمَا رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَرْضِ الشَّامِ وَلَمْ يَصْعَدْ بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ فَاَوْرَثَ الْيَسَعَ مِنْ بَعْدِهِ النُّبُوَّةَ

اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت الیاس علیہ السلام اور ان کی صفات کا ذکر

✧✧ - حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت الیاس علیہ السلام پہاڑوں اور جنگلوں کو دوست رکھنے والے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے پہاڑوں اور جنگلوں میں چلے جایا کرتے تھے۔ آپ کا سر موٹا تھا اور پیٹ دبلا تھا، باریک پنڈلیاں تھیں، آپ کے سر میں سرخ رنگ کی (نبوت کی) نشانی تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ملک شام کی طرف اٹھالیا تاہم ان کو آسمانوں پر نہیں لے گیا۔ پھر ان کے بعد حضرت یسع علیہ السلام نبی بنے۔

ذِكْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ الَّذِيْ سَمَّاهُ اللّٰهُ ذَا النُّوْنِ

4120- اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنِيْ مُدْرِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَانَ يُوْنُسُ بْنُ مَتّٰى الَّذِيْ سَمَّاهُ اللّٰهُ ذَا النُّوْنِ فَقَالَ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ فَنَجَاهُ مِنَ الْغَمِّ مِنْ ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ظُلْمَةُ اللَّيْلِ وَظُلْمَةُ الْبَحْرِ وَظُلْمَةُ بَطْنِ الْحُوْتِ وَبَاتَ عَلٰى قَوْمِهٖ وَاَرْسَلَهٗ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ فَآمَنُوْا فَمَتَّعَهُمُ اللّٰهُ اِلٰى آجَالِهِمُ الَّتِيْ كَتَبَهَا لَهُمْ وَلَمْ يُهْلِكْهُمْ بِالْعَذَابِ

اللہ کے نبی حضرت یونس بن متی علیہ السلام کا ذکر

یہ وہی ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ''ذوالنون'' (مچھلی والے) کے نام سے کیا ہے

✧✧ -حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یونس بن متی علیہ السلام وہی ہیں جن کو''ذوالنون'' کے نام سے موسوم کیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ(الانبياء: 87)

''اور ذوالنون کو یاد کرو جب چلا غصہ میں بھرا تو گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے تو اندھیریوں میں پکارا کوئی معبود نہیں سوائے تیرے پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول کیا اور انہیں غم سے نجات بخشی۔

تین طرح کے اندھیرے تھے۔

(1) رات کا اندھیرا۔

(2) دریا کا اندھیرا۔

(3) مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا۔

آپ اپنی قوم میں تشریف لائے اور آپ کو ایک لاکھ یا اس سے بھی زائد افراد کی طرف بھیجا گیا، وہ لوگ آپ پر ایمان لائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو نفع دیا، ان کی ان میعادوں تک جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے لکھ رکھی تھی اور ان کو عذاب کے ساتھ ہلاک نہیں کیا۔

4121۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِىْ دَاوُدَ الْبُرُنُسِىُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِىُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ السَّبِيعِىُّ، حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، حَدَّثَنِىْ وَالِدِىْ مُحَمَّدٌ، عَنْ اَبِيهِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْوَةُ ذِى النُّونِ الَّتِىْ دَعَا بِهَا فِىْ بَطْنِ الْحُوتِ: لَا اِلٰــهَ اِلَّا اَنْـتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ، لَمْ يَدْعُ بِهَا مُسْلِمٌ فِىْ كُرْبَةٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذوالنون نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعا مانگی تھی وہ

حدیث 4121

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3505 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 10491

یہ تھی:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ

کوئی بھی مسلمان مشکل میں یہ دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی مشکل دور فرما دیتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4122- حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ الْحَمِیْدِ، حَدَّثَنَا الْمُعَافٰی بْنُ سُلَیْمَانَ، حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِیٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَالَ: اِنِّیْ خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ كَذَبَ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰی حَدِیْثِ اَبِی الْعَالِیَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ: اِنِّیْ خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی

-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس نے مجھے یونس بن متی علیہ السلام سے افضل کہا، اس نے جھوٹ بولا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابو العالیہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے "کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ مجھے یونس بن متی علیہ السلام سے افضل کہے"۔

4123- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَاَبُوْ سَلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنْبَاَ دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی ثَنِیَّةٍ فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالُوْا ثَنِیَّةُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی عَلٰی نَاقَةٍ خِطَامُهَا لِیْفٌ وَّعَلَیْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوْفٍ وَهُوَ یَقُوْلُ لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ یُخَرِّجَاهُ

-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنیہ (نامی پہاڑی) پر گئے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟

حدیث 4122

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارا بن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء 4328

حدیث 4123

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2632 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 8796 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 2542 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 12756

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ثنیہ (نامی پہاڑی) ہے۔ آپ نے فرمایا: گویا کہ میں یونس بن متی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اونٹنی پر سوار ہیں جس کی لگام رسی کی ہے اور انہوں نے اون کا جبہ زیب تن کر رکھا ہے اور وہ کہہ رہے ہیں:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4124 - اَخْبَرَنِی اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِی مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ يُوْنُسُ فِي بَطْنِ الْحُوْتِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں چالیس دن رہے۔

4125 - اَخْبَرَنِی اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ الْعَطَّارُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ "فَلَوْلَا اَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ" قَالَ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ فِي الدُّجَآءِ

✧✧ - حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد:

فَلَوْلَا اَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ (الصافات: 43)

''تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق دریافت کیا گیا (کہ ان کی تسبیح کیا تھی؟) آپ نے فرمایا: وہ رات کی تاریکی میں کثرت سے نماز پڑھا کرتے تھے۔

4126 - اَخْبَرَنِی اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى الْتَقَمَهُ الْحُوْتُ ضُحًى وَلَفَظَهُ عَشِيَّةً

✧✧ - حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مچھلی نے حضرت یونس علیہ السلام کو چاشت کے وقت نگلا تھا اور عشاء کے وقت باہر نکال دیا تھا۔

4127 - اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَعَا بِدُعَاءِ يُوْنُسَ الَّذِيْ دَعَا بِهِ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ اسْتُجِيْبَ لَهُ، هٰذَا شَاهِدٌ لِمَا تَقَدَّمَهُ

حديث 4127

اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 707

✧✧ ۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص وہ دعا مانگے جو حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی، قبول کر لی جاتی ہے۔

۞۞ یہ حدیث گزشتہ حدیث کی شاہد ہے۔

4128۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدُ الْاِسْفِرَائِيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّآءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَّهْبٍ اَنَّ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى كَانَ عَبْدًا صَالِحًا وَّكَانَ فِيْ خَلْقِهٖ ضَيْقٌ فَلَمَّا حُمِلَتْ عَلَيْهِ اَثْقَالُ النُّبُوَّةِ وَلَهَا اَثْقَالٌ لَا يَحْمِلُهَا اِلَّا قَلِيْلٌ فَتَفَسَّخَ تَحْتَهَا تَفَسُّخَ الرُّبْعِ تَحْتَ الْحِمْلِ فَقَذَفَهَا مِنْ بَدَنِهٖ وَخَرَجَ هَارِبًا مِّنْهَا يَقُوْلُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ اَیْ لَا تَلْقَ اُخْرٰی كَمَا اَلْقَاهُ

✧✧ ۔حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت یونس بن متی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تھے، آپ ذرا کمزور بدن تھے۔ جب آپ پر نبوت کا بوجھ ڈالا گیا (یہ بوجھ بہت کم لوگ اٹھا سکتے ہیں) تو وہ بوجھ کے نیچے دب گئے۔ آپ نے وہ بوجھ پھینک دیا اور بھاگ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (الاحقاف:35)

''تو تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ (القلم:48)

''تو تم اپنے رب کے حکم کا انتظار کرو اور اس مچھلی والے کی طرح نہ ہونا جب اس حال میں پکارا کہ اس کا دل گھٹ رہا تھا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی تم ایسا رویہ نہ اپنانا جیسا انہوں نے اپنایا تھا۔

4129۔ اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّیْ حَدَّثَنَا سُنَيْدُ بْنُ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَوْفٍ الْاَعْرَابِيِّ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَمَّا وَقَعَ يُوْنُسُ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ ظَنَّ اَنَّهُ الْمَوْتُ فَحَرَّكَ رِجْلَيْهِ فَاِذَا هِيَ تَتَحَرَّكُ فَسَجَدَ وَقَالَ يَا رَبِّ اتَّخَذْتُ لَكَ مَسْجِدًا فِيْ مَوْضِعٍ لَّمْ يَسْجُدْ فِيْهِ اَحَدٌ قَطُّ

✧✧ ۔حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں گئے تو وہ سمجھے کہ ان پر موت واقع ہو چکی ہے۔ انہوں نے اپنے پاؤں ہلائے تو وہ ہل گئے تو انہوں نے سجدہ ریز ہو کر عرض کی: یا اللہ! میں نے اس مقام پر تجھے سجدہ کیا ہے جہاں کبھی بھی کسی نے سجدہ نہیں کیا۔

ذِكْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ صَاحِبِ الزَّبُوْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

4130۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفِرَائِيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّآءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنِ

اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ دَاوُدَ بْنِ اِيْشَا بْنِ عَوْبِدِ بْنِ بَاعِرِ بْنِ سَلْمُوْنَ بْنِ يَحْسُوْنَ بْنِ يَارِبِ بْنِ رَامِ بْنِ حَضْرُوْنَ بْنِ فَارِصِ بْنِ يَهُوْدَا بْنِ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ وَكَانَ رَجُلًا قَصِيْرًا اَزْرَقَ قَلِيْلَ الشَّعْرِ طَاهِرَ الْقَلْبِ فَقِيْهًا

اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام صاحب زبور کا ذکر

✧✧ ۔حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ (حضرت داؤد علیہ السلام کا نسب بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں:

دَاوُدَ بْنِ اِيْشَا بْنِ عَوْبِدِ بْنِ بَاعِرِ بْنِ سَلْمُوْنَ بْنِ يَحْسُوْنَ بْنِ يَارِبِ بْنِ رَامِ بْنِ حَضْرُوْنَ بْنِ فَارِصِ بْنِ يَهُوْدَا بْنِ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ

آپ متوسط القامت تھے، خوبصورت تھے۔ آپ کے (سر پر) کم بال تھے۔ پاکیزہ دل والے اور فقیہ تھے۔

4131۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ" اِلٰى قَوْلِهٖ "وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظَّالِمِيْنَ" قَالَ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى نَبِيِّهِمْ اَنَّ فِي وُلْدِ فُلَانٍ رَجُلٌ يَقْتُلُ اللّٰهُ بِهٖ جَالُوْتَ وَمِنْ عَلَامَتِهٖ هٰذَا الْقَرْنُ تَضَعُهُ عَلٰى رَاْسِهٖ فَيَقْبِضُ مَا فَاتَهُ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنَّ فِي وُلْدِكَ رَجُلًا يَقْتُلُ اللّٰهُ بِهٖ جَالُوْتَ قَالَ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ فَاَخْرَجَ لَهُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا اَمْثَالَ السَّوَارِيِّ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ بَارِعٌ عَلَيْهِمْ فَجَعَلَ يَعْرِضُهُمْ عَلَى الْقَرْنِ فَلَا يَرٰى شَيْئًا قَالَ فَقَالَ اِنَّ لَكَ غَيْرَ هٰؤُلَاءِ الْوَلَدُ قَالَ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لِيْ وَلَدٌ قَصِيْرٌ اِسْتَحْيَيْتُ اَنْ يَّرَاهُ النَّاسُ فَجَعَلْتُهُ فِي الْغَنَمِ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِي شِعْبِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَقَالَ هٰذَا هُوَ لَا شَكَّ فِيْهِ قَالَ فَوَضَعَ الْقَرْنَ عَلٰى رَاْسِهٖ فَقَامَ

✧✧ ۔حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے درج ذیل ارشاد کے بارے میں فرماتے ہیں:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْآ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ

"اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے تو اللہ نے ان سے فرمایا مر جاؤ پھر انہیں زندہ فرما دیا بیشک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔

اور لڑو اللہ کی راہ میں اور جان لو کہ اللہ سنتا جانتا ہے۔

ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حسن دے تو اللہ اس کے لئے بہت گُنا بڑھا دے اور اللہ تنگی اور کشائش کرتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پھر جانا۔

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو جو موسٰی کے بعد ہوا جب اپنے ایک پیغمبر سے بولے ہمارے لئے کھڑا کر دو ایک بادشاہ کہ ہم خدا کی راہ میں لڑیں

نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تمہارے انداز ایسے ہیں کہ تم پر جہاد فرض کیا جائے تو پھر نہ کرو بولے ہمیں کیا ہوا کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم نکالے گئے ہیں اپنے وطن اور اپنی اولاد سے تو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا منہ پھیر گئے مگر ان میں کے تھوڑے اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں آدمی کی اولاد میں ایک شخص ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ جالوت کو ہلاک فرمائے گا۔اس کی نشانی یہ سینگ ہے، یہ اس کے سر پر رکھا جائے گا تو جو زائد ہوگا وہ خود ہی سمٹ جائے گا۔ وہ نبی علیہ السلام اس آدمی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کے ذریعے بتایا ہے کہ تیری اولاد میں ایک بچہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ جالوت کو قتل کرے گا۔اس نے کہا: اے اللہ تعالیٰ کے نبی ٹھیک ہے۔اس نے ستونوں کی طرح (دراز قد) بارہ لڑکے ان کے سامنے کئے، ان میں ایک آدمی ایسا بھی تھا جو دوسروں کی بہ نسبت زیادہ علم و فضل کا مالک تھا۔آپ نے ہر ایک پر سینگ رکھ کر دیکھا لیکن کسی کو پورا نہ آیا، انہوں نے کہا: کیا ان کے علاوہ بھی تیرا کوئی لڑکا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، اے اللہ تعالیٰ کے نبی۔ایک کوتاہ قد لڑکا اور بھی ہے اس کو لوگوں کے سامنے لاتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے، اس لئے میں نے اس کو بکریوں کے ریوڑ میں ڈال رکھا ہے۔انہوں نے پوچھا: وہ کہاں ہے؟ اس نے بتایا: فلاں فلاں گھاٹی میں ہے۔وہ اس کی طرف چل دیئے (جب اس کو دیکھا تو) فرمایا: یہی ہے وہ، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔پھر انہوں نے وہ سینگ اس کے سر پر رکھا اور واپس آ گئے۔

4132۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَخَرَجَ مِنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَىْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبِيْصًا مِنْ نُوْرِهِمْ، ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ، فَقَالَ : اَىْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ :هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ، قَالَ :فَرَاٰى رَجُلًا مِنْهُمْ اَعْجَبَهٗ وَبِيْصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ، قَالَ :يَا رَبِّ، مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ :هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اٰخِرِ الْاُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يُقَالُ لَهٗ دَاوٗدُ، قَالَ :يَا رَبِّ، كَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهٗ ؟ قَالَ :سِتُّوْنَ سَنَةً، قَالَ : اَىْ رَبِّ فَزِدْهُ

حديث 4132

ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودى عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 8796 اخرجه ابويعلىٰ الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 2542 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 12756

مِنْ عُمْرِی اَرْبَعِیْنَ سَنَةً، قَالَ: اِذَنْ یُّکْتَبُ وَیُخْتَمُ وَلا یُبَدَّلُ، فَلَمَّا انْقَضٰی عُمْرُ اٰدَمَ جَاءَ هُ مَلَكُ الْمَوْتِ، قَالَ: اَوَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمْرِی اَرْبَعُوْنَ سَنَةً، قَالَ: اَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوٗدَ، قَالَ: فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُهُ وَنَسِیَ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُهُ، وَخَطِءَ فَخَطِئَتْ ذُرِّیَّتُهُ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت کو مسلا تو قیامت تک جس کو بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا تھا، وہ تمام کے تمام باہر نکل آئے۔ان میں سے ہر انسان کی پیشانی پر نور کی ایک کرن موجود تھی۔ پھر ان تمام کو حضرت علیہ السلام کے سامنے پیش کیا۔آدم علیہ السلام نے پوچھا: اے میرے رب! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیری اولاد ہے۔انہوں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا اس کی پیشانی کا نور ان کو بہت اچھا لگا۔انہوں نے پوچھا: اے میرے رب! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیری اولاد میں سے آخری امتوں میں سے ہوگا، اس کا نام داؤد علیہ السلام ہے۔انہوں نے پوچھا: یا اللہ! اس کی عمر تو نے کتنی رکھی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ۶۰ سال۔آدم علیہ السلام نے عرض کی: یا اللہ! میری عمر میں سے چالیس سال اس کو دے کر اس کی عمر بڑھا دی جائے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ بات لکھ دی جائے گی اور پھر اس میں کوئی ردوبدل نہیں ہوگا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر پوری ہوگئی تو (روح قبض کرنے کے لئے) ان کے پاس ملک الموت علیہ السلام آ گئے۔ آپ نے کہا: کیا میری عمر میں سے ابھی چالیس سال باقی نہیں رہتے؟ انہوں نے کہا: کیا آپ نے وہ چالیس سال اپنے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام کو نہیں دے دیئے تھے۔فرمایا: آدم علیہ السلام نے انکار کیا تو ان کی اولاد بھی انکار کرتی ہے۔وہ بھول گئے تو ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے۔ان سے خطا ہوئی تو ان کی اولاد سے بھی خطا ہوتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری علیہ السلام اور امام مسلم علیہ السلام نے اسے نقل نہیں کیا۔

4133۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَحْمَسِیُّ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُمَیْدٍ حَدَّثَنَا بْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ وَبَیْنَ مُوْسٰی اِلٰی دَاوٗدَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ وَّتِسْعَةٌ وَّسِتُّوْنَ سَنَةً

✧✧۔محمد بن اسحاق کہتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت داؤد علیہ السلام تک ۵۶۹ برس کا زمانہ ہے۔

4134۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ السَّلَمِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ عَنِ السُّدِّیِّ فِی قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَشَدَدْنَا مُلْکَهٗ قَالَ کَانَ یَحْرُسُهٗ کُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ قَالَ السُّدِّیُّ وَکَانَ دَاوٗدُ قَدْ قَسَمَ الدَّهْرَ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ یَوْمًا یَقْضِی فِیْهِ بَیْنَ النَّاسِ وَیَوْمًا یَخْلُوْ فِیْهِ لِعِبَادَتِهٖ وَیَوْمًا یَخْلُوْ فِیْهِ لِنِسَآئِهٖ وَکَانَ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اِمْرَاَةً وَّکَانَ فِیْمَا یَقْرَاُ مِنَ الْکُتُبِ اَنَّهٗ کَانَ یَجِدُ فَضْلَ اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ فَلَمَّا وَجَدَ ذٰلِكَ فِیْمَا یَقْرَاُ مِنَ الْکُتُبِ قَالَ یَا رَبِّ اَرٰی الْخَیْرَ کُلَّهٗ قَدْ ذَهَبَ بِهٖ اٰبَائِی الَّذِیْنَ کَانُوْا قَبْلِی فَاَعْطِنِی مِثْلَ مَا اَعْطَیْتَهُمْ وَافْعَلْ بِی مِثْلَ مَا فَعَلْتَ بِهِمْ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ اَنَّ اٰبَاءَكَ ابْتُلُوْا بِبَلَایَا لَمْ تُبْتَلْ بِهَا اَنْتَ اِبْتَلٰی اِبْرَاهِیْمَ بِذَبْحِ ابْنِهٖ وَابْتَلٰی اِسْحَاقَ بِذَهَابِ بَصَرِهٖ وَابْتُلِیَ یَعْقُوْبُ بِحُزْنِهٖ عَلٰی یُوْسُفَ

وَاِنَّكَ لَمْ تُبْتَلَ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ قَالَ يَا رَبِّ ابْتَلِنِي بِمِثْلِ مَا ابْتَلَيْتَهُمْ بِهٖ وَاَعْطِنِي مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَهُمْ قَالَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنَّكَ مُبْتَلًى فَاحْتَرِسْ قَالَ فَمَكَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّمْكُثَ اِذْ جَآءَهُ الشَّيْطَانُ قَدْ تَمَثَّلَ فِي صُوْرَةِ حَمَامَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ حَتّٰى وَقَعَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ قَالَ فَمَدَّ يَدَهُ اِلَيْهِ لِيَاْخُذَهُ فَطَارَ مِنَ الْكَوَّةِ فَنَظَرَ اَيْنَ يَقَعُ فَبَعَثَ فِي اَثَرِهٖ قَالَ فَاَبْصَرَ امْرَاَةً تَغْتَسِلُ عَلٰى سَطْحٍ لَّهَا فَرَاٰى امْرَاَةً مِنْ اَجْمَلِ النِّسَآءِ خَلْقًا فَحَانَتْ مِنْهَا اِلْتِفَاتَةً فَاَبْصَرَتْهُ فَاَلْقَتْ شَعْرَهَا فَاسْتَتَرَتْ بِهٖ فَزَادَهُ ذٰلِكَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَسَاَلَ عَنْهَا فَاُخْبِرَ اَنَّ لَهَا زَوْجًا وَاَنَّ زَوْجَهَا غَائِبٌ بِمَسْلَحَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَبَعَثَ اِلٰى صَاحِبِ الْمَسْلَحَةِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّبْعَثَهُ اِلٰى عَدُوِّهٖ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَبَعَثَهُ فَفَتَحَ لَهُ فَلَمْ يَزَلْ يَبْعَثُهُ اِلٰى اَنْ قُتِلَ فِي الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ فَتَزَوَّجَ امْرَاَتَهُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا لَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكَيْنِ فِي صُوْرَةِ اِنْسِيَّيْنِ فَطَلَبَا اَنْ يَّدْخُلَا عَلَيْهِ فَوَجَدَاهُ فِي يَوْمِ عِبَادَتِهٖ فَمَنَعَهُمَا الْحَرَسُ اَنْ يَّدْخُلَا عَلَيْهِ فَتَسَوَّرَا عَلَيْهِ الْمِحْرَابَ قَالَ فَمَا شَعُرَ وَهُوَ يُصَلِّي اِذْ هُوَ بِهِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ جَالِسَيْنِ قَالَ فَفَزِعَ مِنْهُمَا فَقَالَا لَا تَخَفْ اِنَّمَا نَحْنُ خَصْمَانِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ يَقُوْلُ لَا تَخَفْ

وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ فِي اِقْرَارِهٖ بِخَطِيْئَتِهٖ

✧ ✧ - حضرت سدی رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ

''اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کیا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ہر روز چار چار ہزار محافظ آپ کی چوکیداری کرتے تھے۔ سدی کہتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام نے ایام کی تقسیم کر رکھی تھی۔ ایک دن آپ لوگوں میں فیصلے کیا کرتے تھے، ایک دن آپ عبادت الٰہی کے لئے خلوت نشین رہتے اور ایک دن اپنے گھر والوں کے ساتھ گزارتے تھے۔ آپ کی ۹۹ بیویاں تھیں۔ آپ کتاب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام اور پھر حضرت یعقوب علیہ السلام کے فضائل و کمالات پڑھا کرتے تھے۔ جب انہوں نے کتب کے مطالعہ میں یہ سب کچھ پا لیا تو عرض کی: اے میرے رب تمام بھلائی تو مجھ سے پہلے میرے آباؤ اجداد لے گئے ہیں۔ تو مجھے بھی وہی کچھ عطا کر جو ان کو عطا کیا تھا اور میرے ساتھ بھی وہی معاملہ فرما جو ان کے ساتھ کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ تیرے آباؤ اجداد پر جو امتحانات ڈالے گئے تھے تم کو ابھی تک ان سے دوچار نہیں کیا گیا۔ ابراہیم علیہ السلام سے ان کے لخت جگر کو ذبح کروانے کا امتحان لیا گیا اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی بینائی ختم کر کے آزمایا گیا۔ یعقوب علیہ السلام کو ان کے بیٹے کے فراق کی مصیبت میں ڈالا گیا اور تمہیں ان میں سے کسی آزمائش میں بھی نہیں ڈالا گیا۔ انہوں نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے بھی ان جیسی آزمائش میں بے شک ڈال دے لیکن مجھے وہ عطا کر دے جو کچھ تو نے ان کو عطا کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ ٹھیک ہے تمہیں آزمایا جائے گا تم تیار رہو۔ اس کے بعد کچھ وقت گزرا جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر شیطان سونے کی کبوتری بن کر ان کے قدموں میں آ کر گرا، اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اس کو اٹھانے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو وہ روشندان میں سے اڑ گئی۔ آپ دیکھنے لگے کہ کہاں جاتی ہے آپ کی نگاہیں اس کے تعاقب میں

تھیں کہ اچانک آپ کی نظر ایک عورت پر پڑی جو کہ چھت پر نہا رہی تھی آپ نے دیکھا کہ وہ عورت بہت زیادہ حسین وجمیل ہے، اچانک اس کی نظر آپ پر پڑ گئی اس نے آپکو دیکھا اور پھر اپنے بال ڈھلکا لئے۔ پھر وہ آپ سے اوجھل ہوگئی۔ اس وجہ سے آپ کے دل میں اس کی رغبت اور بھی بڑھ گئی۔ آپ نے اس کے بارے میں معلومات کروائیں تو پتہ چلا کہ وہ شادی شدہ ہے اور اس کا شوہر کسی (فوجی) اسلحہ کے کارخانے میں کام کرتا ہے، آپ نے کارخانے کے مالک کو پیغام بھیجا اور اس کو حکم دیا کہ اس کو فلاں فلاں دشمن کے علاقے میں بھیج دو۔ اس کو بھیج دیا گیا تو وہاں فتح ہوگئی۔ آپ مسلسل اس کو جہاد میں بھیجتے رہے حتیٰ کہ تیسری مرتبہ وہ شہید ہوگیا۔ تو آپ نے اس کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ جب آپ اس سے ہمبستر ہوئے تو ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی شکل میں دو فرشتے ان کے پاس بھیجے۔ انہوں نے آپ کے پاس آنے کی اجازت مانگی تو وہ آپ کی عبادت کا دن تھا، اس لئے محافظوں نے ان کو اندر آنے سے منع کر دیا تو وہ دونوں دیوار کود کر داؤد علیہ السلام کی مسجد میں آگئے۔ آپ نماز میں مشغول تھے، اس لئے آپ کو کچھ معلوم نہ ہوا، آپ نے اچانک دیکھا تو وہ دونوں آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام ان سے کچھ گھبرا گئے تو انہوں نے کہا: آپ ڈریئے مت۔ ہم دو فریق ہیں، ہم میں سے ایک نے دوسرے کے ساتھ زیادتی کی ہے تو آپ ہمیں سچا فیصلہ فرمادیجئے اور خلاف حق نہ کیجئے۔ اس کے بعد آپ کی خطاء کے اقرار کے سلسلہ میں طویل حدیث نقل فرمائی۔

4135- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمِيْدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اِخْتَارَ اللّٰهُ لِنَبُوَّتِهٖ وَانْتَخَبَ لِرِسَالَتِهٖ دَاوُدَ بْنِ اِيْشَا فَجَمَعَ اللّٰهُ لَهٗ ذٰلِكَ النُّوْرَ وَالْحِكْمَةَ وَزَادَهُ الزَّبُوْرَ مِنْ عِنْدِهٖ فَمَلَكَ دَاوُدُ بْنُ اِيْشَا سَبْعِيْنَ سَنَةً فَانْصَفَ النَّاسَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَقَضٰى بِالْفَصْلِ بَيْنَهُمْ بِالَّذِيْ عَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ مِنْ حِكْمَتِهٖ وَاَمَرَ رَبُّنَا الْجِبَالَ فَاَطَاعَتْهُ وَاَلَانَ لَهُ الْحَدِيْدَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاَمَرَ رَبُّنَا الْمَلَائِكَةَ تَحْمِلُ لَهُ التَّابُوْتَ فَلَمْ يَزَلْ دَاوُدُ يُدَبِّرُ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَنُوْرِهٖ قَاضِيًا بِحَلَالِهٖ نَاهِيًا عَنْ حَرَامِهٖ حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْبِضَهُ اِلَيْهِ اَوْحٰى اِلَيْهِ اَنِ اسْتَوْدِعْ نُوْرَ اللّٰهِ وَحِكْمَتِهٖ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ اِلٰى اِبْنِكَ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَفَعَلَ

✧✧- حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنی نبوت اور رسالت کے لئے حضرت داؤد بن ایشا علیہ السلام کو منتخب فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے وہ نور اور حکمت جمع فرمائی اور اپنی طرف سے ان کے لئے زبور کا اضافہ فرمایا۔ حضرت داؤد بن ایشا علیہ السلام نے ستر سال حکومت کی۔ آپ نے لوگوں کو انصاف دلایا اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ علم وحکمت سے ان میں درست فیصلے فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو حکم دیا تو وہ بھی آپ کے اطاعت گزار ہوگئے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کے لئے لوہا نرم ہوگیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا تو وہ آپ کا تابوت اٹھاتے تھے۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے علم اور نور کے ساتھ مسلسل اللہ تعالیٰ کے حلال کو نافذ فرماتے اور اس کے حرام سے روکتے رہے۔ حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض کرنے کا ارادہ فرمایا تو ان کی جانب وحی فرمائی کہ وہ اپنا ظاہر باطن تمام نور اور حکمت اپنے بیٹے سلیمان علیہ السلام کو دے دیں، تو انہوں نے ایسا ہی کیا۔

4136- اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ

عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِی هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ فِی قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ" قَالَ فِی زَبُوْرِ دَاوٗدَ مِنْ بَعْدِ ذِكْرِ مُوْسٰی "اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِیَ الصَّالِحُوْنَ" قَالَ الْجَنَّةُ

✧✧ ۔حضرت شعبی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

قَالَ فِي زَبُوْرِ دَاوٗدَ مِنْ بَعْدِ ذِكْرِ مُوْسٰی (الانبياء:105)

''اور بے شک ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور میں موسیٰ علیہ السلام کے ذکر کے بعد یہ تھا کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں: اس سے مراد ''جنت'' ہے۔

ذِكْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ وَمَا آتَاهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ

4137۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِیٍٔ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اِمْلَاءً بِاِمْضَاءِ اَبِیْ بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، حَدَّثَنِی شِهَابُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: مَشَيْتُ مَعَ عَمِّی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اِلٰی جَعْفَرٍ، فَقُلْتُ: زَعَمَ النَّاسُ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ سَاَلَ رَبَّهٗ اَنْ يَّهَبَ لَهٗ مُلْكًا لَا يَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنَّهَا الْعِشْرِيْنَ، فَقَالَ: مَا اَدْرِی مَا اَحَادِيْثُ النَّاسِ، وَلٰكِنْ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمْ يُعَمِّرِ اللّٰهُ مَلِكًا فِیْ اُمَّةِ نَبِيٍّ مَضٰی قَبْلَهٗ مَا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیُّ مِنَ الْعُمُرِ فِیْ اُمَّتِهٖ

حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ حکومت کا ذکر

✧✧ عمر بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنے چچا محمد بن علی بن حسین کے ہمراہ حضرت جعفر کے پاس گیا، میں نے ان سے کہا: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے اللہ تعالیٰ سے ایسی بادشاہی مانگی تھی جو ان کے بعد کسی کو نہ ملے اور بے شک وہ ۲۰ ہیں۔آپ نے کہا: میں یہ نہیں جانتا کہ لوگ کیا کہتے ہیں۔تاہم میرے والد علی بن حسین نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے ان کی امت میں اتنی لمبی حکومت کسی نے نہیں کی، جتنی لمبی حکومت اس نبی نے اپنی امت میں کی ہے۔

4138۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰی حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ يَحْيٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَحَارِبِیُّ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنْ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ اِذْ يَحْكُمَانِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ" قَالَ كَرْمٌ قَدْ اَنْبَتَتْ عَنَاقِيْدَهٗ فَاَفْسَدَتْهُ الْغَنَمُ قَالَ فَقَضٰی دَاوٗدُ بِالْغَنَمِ لِصَاحِبِ الْكَرْمِ فَقَالَ سُلَيْمَانُ غَيْرُ هٰذَا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ

تَدْفَعُ الكَرَمَ اِلٰى صَاحِبِ الْغَنَمِ فَيَقُوْمُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَعُوْدَ كَمَا كَانَ وَتَدْفَعُ الْغَنَمَ اِلٰى صَاحِبِ الْكَرَمِ فَيُصِيْبُ مِنْهَا حَتّٰى اِذَا عَادَ الْكَرَمُ كَمَا كَانَ دَفَعْتَ الْكَرَمُ اِلٰى صَاحِبِهٖ وَدَفَعْتَ الْغَنَمَ اِلٰى صَاحِبِهَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ "فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا !>

✧✧۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

دَاوٗدَ وُسُلَيْمَانَ اِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ(الانبياء:78)

''اور داؤد اور سلیمان کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے جب رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹیں اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے''۔(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرماتے ہیں: ایک انگوروں کی بیل تھی جس پر گچھے آچکے تھے۔اس کو بکریوں نے خراب کر ڈالا۔حضرت داؤد علیہ السلام نے فیصلہ کیا کہ یہ بکریاں انگوروں کی بیل کے مالک کے حوالے کر دی جائیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ کے نبی علیہ السلام! آپ اس فیصلے پر نظر ثانی فرمائیں۔انہوں نے پوچھا: تو کیا فیصلہ کیا جائے؟ آپ نے فرمایا: انگور کی بیل بکریوں کے مالک کے حوالے کر دیں تا آنکہ دوبارہ برآور ہو جائیں اور اس وقت تک بکریاں انگور کے مالک کے حوالے کر دیں۔جب انگور کی بیل دوبارہ اسی حالت پر آجائے گی جس پر تھی تو بکریاں، بکریوں کے مالک کو دے دی جائیں اور انگور کی بیل اس کے مالک کو دی جائے۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا(الانبياء:79)

''ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا''۔(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

4139۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ السَّلَمِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُعْطِيَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ مُلْكَ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا فَمَلَكَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ سَبْعَمِائَةِ سَنَةٍ وَّسِتَّةَ اَشْهُرٍ مَلَكَ اَهْلَ الدُّنْيَا كُلَّهُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنِ وَالدَّوَابِّ وَالطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ وَاُعْطِيَ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَمَنْطِقَ كُلِّ شَيْءٍ وَفِي زَمَانِهٖ صُنِعَتِ الصَّنَائِعُ الْمُعْجِبَةُ الَّتِي مَا سَمِعَ بِهَا النَّاسُ وَسُخِّرَتْ لَهٗ فَلَمْ يَزَلْ مُدَبِّرًا بِاَمْرِ اللّٰهِ وَنُوْرِهٖ وَحِكْمَتِهٖ حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْبِضَهٗ اَوْحٰى اِلَيْهِ اَنِ اسْتَوْدِعْ عِلْمَ اللّٰهِ وَحِكْمَتَهٗ اَخَاهُ وَوَلَدَ دَاوٗدَ وَكَانُوْا اَرْبَعَ مِائَةٍ وَّثَمَانِيْنَ رَجُلًا بِلَا رِسَالَةٍ

✧✧۔حضرت جعفر بن محمد کا بیان ہے کہ ''حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کو زمین کے مشارق اور مغارب کی حکومت دی گئی تھی۔چنانچہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے جنات، انسان، شیاطین، جانوروں، پرندوں اور درندوں تمام دنیا پر سات سو سال اور چھ مہینے حکومت کی۔آپ کو ہر چیز کا علم دیا گیا تھا اور ہر چیز کی بولی سکھائی گئی تھی۔آپ کے زمانے میں بڑی عجیب وغریب ایجادات ہوئیں، جن کے متعلق انسان نے کبھی سنا تک نہ تھا اور تمام چیزیں آپ کے زیر نگین تھیں۔آپ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کے نور اور حکمت کے ساتھ حکومت کی تدبیر فرماتے رہے حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض کرنے کا ارادہ کیا تو ان کی طرف وحی فرمائی

کہ وہ اپنا علم وحکمت اپنے بھائی اور داؤد علیہ السلام کے بیٹے کے سپرد کردیں۔ چنانچہ ان میں ۱۴۸۰ افراد ایسے ہیں جن کو رسالت نہیں ملی۔

4140۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَرَخَ بَنُوْ اِسْحَاقَ مِنْ مَبْعَثِ مُوْسٰى اِلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ قَالَ اُخِذَتْ اِلَيْهِ النُّبُوَّةُ وَالرِّسَالَةُ اَنْ يَّهَبَ لَهُ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ فَسَخَّرَ لَهُ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ وَالطَّيْرُ وَالرِّيْحُ

✧✧ امام شعبی کہتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے لے کر سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی حکومت تک بنو اسحاق نے تاریخ رقم کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا::

وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ (النمل:16)

''اور سلیمان داؤد کا جانشین ہوا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ فرماتے ہیں: ان کو نبوت ورسالت کے ہمراہ ایسی حکومت ملی تھی جو ان کے بعد کسی کو نہیں ملی۔ چنانچہ ان کے لئے جنات، انسان، پرندے اور ہوائیں مسخر کر دی گئی تھیں۔

4141۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِيْ حَجَّاجٌ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ كَانَ عَسْكَرُهٗ مِائَةَ فَرْسَخٍ خَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ مِنْهَا لِلْاِنْسِ وَخَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ لِلْجِنِّ وَخَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ لِلْوَحْشِ وَخَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ لِلطَّيْرِ وَكَانَ لَهٗ اَلْفُ بَيْتٍ مِّنْ قَوَارِيْرَ عَلَى الْخَشَبِ مِنْهَا ثَلَاثُ مِائَةٍ صَرِيْحَةً وَّسَبْعُ مِائَةٍ سِرِّيَّةً فَاَمَرَ الرِّيْحَ الْعَاصِفَ فَرَفَعَتْهُ فَاَمَرَ الرِّيْحَ فَسَارَتْ بِهٖ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَسِيْرُ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَنِّيْ قَدْ زِدْتُ فِيْ مُلْكِكَ اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ بِشَيْءٍ اِلَّا جَاءَتِ الرِّيْحُ فَاَخْبَرَتْكَ

✧✧ حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کا لشکر ایک سو فرسخ تک پھیلا ہوتا تھا (اور ایک فرسخ آٹھ کلومیٹر کا ہوتا ہے) ان میں سے ۲۵ فرسخ انسانوں کے لئے، ۲۵ جنات کے لئے، ۲۵ درندوں کے لئے اور ۲۵ فرسخ پرندوں کے لئے تھا۔ آپ کے لکڑی پر شیشے کے ایک ہزار محل تھے۔ ان میں سے تین سو ظاہر تھے جبکہ ۷۰۰ چھپے ہوئے تھے۔ پھر آپ نے ہوا کو حکم دیا تو اس نے ان کو اٹھالیا، پھر ہوا کو حکم دیا تو وہ اس کو لے کر چل پڑی۔ ایک دفعہ آپ زمین اور آسمان کے درمیان سیر کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب وحی فرمائی۔ ''میں نے آپ کی حکومت میں یہ اضافہ بھی کر دیا ہے کہ مخلوقات میں سے کوئی بھی، جو بھی بات کرے گا، ہوا اس کی خبر آپ تک پہنچا دے گی۔

4142۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ يُوْضَعُ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ كُرْسِيٍّ ثُمَّ يَجِيْءُ اَشْرَافُ الْاِنْسِ فَيَجْلِسُوْنَ مِمَّا يَلِيْهِ ثُمَّ

يَجِيْءُ اَشْرَافُ الْجِنِّ فَيَجْلِسُوْنَ مِمَّا يَلِيْ اَشْرَافَ الْاِنْسِ ثُمَّ يَدْعُوْ الطَّيْرُ فَتَظِلُّهُمْ ثُمَّ يَدْعُوْ الرِّيْحُ فَتَحَمَّلَهُمْ قَالَ فَيَسِيْرُ فِي الْغَدَاةِ الْوَاحِدَةِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ

✧✧-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ۶۰۰ کرسیاں رکھی جاتی تھیں پھر سرکردہ انسان آ کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے سب سے قریبی کرسیوں پر بیٹھ جاتے پھر سرکردہ جنات آتے اور انسانوں سے پیچھے بیٹھتے۔ پھر پرندوں کو بلایا جاتا وہ ان سب پر سایہ کرتے، پھر ہوا کو بلایا جاتا وہ ان سب کو اٹھا لیتی تو یہ لوگ ایک دن میں پورے مہینے کا سفر کر لیتے۔

4143- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبَانِ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَادِعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ مَلَكَ الْاَرْضَ اَرْبَعَةٌ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَذُوْ الْقَرْنَيْنِ وَرَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ حَلْوَانَ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَقِيْلَ لَهُ الْخِضْرُ فَقَالَ لَا

✧✧-حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چار آدمیوں نے پوری روئے زمین پر حکومت کی ہے۔

(1) حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام

(2) ذوالقرنین۔

(3) اہل حلوان کا ایک آدمی۔

(4) ایک اور آدمی ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: (کیا وہ چوتھے آدمی) حضرت خضر ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

(تفسیر خازن، تفسیر حقی، زاد المسیر اور تفسیر بغوی میں مجاہد کے حوالے نقل کیا گیا ہے کہ

ملك الارض اربعة مؤمنان و كافران فالمؤمنان سليمان وذو القرنين والكافران نمرود وبخت نصر

چار آدمیوں کو پوری روئے زمین کی حکومت دی گئی تھی ان میں سے دو مومن تھے اور دو کافر۔ مومن حضرت سلیمان اور ذوالقرنین تھے اور کافر نمرود اور بخت نصر تھے۔ شفیق)

ذِكْرُ زَكَرِيَّا بْنِ اٰدَنَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

4144- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ السَّلَمِيُّ اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ الْقَنَادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ وَاَبِي مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالُوْا كَانَ اٰخِرُ اَنْبِيَاءِ بَنِي اِسْرَائِيْلَ زَكَرِيَّا بْنَ اٰدَنَ بْنِ مُسْلِمٍ وَكَانَ مِنْ ذُرِّيَّةِ يَعْقُوْبَ قَالَ يَرِثُنِي مُلْكِي وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ النُّبُوَّةَ

حضرت زکریا بن آدن علیہ السلام کا ذکر

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے آخری نبی حضرت زکریا بن آدن بن مسلم علیہ السلام ہیں۔ یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد امجاد میں سے ہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھ سے میری حکومت کا وارث ہو اور آل یعقوب علیہ السلام سے نبوت کا۔

4145- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ يَحْيٰى بْنِ زَكَرِيَّا نَبِيِّ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

4146- اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ وَاَبِيْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ سِرًّا فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَائِيْ وَهُمُ الْعَصَبَةُ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَرِثُنِيْ يَرِثُ نُبُوَّتِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ يَرِثُ نُبُوَّةَ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا وَّقَوْلُهُ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً يَّقُوْلُ مَنَازِلَهُ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ وَقَالَ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ جِبْرِيْلُ وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا لَّمْ يُسَمَّ قَبْلَهُ اَحَدٌ يَّحْيٰى وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ يُصَدِّقُ عِيْسٰى وَحَصُوْرًا وَّالْحَصُوْرُ الَّذِيْ لَا

حدیث 4145

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2379 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" ' طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2150 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 7934 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 5142 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 6426 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ھ/1991ء' رقم الحديث: 24

يُرِيدُ النِّسَآءَ فَلَمَّا سَمِعَ النِّدَآءَ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَهُ يَا زَكَرِيَّا إِنَّ الصَّوْتَ الَّذِي سَمِعْتَ لَيْسَ مِنَ اللّٰهِ إِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ سَخَّرَ بِكَ وَلَوْ كَانَ مِنَ اللّٰهِ أَوْحَاهُ إِلَيْكَ كَمَا يُوحِى إِلَيْكَ وَغَيْرَهُ مِنَ الْأَمْرِ فَشَكَّ مَكَانَهُ وَقَالَ أَنّٰى يَكُونُ لِي غُلَامٌ يَقُولُ مِنْ أَيْنَ يَكُونُ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کا تذکرہ

✧✧-حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے تنہائی میں دعا مانگی ''اے میرے رب! میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور بڑھاپے کی وجہ سے سر میں چاندی آگئی ہے اور اے میرے رب میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہ رہا اور مجھے اپنے بعد اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے۔ وہ عصبہ (قریبی مرد رشتہ دار) ہیں اور میری عورت بانجھ ہے۔ تو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھائے، وہ میرا جانشین ہو اور اولاد یعقوب علیہ السلام کا وارث ہو اور اے میرے رب! اسے پسندیدہ کر۔

وہ یہ بھی دعا مانگا کرتے تھے: اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد، بے شک تو ہی دعا سننے والا۔ اور کہا: اے اللہ! مجھے تنہا نہ چھوڑ اور تو ہی بہتر وارث ہے۔

تو فرشتوں نے ان کو آواز دی۔ یہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے، اس وقت حضرت زکریا علیہ السلام اپنی نماز کی جگہ نماز پڑھ رہے تھے (یہ آواز دی) بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام یحییٰ علیہ السلام ہوگا اور اس سے پہلے کبھی کسی کا یہ نام نہیں رکھا گیا۔ اور فرشتوں نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو مژدہ دیتا ہے یحییٰ علیہ السلام کا جو اللہ تعالیٰ کی طرف کے ایک کلمہ کی تصدیق کرے گا اور سردار اور ہمیشہ کے لئے عورتوں سے بچنے والا۔ جب آپ نے یہ آواز سنی تو آپ کے پاس شیطان آیا اور بولا: اے زکریا! تم نے جو یہ آواز سنی ہے یہ من جانب اللہ نہیں ہے بلکہ یہ تو شیطان کی طرف سے ہے۔ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی تو جس طرح آپ پر اور دیگر انبیاء پر وحی آتی ہے اس انداز میں آتی۔ تو حضرت زکریا علیہ السلام کو شک پیدا ہو گیا اور کہنے لگے: میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا؟ جبکہ میں بوڑھا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یوں ہی کرتا ہے جو چاہے، میں نے تجھے پیدا کیا جبکہ تو کچھ نہ تھا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4147- أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى الْقَاضِي بِبُخَارَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَنْبَأَ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضَّبَعِيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجُونِيِّ عَنْ نَوْفٍ الْبُكَالِيِّ قَالَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ فَقَالَ ''رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَآءِ'' ''إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا'' الْآيَاتِ ثُمَّ قَالَ ''قَالَ رَبِّ أَنّٰى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَّكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا قَالَ كَذٰلِكَ

قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّي آيَةً قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا" قَالَ فَخَتَمَ عَلٰى لِسَانِهِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَّلَيَالِيهِنَّ وَهُوَ صَحِيحٌ لَّا يَتَكَلَّمُ "فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحٰى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَّآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا" الْآيَاتِ إِلٰى يُبْعَثُ حَيًّا

✧✧۔حضرت نوف البکالی فرماتے ہیں: حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں دعا مانگی:

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَآءِ (آل عمران:38)

''اے میرے رب! دے مجھے اپنے پاس سے ستھری اولاد، بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

- إِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا (مریم:4)

''اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر کہنے لگے:

قَالَ رَبِّ أَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَّكَانَتِ امْرَأَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا (مریم:8)

''میرے لڑکا کہاں سے ہوگا میری عورت تو بانجھ ہے اور میں بڑھاپے سے سوکھ جانے کی حالت کو پہنچ گیا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

قَالَ كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا (مریم:9)

''فرمایا: ایسا ہی ہے تیرے رب نے فرمایا: وہ مجھے آسان ہے اور میں نے تو اس سے پہلے تجھے اس وقت بنایا جب تو کچھ بھی نہیں تھا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ آيَةً قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا (مریم:10)

''عرض کی: اے میرے رب! مجھے کوئی نشانی دے دے۔ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین رات دن لوگوں سے کلام نہ کرے بھلا چنگا ہو کر''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

چنانچہ آپ کی زبان سیل کر دی گئی، آپ بالکل صحیح سلامت ہونے کے باوجود تین دن اور تین راتیں کسی سے بات نہ کر سکے۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحٰى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَّآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا (مریم:11)

''تو وہ اپنی قوم پر مسجد سے باہر آیا تو انہیں اشارہ سے کہا کہ صبح و شام تسبیح کرتے رہو۔ اے یحییٰ کتاب مضبوط تھام اور ہم نے اسے بچپن ہی میں نبوت دی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

یہ آیات ''یبعث حیا'' تک نازل ہوئیں۔

4148۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدُوْنَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ غَانِمٍ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا وَعِمْرَانَ تَزَوَّجَا اُخْتَيْنِ فَكَانَتْ اُمُّ يَحْيٰى عِنْدَ زَكَرِيَّا وَكَانَتْ اُمُّ مَرْيَمَ عِنْدَ عِمْرَانَ فَهَلَكَ عِمْرَانُ وَاُمُّ مَرْيَمَ حَامِلٌ بِمَرْيَمَ وَهِيَ جَنِيْنٌ فِي بَطْنِهَا وَكَانَتْ فِيْمَ يَزْعُمُوْنَ قَدْ اَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهَا الْوَلَدَ حَتّٰى اَيِسَتْ وَكَانُوْا اَهْلَ بَيْتٍ مِّنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ

✧✧۔محمد بن اسحاق کہتے ہیں: حضرت زکریا علیہ السلام اور عمران علیہ السلام دونوں کی بیویاں آپس میں سگی بہنیں تھیں۔ چنانچہ یحییٰ علیہ السلام کی والدہ زکریا کی بیوی تھیں اور مریم کی والدہ عمران علیہ السلام کی بیوی تھی۔ عمران کا انتقال ہوگیا، اس وقت حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی والدہ حاملہ تھیں۔ ان کے پیٹ میں مریم رضی اللہ عنہا تھی۔ ان کے بارے میں لوگوں کا یہ موقف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اولا نہیں دی حتیٰ کہ یہ سن ایاس کو پہنچ گئیں جبکہ ان کے گھر والے اللہ تعالیٰ کے مقرب لوگ تھے۔

4149۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، وَيُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَحُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا مِنْ اٰدَمِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَخْطَاَ اَوْ هَمَّ بِخَطِيْئَةٍ اَوْ عَمِلَهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا لَمْ يَهِمَّ بِخَطِيْئَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا

✧✧۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر آدمی سے خطا ہوئی ہے، یا خطا کا ارادہ کیا ہے یا اس پر عمل کیا ہے۔ سوائے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے کہ انہوں نے نہ کبھی گناہ کا سوچا اور نہ عملاً گناہ کیا۔

4150۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي حَمِيْدُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنِي مُدْرِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا سَيِّدًا وَحَصُوْرًا وَّكَانَ لَا يَقْرَبُ النِّسَآءَ وَلَا يَشْتَهِيْهِنَّ وَكَانَ شَابًّا حَسَنَ الْوَجْهِ وَالصُّوْرَةِ لَيِّنَ الْجَنَاحِ قَلِيْلَ الشَّعْرِ قَصِيْرَ الْاَصَابِعِ طَوِيْلَ الْاَنْفِ اَقْرَنَ الْحَاجِبَيْنِ دَقِيْقَ الصَّوْتِ كَثِيْرَ الْعِبَادَةِ قَوِيًّا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ

✧✧۔حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن زکریا علیہما السلام سردار تھے اور عورتوں سے بچنے والے تھے، یہ عورتوں کے قریب بھی نہیں جاتے تھے، نہ ان کی خواہش کرتے تھے۔ حالانکہ آپ خوبصورت نوجوان تھے، نرم بازوؤں والے، کم بالوں والے، چھوٹی انگلیوں والے، لمبی ناک والے، ملی ہوئی ابروؤں والے، باریک آواز والے۔ بہت زیادہ عبادت گزار اور طاعت الٰہی میں بہت طاقتور تھے۔

4151۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ جَنَادَةَ

حدیث 4149

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 2689

حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بُعِثَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَيَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا فِي اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا مِّنَ الْحَوَارِيِّيْنَ يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ قَالَ وَكَانَ فِيْمَا يَنْهَوْنَهُمْ عَنْهُ نِكَاحَ ابْنَةِ الْاَخِ قَالَ وَكَانَتْ لِمَلِكِهِمْ ابْنَةُ اَخٍ تُعْجِبُهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا فَكَانَتْ لَهَا كُلَّ يَوْمٍ حَاجَةً يَقْضِيْهَا فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ اُمَّهَا قَالَتْ لَهَا اِذَا دَخَلْتِ عَلَى الْمَلِكِ فَسَاَلَكِ حَاجَتَكِ فَقُوْلِي حَاجَتِي اَنْ تَذْبَحَ لِي يَحْيٰى بْنَ زَكَرِيَّا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ سَاَلَهَا حَاجَتَهَا فَقَالَتْ حَاجَتِي اَنْ تَذْبَحَ يَحْيٰى بْنَ زَكَرِيَّا فَقَالَ سَلِيْنِي غَيْرَ هٰذَا فَقَالَتْ مَا اَسْاَلُكَ اِلَّا هٰذَا فَقَالَ فَلَمَّا اَبَتْ عَلَيْهِ دَعَا يَحْيٰى بْنَ زَكَرِيَّا وَدَعَى بِطَشْتٍ فَذَبَحَهُ فَبَدَرَتْ قَطْرَةٌ مِّنْ دَمِهِ عَلَى الْاَرْضِ فَلَمْ تَزَلْ تَغْلِي حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ بُخْتَ نَصَّرٍ عَلَيْهِمْ فَجَآءَتْهُ عَجُوْزٌ مِّنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ فَدَلَّتْهُ عَلٰى ذٰلِكَ الدَّمِ فَاَلْقَى اللّٰهُ فِي قَلْبِهِ اَنْ يَّقْتُلَ عَلٰى ذٰلِكَ الدَّمِ مِنْهُمْ حَتّٰى يَسْكُنَ فَقَتَلَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِّنْهُمْ مِنْ سِنٍّ وَاحِدَةٍ حَتّٰى سَكَنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ اِسْنَادُهُ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو بارہ بارہ ہزار حواریوں میں مبعوث فرمایا۔ یہ لوگوں کو تعلیم دیا کرتے تھے۔ ان کی تعلیمات کے مطابق بھائی کی بیٹی یعنی بھتیجی کے ساتھ نکاح کرنا حرام تھا۔ ان کے بادشاہ کی ایک بھتیجی تھی جس کو بادشاہ پسند کرتا تھا اور اس سے نکاح کرنا چاہتا تھا تو وہ ہر دن اس کی ایک حاجت پوری کیا کرتا تھا۔ یہ بات اس لڑکی کی ماں تک پہنچی تو اس نے اپنی لڑکی کو سمجھاتے ہوئے کہا: جب تو بادشاہ کے پاس جائے اور وہ تیری حاجت پوچھے تو تو کہنا: میری حاجت یہ ہے کہ تم میری خاطر یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو ذبح کر دو۔ جب وہ بادشاہ کے پاس گئی، اس نے اس سے حاجت پوچھی، تو اس نے کہا: میری حاجت یہ ہے کہ تم یحییٰ بن زکریا کو ذبح کر دو۔ اس نے کہا: اس کے علاوہ کوئی فرمائش کرو۔ اس نے کہا: میری اس کے علاوہ آپ سے اور کوئی فرمائش نہیں ہے۔ جب یہ اپنی ضد پر اڑ گئی تو بادشاہ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو بلوایا اور ایک بڑا تھال منگوایا اور اس میں آپ کو ذبح کر ڈالا، اس تھال میں سے خون کا ایک قطرہ زمین پر گر گیا تو وہ مسلسل تڑپتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے بخت نصر کو ان پر مسلط فرمایا۔ بنی اسرائیل کی ایک بوڑھی خاتون نے بخت نصر کو اس خون کی کہانی سنائی، تو اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ ان سے انتقام لے گا، جب تک اس خون کو قرار نہیں آتا اس وقت میں ان کو قتل کرتا رہوں گا۔ چنانچہ صرف ایک سال میں اس نے ستر ہزار لوگوں کو قتل کیا۔ تب کہیں اس قطرۂ خون کو سکون ملا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا

4152۔ فَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَدَّادٍ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي قَتَلْتُ بِيَحْيٰى بْنِ زَكَرِيَّا سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَاِنِّي قَاتِلٌ بِابْنِ

ابْنَتِكَ سَبْعِينَ اَلْفًا وَّسَبْعِينَ اَلْفًا وَقَدْ رَوَاهُ حَمِيْدٌ بْنُ الرَّبِيْعِ الْخَزَازِ عَنْ اَبِي نُعَيْمٍ

✧✧-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب وحی فرمائی کہ میں نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے بدلے ستر ہزار لوگ قتل کئے تھے اور بے شک میں آپ کے نواسے کے بدلے اس سے دگنے لوگ قتل کروں گا۔

✿✿اس حدیث کو حمید بن الربیع الخزاز نے ابونعیم کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ وَرُوْحِهِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا

4153- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ لِعَلَاتٍ اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ نَبِيٌّ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

اللہ کے نبی اور اس کی روح حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا ذکر

✧✧-حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور آخرت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سب سے زیادہ قریب میں ہوں اور تمام انبیاء علیہم السلام باپ کی طرف سے بھائی ہیں جبکہ ان کی مائیں مختلف ہیں اور ان سب کا دین ایک ہی ہے اور میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان اور کوئی نبی نہیں ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحیح ہے۔

4154- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَنَّةٌ وَلَدَتْ مَرْيَمَ وَمَرْيَمُ وَلَدَتْ عِيْسٰى

✧✧-حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حنہ کے ہاں مریم پیدا ہوئیں اور مریم علیہا السلام کے ہاں عیسیٰ علیہ السلام

4155- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٌ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّي قَالَ وُلِدَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

حدیث 4153

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاري في "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير، يمامه، بيروت، لبنان، 1407ھ 1987ء 3259 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2365 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 8231 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 6194

✧✧ - حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ ۱۰ محرم الحرام کے دن پیدا ہوئے۔

4156 - اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِی مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا خَرَجَتْ مَرْيَمُ اِلٰی جَانِبِ الْمِحْرَابِ بِحَيْضٍ اَصَابَهَا فَلَمَّا طَهُرَتْ اِذْ هِيَ بِرَجُلٍ مَّعَهَا وَهُوَ قَوْلُهُ "فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا" وَهُوَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَزِعَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ "اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا" الْاٰيَةَ فَخَرَجَتْ وَعَلَيْهَا جِلْبَابُهَا فَاَخَذَ بِكُمِّهَا فَنَفَخَ فِي جَيْبِ دِرْعِهَا وَكَانَ مَشْقُوْقًا مِنْ قُدَامِهَا فَدَخَلَتِ النَّفْخَةُ صَدْرَهَا فَحَمَلَتْ فَاَتَتْهَا اُخْتُهَا امْرَاَةُ زَكَرِيَّا لَيْلَةً تَزُوْرُهَا فَلَمَّا فَتَحَتْ لَهَا الْبَابَ الْتَزَمَتْهَا فَقَالَتِ امْرَاَةُ زَكَرِيَّا يَا مَرْيَمُ اَشَعَرْتِ اَنِّي حُبْلٰی فَقَالَتْ مَرْيَمُ اَيْضًا اَشَعَرْتِ اَنِّي حُبْلٰی فَقَالَتِ امْرَاَةُ زَكَرِيَّا فَاِنِّي وَجَدْتُ مَا فِي بَطْنِي يَسْجُدُ لِلَّذِي فِي بَطْنِكِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ "مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ" فَوَلَدَتِ امْرَاَةُ زَكَرِيَّا يَحْيٰی وَلَمَّا بَلَغَ اَنْ تَضَعَ مَرْيَمُ خَرَجَتْ اِلٰی جَانِبِ الْمِحْرَابِ فَاَجَاءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ اِسْتِحْيَاءً مِّنَ النَّاسِ "يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا فَنَادَاهَا" جِبْرِيْلُ "مِنْ تَحْتِهَا اَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا" فَهَزَّتْهُ فَاُجْرِيَ لَهَا فِي الْمِحْرَابِ نَهْرًا وَالسَّرِيُّ النَّهْرُ فَتَسَاقَطَتِ النَّخْلَةُ رُطَبًا جَنِيًّا فَلَمَّا وَلَدَتْهُ ذَهَبَ الشَّيْطَانُ فَاَخْبَرَ بَنِي اِسْرَائِيْلَ اَنَّ مَرْيَمَ وَلَدَتْ فَلَمَّا اَرَادُوْهَا عَلَی الْكَلَامِ اَشَارَتْ اِلٰی عِيْسٰی فَتَكَلَّمَ عِيْسٰی فَقَالَ "اِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ اٰتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا" فَلَمَّا وُلِدَ عِيْسٰی لَمْ يَبْقَ فِي الْاَرْضِ صَنَمٌ يُّعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِلَّا وَقَعَ سَاجِدًا لِوَجْهِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - ابو مالک، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اور مرہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت مریم علیہا السلام حیض آنے کی وجہ سے محراب کی طرف نکلیں۔ جب آپ پاک ہوئیں تو ان کے پاس ایک مرد کھڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (مریم: 17)

"تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وہ حضرت جبریل تھے۔ آپ اس کو دیکھ کر گھبرا گئیں اور بولیں:

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا (مریم: 18)

"میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا ڈر ہے"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وہ بولے:

اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا(مریم:19)

''میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ وہاں سے نکلیں اور آپ کے اوپر آپ کی بڑی چادر تھی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کا کنارہ پکڑ کر آپ کے دوپٹے میں پھونک ماری، یہ دوپٹہ آگے سے کچھ پھٹا ہوا تھا۔ یہ پھونک آپ کے سینے میں گئی، جس کی وجہ سے آپ حاملہ ہوگئیں۔ آپ رات کے وقت اپنی بہن زکریا کی بیوی کے پاس ملنے کے لئے گئیں۔ جب اس نے دروزہ کھولا تو وہ ان سے لپٹ گئیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی زوجہ نے کہا: کیا تجھے معلوم ہے کہ میں حمل سے ہوں؟ حضرت مریم علیہا السلام نے جواباً کہا: جی ہاں اور کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں بھی حمل سے ہوں۔ تو حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی نے کہا: میں محسوس کر رہی ہوں کہ میرے پیٹ میں جو ہے وہ اس کو سجدہ کر رہا ہے جو آپ کے پیٹ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

''جو اللہ کی طرف سے ایک کلمہ کی تصدیق کرے گا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی نے یحییٰ علیہ السلام کو جنم دیا اور جب حضرت مریم علیہا السلام کے ہاں بچے کی پیدائش کا وقت آیا تو آپ محراب کی جانب نکل گئیں۔ پھر دردِزہ کی وجہ سے وہ ایک کھجور کی جڑ میں آ گئیں۔ لوگوں سے شرم کی ماری مریم علیہا السلام کہنے لگی:

يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا فَنَادٰىهَا(مریم:23)

''ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی اور بھولی بسری ہو جاتی''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو حضرت جبریل نے نیچے کی طرف سے آواز دی:

اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (مریم:24)

''کہ غم نہ کھا بے شک تیرے رب نے نیچے ایک نہر بہادی ہے اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)۔

حضرت مریم علیہا السلام نے اس کو ہلایا تو ان کے لئے محراب میں نہر جاری کر دی گئی۔ ''السری'' نہر کو کہتے ہیں۔ تو کھجور کے درخت سے تازی پکی کھجوریں گرنے لگیں۔ جب ان کے ہاں عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوگئی تو شیطان نے بنی اسرائیل کو خبر دے دی کہ مریم علیہا السلام نے بچہ جنا ہے۔ جب لوگوں نے حضرت مریم علیہا السلام سے وضاحت چاہی تو آپ نے (بجائے اس کے کہ اپنی صفائی خود بیان کرتیں) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جانب اشارہ کر دیا تو عیسیٰ علیہ السلام بول اٹھے:

اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا(مریم:30,31)

''میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا نبی کیا اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

جب عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو روئے زمین کا ہر وہ بت جس کی عبادت کی جاتی تھی وہ سجدہ ریز ہو گیا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4157۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسٰی، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ وَفْدَ نَجْرَانَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا :مَا تَقُوْلُ فِيْ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؟ فَقَالَ :هُوَ رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، قَالُوْا لَهُ :هَلْ لَكَ اَنْ نُلاعِنَكَ اَنَّهُ لَيْسَ كَذٰلِكَ ؟ قَالَ :وَذَاكَ اَحَبُّ اِلَيْكُمْ ؟ قَالُوْا :نَعَمْ، قَالَ :فَاِذَا شِئْتُمْ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَمَعَ وَلَدَهُ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، فَقَالَ رَئِيسُهُمْ :لا تُلاعِنُوْا هٰذَا الرَّجُلَ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ لاعَنْتُمُوْهُ لَيُخْسَفَنَّ اَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ، فَجَاءُ وا، فَقَالُوْا :يَا اَبَا الْقَاسِمِ، اِنَّمَا اَرَادَ اَنْ يُلاعِنَكَ سُفَهَاؤُنَا وَاِنَّا نُحِبُّ اَنْ تُعْفِيَنَا، قَالَ :قَدْ اَعْفَيْتُكُمْ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْعَذَابَ قَدْ اَظَلَّ نَجْرَانَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجران کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، انہوں نے پوچھا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے متعلق تمہارا کیا نظریہ ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ روح اللہ، کلمۃ اللہ، عبداللہ اور اس کے رسول تھے۔ انہوں نے آپ سے کہا: اگر فی الواقع ایسا نہ ہو تو کیا ہم ایک دوسرے پر لعنت کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ کام بہت اچھا لگتا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے، جیسے تمہاری مرضی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بچوں اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلوالیا، ان کا سردار کہنے لگا: اس آدمی (محمد) پر لعنت مت کرو، خدا کی قسم! اگر تم اس کے ساتھ ملاعنہ کرو گے تو دونوں فریقوں میں سے ایک برباد ہو جائے گا۔ تو یہ لوگ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: اے ابوالقاسم! ملاعنہ کی بات تو ہم میں سے بے وقوفوں نے کی ہے جبکہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں معاف فرما دیں۔ آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں معاف کیا۔ پھر فرمایا: عذاب تو نجران پر سایہ فگن ہو چکا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4158۔ اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّي، حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كُلُّ وَلَدِ اٰدَمَ الشَّيْطَانُ نَائِلٌ مِّنْهُ تِلْكَ الطَّعْنَةَ وَلَهَا يَسْتَهِلُّ الْمَوْلُوْدُ صَارِخًا، اِلَّا مَا كَانَ مِنْ مَرْيَمَ وَابْنِهَا، فَاِنَّ اُمَّهَا حِينَ وَضَعَتْهَا يَعْنِيْ اُمَّهَا، قَالَتْ : اِنِّيْ اُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، فَضَرَبَ دُونَهَا الْحِجَابَ فَطَعَنَ فِيهِ، فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَاَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَهَلَكَتْ اُمُّهَا فَضَمَّتْهَا اِلٰى خَالَتِهَا اُمِّ يَحْيٰى،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نو مولود کو شیطان چوبھ مارتا ہے جس کی وجہ

سے نومولود روتا ہے، سوائے حضرت مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے کے کہ جب مریم کی ماں نے ان کو جنا تو وہ بولیں:

إِنِّی أُعِیذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیمِ، فَضَرَبَ دُونَهَا الْحِجَابَ فَطَعَنَ فِیهِ، فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا(آل عمران: 36,37)

''میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں تو اسے اس کے رب نے بڑی اچھی طرح قبول کیا اور اسے اچھا پروان چڑھایا اور اسے زکریا کی نگہبانی میں دیا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا تو پھر ان کی خالہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ نے ان کی پرورش کی۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4159۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَیْهِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِیِّ، حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَیْسَرَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی بِالشَّفَاعَةِ، فَیَقُوْلُ: هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَحَدًا هُوَ كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهُ وَیُبْرِءُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَیُحْیِی الْمَوْتٰی غَیْرِی؟ فَیَقُوْلُوْنَ: لَا،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس شفاعت کے لئے آئیں گے تو آپ فرمائیں گے: کیا تم میرے سوا کسی اور کو جانتے ہو جو کلمۃ اللہ ہو؟، جو روح اللہ ہو؟، جو مادر زاد اندھوں کو اور برص کے مریضوں کو شفا دیتا ہو؟ اور جو مردوں کو زندہ کرتا ہو؟ وہ کہیں گے: نہیں۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4160۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیلَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِی الْفُرَاتِ، حَدَّثَنَا عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَفْضَلُ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ: خَدِیْجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَمَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِیَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا جہاں کی تمام عورتوں میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا، فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا، مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم رضی اللہ عنہا ہیں۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

4161۔ حَدَّثَنَا اَبُو الطَّیِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعِیْرِیُّ، حَدَّثَنَا السَّرِیُّ بْنُ خُزَیْمَةَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ، حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِیرِیْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلَاثَةٌ :عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَشَاهِدُ يُوسُفَ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ، وَابْنُ مَاشِطَةَ بِنْتِ فِرْعَوْنَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦-حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گہوارے میں صرف تین اشخاص نے گفتگو کی ہے۔

(1) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام

(2) یوسف علیہ السلام کا گواہ۔

(3) جریج کا گواہ۔

(4) ماشطہ بنت فرعون کا بیٹا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4162- اَخْبَرَنِي اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ، قَالَ :سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيَهْبِطَنَّ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، وَاِمَامًا مُقْسِطًا وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا، اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ بِنِيَّتِهِمَا وَلَيَاْتِيَنَّ قَبْرِي حَتّٰى يُسَلِّمَ وَلَاَرُدَّنَّ عَلَيْهِ، يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ : اَيْ بَنِي

حدیث 4161

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء 3253 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 8057 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرسالة بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث:6489

حدیث 4162

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء 2109 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 155 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2233 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4078 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث:7665 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث:6816 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 1087 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 6584 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 2297 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه مکتبه المتنبی بیروت قاهره رقم الحدیث:1097

اَخِي اِنْ رَاَيْتُمُوْهُ، فَقُوْلُوْا : اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ضرور عادل فیصلہ کرنے والے اور منصف حکمران بن کر اتریں گے اور وہ اس گلی میں سے حج کرتے یا عمرہ کرتے یا ان دونوں کی نیت سے گزریں گے اور وہ میری قبرانور پر آئیں گے اور مجھے سلام کریں گے۔ میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے میرے بھائی کے بیٹو! اگر تمہاری ان سے ملاقات ہوتو ان سے کہیے گا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ کو سلام کہہ رہے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

4163- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَا : حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اٰدَمَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ رُوحَ اللّٰهِ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ نَازِلٌ فِيكُمْ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ كَاَنَّ رَاْسَهُ يَقْطُرُ، وَاِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَدْعُو النَّاسَ اِلَى الْاِسْلَامِ فَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ وَتَقَعُ الْاَمَنَةُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ حَتّٰى تَرْعَى الْاَسْوَدُ مَعَ الْاِبِلِ، وَالنُّمُورُ مَعَ الْبَقَرِ وَالذِّئَابُ، مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبُ الصِّبْيَانُ مَعَ الْحَيَّاتِ، لَا تَضُرُّهُمْ، فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روح اللہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام تم میں اترنے والے ہیں۔ تم جب ان کو دیکھو تو پہچان لو، ان کا قد درمیانہ، رنگ سرخی مائل سفید ہوگا۔ ان کے اوپر ہلکے زرد رنگ کے رنگے ہوئے دو کپڑے ہوں گے۔ ان کے سر سے قطرے ٹپکتے ہوں گے اگرچہ ان کو تری نہ پہنچے گی۔ وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، ٹیکس معاف کردیں گے، لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں مسیح دجال کو ہلاک کرے گا، روئے زمین پر امن کا دور دورہ ہوگا حتیٰ کہ شیر اور اونٹ ایک جگہ چریں گے، چیتا گایوں کے ساتھ اور بھیڑیا بکریوں کے ہمراہ چرے گا۔ بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے پھر بھی سانپ ان کو کچھ نہ کہیں گے۔ آپ چالیس سال قیام کریں گے۔ پھر آپ کا وصال ہو جائے گا اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے۔

❀❀ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4164- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفِرَائِيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّآءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ تَوَفَّى اللّٰهُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ مِّنْ نَهَارٍ حِيْنَ رَفَعَهُ اِلَيْهِ وَالنَّصَارٰى تَزْعَمُ اَنَّهُ تَوَفَّاهُ سَبْعَ سَاعَاتٍ مِّنَ النَّهَارِ ثُمَّ اَحْيَاهُ قَالَ وَهْبٌ وَزَعَمَتِ النَّصَارٰى اَنَّ مَرْيَمَ وَلَدَتْ

عِيْسٰى لِمُضِيِّ ثَلَاثِ مِائَةِ سَنَةٍ وَثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ مِنْ وَقْتِ وِلَادَةِ الْإِسْكَنْدَرِ وَزَعَمُوْا اَنَّ مَوْلِدَ يَحْيٰى بْنِ زَكَرِيَّا كَانَ قَبْلَ مَوْلِدِ عِيْسٰى بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ وَزَعَمُوْا اَنَّ مَرْيَمَ حَمَلَتْ بِعِيْسٰى وَلَهَا ثَلَاثَ عَشَرَ سَنَةً وَاَنَّ عِيْسٰى عَاشَ اِلٰى اَنْ رُفِعَ بْنُ اثْنَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَّاَنَّ مَرْيَمَ بَقِيَتْ بَعْدَ رَفْعِهِ سِتَّ سِنِيْنَ فَكَانَ جَمِيْعُ عُمْرِهَا سِتًّا وَخَمْسِيْنَ سَنَةً وَّكَانَ زَكَرِيَّا بْنُ بَرْخِيَا اَبَا يَحْيٰى بْنِ زَكَرِيَّا زَعَمُوْا بْنُ مِائَتَيْنِ وَاُمُّ مَرْيَمَ حَامِلٌ بِمَرْيَمَ فَلَمَّا وَلَدَتْ مَرْيَمَ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا بَعْدَ مَوْتِ اُمِّهَا لِاَنَّ خَالَتَهَا اُخْتُ اُمِّهَا كَانَتْ عِنْدَهٗ وَاسْمُ اُمِّ مَرْيَمَ حَنَّةٌ بِنْتُ فَاقُوْذَ بْنِ قِيْلٍ قَالَ الْحَاكِمُ قَدِ اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَاتُ فِيْ عَدَدِ الْمُرْسَلِيْنَ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ وَسَائِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَالَّذِيْ اَدّٰى اِلَيْهِ الْاِجْتِهَادُ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ اِلٰى اَنْ بُعِثَ نَبِيُّنَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ ذَكَرْتُهُمْ وَقَدْ ذَكَرَ الْمُرْسَلِيْنَ مِنْهُمْ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ

✧✧-حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو اٹھایا تو دن کی تین ساعتیں ان کو فوت کئے رکھا، جبکہ عیسائی یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو سات ساعتیں وفات دیئے رکھی، پھر ان کو زندہ کر دیا۔ حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اور عیسائی یہ بھی گمان رکھتے ہیں کہ سکندر کی ولادت کے ۳۶۳ برس بعد حضرت مریم علیہا السلام کے ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور وہ یہ بھی گمان رکھتے ہیں کہ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ۶ ماہ پہلے پیدا ہوئے اور وہ یہ بھی گمان کرتے ہیں کہ تیرہ سال کی عمر میں حضرت مریم حاملہ ہوئیں اور حمل میں عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام تھے اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اٹھائے جانے تک ۳۲ سال عمر گزار چکے تھے اور یہ کہ حضرت مریم علیہا السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر اٹھائے جانے کے بعد چھ سال تک زندہ رہیں۔ اس طرح ان کی کل عمر ۵۶ سال بنتی ہے اور زکریا بن برخیا رضی اللہ عنہ، یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے والد تھے۔ وہ یہ بھی گمان کرتے ہیں کہ جب حضرت مریم علیہا السلام کو حمل ہوا تو اس وقت حضرت زکریا علیہ السلام کی عمر ۲۰۰ سال تھی۔ جب مریم پیدا ہوئیں تو ان کی والدہ کی وفات کے بعد حضرت زکریا علیہ السلام نے ان کی کفالت کی۔ کیونکہ حضرت مریم علیہا السلام کی خالہ، یعنی ان کی والدہ کی بہن، حضرت زکریا علیہ السلام کے نکاح میں تھیں، حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کا نام حنہ بنت فاقوذ بن قیل تھا۔

نوٹ: امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: انبیاء اور مرسلین علیہم السلام کی تعداد کے سلسلے میں روایات مختلف ہیں۔ انتہائی جدوجہد کے بعد حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی تعداد جو ثابت ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے۔

درج ذیل حدیث میں حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے مرسلین کا ذکر کیا ہے۔

4165- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ اِدْرِيْسَ السَّامِرِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ بْنِ يَزِيْدَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَاغْتَنَمْتُ خَلْوَتَهٗ، فَقَالَ لِيْ: يَا اَبَا ذَرٍّ، اِنَّ لِلْمَسْجِدِ تَحِيَّةً، قُلْتُ: وَمَا تَحِيَّتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: رَكْعَتَانِ، فَرَكَعْتُهُمَا، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ اَمَرْتَنِيْ بِالصَّلَاةِ، فَمَا الصَّلَاةُ؟ قَالَ: خَيْرٌ مَوْضُوْعٌ، فَمَنْ

شَاءَ اَقَلَّ وَمَنْ شَاءَ اَكْثَرَ، قُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ ؟ قَالَ:الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اَنْ قَالَ :فَقُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَمِ النَّبِيُّوْنَ ؟ قَالَ :مِئَةُ اَلْفٍ وَاَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ اَلْفَ نَبِيٍّ، قُلْتُ :كَمِ الْمُرْسَلُوْنَ مِنْهُمْ ؟ قَالَ:ثَلَاثُمِئَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ

✧✧ ۔حضرت وہب بن منب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، وہ اپنے ساتھیوں سے محو گفتگو تھا۔آپ نے اس سے کہا: میرے قریب آ جائیے۔اس آدمی نے کہا: خدا کی قسم! جس طرح دوسرے لوگ سوالات کر رہے ہیں، اسی طرح میرا آپ سے سوال کرنا کتنا ہی اچھا ہے۔آپ نے فرمایا: میرے قریب آ جائیے! میں تمہیں ان انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں بتاتا ہوں جن کا تذکرہ قرآن کریم میں موجود ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔

حضرت نوح علیہ السلام بڑھئی تھے۔

حضرت ادریس علیہ السلام درزی تھے۔

حضرت داؤد علیہ السلام زرہیں بنایا کرتے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریاں چرایا کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔

حضرت صالح علیہ السلام تاجر تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے شاندار حکومت عطا کی تھی۔آپ ہر مہینے کے پہلے ۶ دن، درمیان میں ۳ دن اور آخر میں ۳ دن روزہ رکھا کرتے تھے، آپکے ۷۰۰ فوجی دستوں کی تعداد ایک ہزار ہے۔

اور میں تجھے یہ بھی بتاتا ہوں کہ کنواری مریم علیہا السلام کے بیٹے، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اگلے دن کے لئے کبھی کچھ بچا کر نہیں رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے، جس ذات نے مجھے ناشتہ دیا ہے، وہ شام کا کھانا بھی دے گی اور جس ذات نے مجھے شام کا کھانا دیا ہے، وہ ناشتہ بھی دے گی۔آپ پوری پوری رات نماز میں گزار دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔آپ دن میں سیاحت کرتے تھے، آپ کا تمام دن روزے سے گزرتا اور تمام رات قیام میں گزرتی اور میں تجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاتا ہوں۔آپ اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتے تھے اور آپ روزے رکھتے رہتے حتیٰ کہ ہم یہ سمجھتے کہ اب آپ کبھی روزہ کا ناغہ نہیں کریں گے اور جب آپ ناغہ کرتے تو اتنے کرتے کہ ہم سمجھتے کہ اب آپ روزہ نہیں رکھا کریں گے۔بہرحال ہم نے آپ کو اکثر روزے سے دیکھا۔آپ ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے۔آپ سب سے زیادہ نرم مزاج، اچھی خبر دینے والے اور سب سے زیادہ علم رکھنے والے اور میں تجھے حضرت حواء کے بارے میں بتاتا ہوں، آپ چرخہ کاتا کرتی تھیں۔آپ روئی کات کر اپنے ہاتھ سے اس کو بن کر پہنتی تھیں اور اپنے بچوں کو بھی پہناتی تھیں اور حضرت مریم بنت عمران بھی یہی کام کیا کرتی تھیں۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: وہ حدیث جو سند عالی کے ہمراہ مروی ہے جس میں انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی تعداد کی وضاحت موجود

ہے وہ درج ذیل ہے۔

4166۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ اِدْرِيْسَ السَّامِرِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ بْنِ يَزِيْدَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاغْتَنَمْتُ خَلْوَتَهُ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ لِلْمَسْجِدِ تَحِيَّةً قُلْتُ وَمَا تَحِيَّتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَكْعَتَانِ فَرَكَعْتُهُمَا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَمَرْتَنِي بِالصَّلَاةِ فَمَا الصَّلَاةُ قَالَ خَيْرُ مَوْضُوْعٍ فَمَنْ شَآءَ اَقَلَّ وَمَنْ شَآءَ اَكْثَرَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اَنْ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ النَّبِيُّوْنَ قَالَ مِائَةُ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفَ نَبِيٍّ قُلْتُ كَمِ الْمُرْسَلُوْنَ مِنْهُمْ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَّثَلَاثَةَ عَشَرَ وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيْثِ

✧✧۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ کے ساتھ خلوت کو غنیمت جانا (اور سیدھا آپ کے پاس جا کر بیٹھ گیا) آپ نے فرمایا: اے ابوذر! مسجد کا بھی سلام ہوتا ہے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کا سلام کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: دو رکعتیں۔ میں نے دو رکعت نوافل پڑھے۔ پھر آپ میری جانب متوجہ ہوئے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے مجھے نماز کا حکم تو دے دیا ہے لیکن کتنی نماز پڑھنی ہے یہ نہیں بتایا۔ آپ نے فرمایا: یہ نیکی ہے، جو کم پڑھنا چاہے کم پڑھ لے اور جو زیادہ پڑھنا چاہے، زیادہ پڑھ لے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا (پھر اس کے بعد انہوں نے تفصیلی حدیث ذکر کی حتیٰ کہ یہاں تک پہنچے) میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انبیاء کرام کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

1,24,000 ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہیں،

میں نے پوچھا: ان میں سے مرسلین کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

313 تین سو تیرہ ہیں۔ پھر باقی حدیث بھی ذکر کی۔

4167۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَاهَانَ الْجَزَّازُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَصَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حدیث 4166

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 361

حدیث 4167

اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 4132 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 774

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَمَانِيَةِ آلَافٍ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ مِنْهُمْ اَرْبَعَةُ الْاٰفٍ مِّنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ

✧✧ -حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آٹھ ہزار انبیاء علیہم السلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا۔ ان آٹھ ہزار میں سے چار ہزار انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل میں سے تھے۔

4168- حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنِّيْ خَاتَمُ اَلْفِ نَبِيٍّ اَوْ اَكْثَرَ "

✧✧ -حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایک لاکھ یا اس سے زائد انبیاء علیہم السلام کے اختتام پر آیا ہوں۔

4169- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُقَسَّمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ لَقَدْ سَلَكَ فَجَّ الرَّوْحَآءِ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا حُجَّاجًا عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوْفِ وَلَقَدْ صَلّٰى فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: روحاء بازار میں سے ستر نبی حج کرتے ہوئے گزرے ہیں، ان کے اوپر اون کے کپڑے تھے اور مسجد خیف میں ستر انبیاء کرام علیہم السلام نے نماز پڑھی ہے۔

4170- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيْدُ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَانَ فِيْمَا خَلَا مِنْ اِخْوَانِيْ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ثَمَانِيَةُ الْاٰفِ نَبِيٍّ، ثُمَّ كَانَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ كُنْتُ اَنَا بَعْدَهُ

✧✧ -حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے آٹھ ہزار نبی گزرے ہیں پھر حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہوئے ہیں پھر ان کے بعد میں ہوں۔

4171- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرِمَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالْيَهُوْدُ تَقُوْلُ : اِنَّمَا هٰذِهِ الدُّنْيَا سَبْعَةُ الْاٰفِ سَنَةٍ

حدیث 4168

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث:11769

حدیث 4170

اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث:4092

✧✧۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مدینۃ المنورہ تشریف لائے، تو یہودی کہا کرتے تھے: اس دنیا کو قائم ہوئے سات ہزار سال ہو چکے ہیں۔

4172۔ فَحَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْفَقِيهُ، بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ عُمْرُ اٰدَمَ اَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَبَيْنَ اٰدَمَ وَنُوحٍ اَلْفُ سَنَةٍ، وَبَيْنَ نُوحٍ وَاِبْرَاهِيمَ اَلْفُ سَنَةٍ، وَبَيْنَ اِبْرَاهِيمَ وَمُوسٰى سَبْعُمِئَةِ سَنَةٍ، وَبَيْنَ مُوسٰى وَعِيسٰى خَمْسُمِئَةِ سَنَةٍ، وَبَيْنَ عِيسٰى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتُّمِئَةِ سَنَةٍ، قَالَ الْحَاكِمُ: وَقَدْ قَدَّمْتُ الرِّوَايَةَ الصَّحِيحَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِيسٰى نَبِيٌّ، وَقَدْ رُوِّيتُ اَخْبَارًا فِي خَالِدِ بْنِ سِنَانٍ وَابْنَتِهِ الَّتِي دَخَلَتْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَوْلِهِ: اَنْتِ بِنْتُ اَخِي نَبِيٍّ ضَيَّعَهُ قَوْمُهُ

✧✧۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ایک ہزار سال تھی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار سال کا زمانہ ہے (یونہی) حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان بھی ایک ہزار سال کا زمانہ ہے جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان سات سو سال کا زمانہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان پانچ سو سال کا وقفہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے درمیان چھ سو سال کا دورانیہ ہے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے صحیح روایات گزر چکی ہیں کہ آپ کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان اور کوئی نبی نہیں تھا اور حضرت خالد بن سنان رضی اللہ عنہ کے متعلق روایات، اس کی بیٹی کے متعلق روایت جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھی اور آپ ﷺ کا یہ فرمان "تو میرے اس نبی بھائی کی بیٹی ہے جس کو اس کی قوم نے ضائع کر دیا"۔ درج ذیل ہے۔

4173۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَلَدِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِي يُونُسَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَبْسٍ يُقَالُ لَهُ خَالِدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ لِقَوْمِهِ: اِنِّي اُطْفِءُ عَنْكُمْ نَارَ الْحَدَثَانِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عُمَارَةُ بْنُ زِيَادٍ، رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ: وَاللّٰهِ مَا قُلْتَ لَنَا يَا خَالِدُ قَطُّ اِلَّا حَقًّا فَمَا شَاْنُكَ وَشَاْنُ نَارِ الْحَدَثَانِ تَزْعُمُ اَنَّكَ تُطْفِئُهَا، قَالَ: فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ عُمَارَةُ بْنُ زِيَادٍ فِي ثَلَاثِينَ مِنْ قَوْمِهِ حَتّٰى اَتَوْهَا وَهِيَ تَخْرُجُ مِنْ شَقِّ جَبَلٍ مِنْ حَرَّةٍ يُقَالُ لَهَا حَرَّةُ اَشْجَعَ، فَخَطَّ لَهُمْ خَالِدٌ خُطَّةً فَاَجْلَسَهُمْ فِيهَا، فَقَالَ: اِنْ اَبْطَاْتُ عَلَيْكُمْ فَلَا تَدْعُوْنِي بِاسْمِي فَخَرَجَتْ كَاَنَّهَا خَيْلٌ شُقْرٌ يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا قَالَ: فَاسْتَقْبَلَهَا خَالِدٌ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ وَهُوَ يَقُولُ: بَدَا بَدَا

بَدَا كُلُّ هُدًى زَعَمَ ابْنُ رَاعِيَةِ الْمِعْزى اَنِّيْ لاَ اَخْرُجُ مِنْهَا وَثَنَايَ بِيَدِيْ حَتّٰى دَخَلَ مَعَهَا الشِّقَّ، قَالَ: فَابْطَأَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ زِيَادٍ: وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ صَاحِبُكُمْ حَيًّا لَقَدْ خَرَجَ اِلَيْكُمْ بَعْدُ، قَالُوْا: اُدْعُوْهُ بِاسْمِهِ، قَالَ: فَقَالُوْا: اِنَّهُ قَدْ نَهَانَا اَنْ نَدْعُوَهُ بِاسْمِهِ، فَدَعَوْهُ بِاسْمِهِ، قَالَ: فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ وَقَدْ اَخَذَ بِرَاْسِهِ، فَقَالَ: اَلَمْ اَنْ تَدْعُوْنِيْ بِاسْمِيْ قَدْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْنِيْ فَادْفِنُوْنِيْ، فَاِذَا مَرَّتْ بِكُمُ الْحُمُرُ فِيْهَا حِمَارٌ اَبْتَرُ فَانْتَبِشُوْنِيْ فَاِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنِيْ حَيًّا، قَالَ: فَدَفَنُوْهُ فَمَرَّتْ بِهِمُ الْحُمُرُ فِيْهَا حِمَارٌ اَبْتَرُ، فَقُلْنَا: انْبُشُوْهُ فَاِنَّهُ اَمَرَنَا اَنْ نَنْبُشَهُ، قَالَ عُمَارَةُ بْنُ زِيَادٍ لاَ تُحَدِّثُ مُضَرُ اَنَّا نَنْبُشُ مَوْتَانَا وَاللّٰهِ لاَ نَنْبُشُهُ اَبَدًا، قَالَ: وَقَدْ كَانَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ فِيْ عُكْنِ امْرَاَتِهِ لَوْحَيْنِ فَاِذَا اَشْكَلَ عَلَيْكُمْ اَمْرٌ فَانْظُرُوْا فِيْهِمَا فَاِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ مَا تَسْاَلُوْنَ عَنْهُ، وَقَالَ: لاَ يَمَسُّهُمَا حَائِضٌ، قَالَ: فَلَمَّا رَجَعُوْا اِلٰى امْرَاَتِهِ سَاَلُوْهَا عَنْهُمَا، فَاَخْرَجَتْهُمَا وَهِيَ حَائِضٌ، قَالَ: فَذَهَبَ بِمَا كَانَ فِيْهِمَا مِنْ عِلْمٍ، قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ يُوْنُسَ قَالَ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ: سُئِلَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ذَاكَ نَبِيٌّ اَضَاعَهُ قَوْمُهُ، وَقَالَ اَبُوْ يُوْنُسَ: قَالَ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ: اِنَّ ابْنَ خَالِدِ بْنِ سِنَانٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنِ اَخِيْ، قَالَ الْحَاكِمُ:

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاِنَّ اَبَا يُوْنُسَ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى، عَنْ عِكْرِمَةَ هُوَ حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ وَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِهِ وَاحْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِجَمِيْعِ مَا يَصِحُّ عَنْ عِكْرِمَةَ، فَاَمَّا مَوْتُ خَالِدِ بْنِ سِنَانٍ هٰكَذَا فَمُخْتَلَفٌ فِيْهِ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا الْاَصْبَغِ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ نَصْرٍ، وَاَبَا عُثْمَانَ سَعِيْدَ بْنَ نَصْرٍ، وَاَبَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ صَالِحٍ الْمَعَافِرِيَّ، الْاَنْدَلُسِيِّيْنَ وَجَمَاعَتُهُمْ عِنْدِيْ ثِقَاتٌ يَذْكُرُوْنَ: اَنَّ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقَيْرَوَانِ بَحْرٌ وَفِيْ وَسَطِهَا جَبَلٌ عَظِيْمٌ لاَ يَصْعَدُهُ اَحَدٌ، وَاَنَّ طَرِيْقَهَا فِي الْبَحْرِ عَلَى الْجَبَلِ، وَاَنَّهُمْ رَاَوْا فِيْ اَعْلَى الْجَبَلِ فِيْ غَارٍ هُنَاكَ رَجُلًا عَلَيْهِ صُوْفٌ اَبْيَضُ مُحْتَبِيًا فِيْ صُوْفٍ اَبْيَضَ، وَرَاْسُهُ عَلٰى يَدَيْهِ، كَاَنَّهُ نَائِمٌ لَمْ يَتَغَيَّرْ مِنْهُ شَيْءٌ، وَاَنَّ جَمَاعَةَ اَهْلِ النَّاحِيَةِ يَشْهَدُوْنَ اَنَّهُ خَالِدُ بْنُ سِنَانٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بنی عبس کا ایک آدمی جس کو خالد بن سنان کہتے ہیں، اس نے اپنی قوم سے کہا: میں تمہارے لئے ''حدثان'' کی آگ بجھا سکتا ہوں تو اس کی قوم میں سے ایک عمارہ بن زیاد نامی شخص بولا: اے خالد! خدا کی قسم! تو نے ہم سے کبھی جھوٹ بات نہیں کہی لیکن کہاں تو اور کہاں ''حدثان'' کی آگ۔ اور تو یہ سمجھ رہا ہے کہ تو اس کو بجھا دے گا (راوی) کہتے ہیں۔ خالد چل دیئے اور عمارہ بھی اس کے ہمراہ چل پڑا، انہوں نے اپنی قوم کے تیس آدمی اپنے ہمراہ لئے اور اس کے پاس آ پہنچے۔ خالد نے کہا: اگر مجھے تمہارے پاس آنے میں تاخیر ہو جائے تو مجھے میرا نام لے کر آواز مت دینا۔ پھر وہ آگ نکلی گویا کہ سرخ و زرد گھوڑوں کی ایک جماعت ہے، جو ایک دوسرے کے پیچھے چلے آ رہے ہیں۔ خالد اس کے سامنے آ گیا اور اس کو اپنا عصا مارا اور وہ کہہ رہے تھے ظاہر ہو گئی، ظاہر ہو گئی، ظاہر ہو گئی ہر طرح کی ہدایت۔ چرواہے کا بچہ سمجھتا ہے کہ میں وہاں سے نکل نہیں سکوں گا حالانکہ اس کے دانت تو میرے ہاتھ میں ہیں۔ حتیٰ کہ وہ اس کے ہمراہ غار میں داخل ہو گئے اور کافی دیر تک وہ باہر نہ نکلے۔ عمارہ بن

زیاد کہنے لگا: خدا کی قسم! اگر تمہارا ساتھی زندہ ہوتا تو ابھی تک باہر نکل آتا۔ کچھ لوگوں نے کہا: اس کو نام لے کر آواز دو لیکن کچھ لوگوں نے کہا: انہوں نے نام لے کر آواز دینے سے منع کیا ہے لیکن انہوں نے ان کو نام لے کر آواز دی تو وہ ان کی طرف نکل آئے، اس وقت وہ اپنے سر کو پکڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: کیا میں نے تمہیں نام لے کر آواز دینے سے روکا نہیں تھا۔ خدا کی قسم! تم لوگوں نے مجھے مروا دیا ہے۔ اب تم مجھے دفن کر دو اور جب تمہارے پاس سے گدھے گزریں اور ان میں ایک دم کٹا گدھا ہوگا تو اس وقت تم مجھے قبر کھود کر نکال لینا کیونکہ اس وقت تم مجھے زندہ پاؤ گے (راوی) کہتے ہیں: ان لوگوں نے خالد بن سنان کو دفن کر دیا۔ پھر وہاں سے گدھے گزرے تو ان میں ایک گدھا دم کٹا تھا۔ ہم نے کہا: اب ان کی قبر کھودو کیونکہ اس نے کہا تھا کہ مجھے قبر کھود کر نکال لینا۔ عمارہ بن زیاد نے کہا: نہیں۔ مضر کہیں گے: ہم اپنے مردوں کو اکھاڑتے ہیں۔ خدا کی قسم! ہم اس کو ہرگز نہیں اکھاڑیں گے۔ خالد بن سنان لوگوں کو بتایا کرتے تھے کہ ان کی بیوی کے پاس دو تختیاں ہیں، اگر تمہیں کبھی کوئی مشکل پیش آ جائے تو ان کو دیکھنا اس میں تمہارے ہر مسئلہ کا حل موجود ہوگا (البتہ ایک احتیاط ضرور کرنا کہ) حیض والی عورت اس کو ہاتھ نہ لگائے۔ جب وہ لوگ ان کی بیوی کے پاس گئے اور اس سے ان تختیوں کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے وہ تختیاں نکال کر ان کو دے دیں، اس وقت وہ خود حیض سے تھیں تو اس میں جو کچھ بھی علم تھا وہ سب ختم ہو گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: کیونکہ یہ ابویونس وہی ہیں جو عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کرتے ہیں۔ وہ حاتم بن ابی صغیرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل کی ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی تمام صحیح احادیث نقل کی ہیں اور خالد بن سنان کی اس طرح موت کے متعلق اختلاف ہے کیونکہ میں نے ابوالاصبغ عبدالملک بن نصر، ابوعثمان سعید بن نصر اور ابوعبداللہ بن صالح المعاضری اندلسین سے سنا ہے اور یہ جماعت میرے نزدیک ثقہ ہے۔ یہ کہتے ہیں: ان کے اور قیروان کے درمیان ایک دریا ہے اور اس کے درمیان ایک بہت بڑا پہاڑ ہے، اس کے اوپر کوئی نہیں چڑھ سکتا اور اس کا راستہ دریا میں ہے، جس سے پہاڑ کے اوپر جا سکتے ہیں اور یہ کہ انہوں نے پہاڑ کی چوٹی پر ایک غار دیکھا وہاں پر ایک آدمی تھا، جس کے اوپر سفید اون تھی اور وہ سفید اون میں لپٹا ہوا تھا۔ اس کا سر اس کے ہاتھ پر تھا جیسا کہ سویا ہوا ہو، اس کی کوئی چیز تبدیل نہیں ہوئی اور اس علاقے کے لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ خالد بن سنان ہیں۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)